سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(سوموار 14، منگل 15، بدھ 16، جمعرات 17۔ مئی 2018)

(یوم الاثنین 27، یوم الثلاثہ 28، یوم الاربعاء 29۔ شعبان المعظم، یوم الخمیس، یکم رمضان المبارک 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36 : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھتیسواں اجلاس

سوموار، 14۔ مئی 2018

جلد 36:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے مالی سال18-2017 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین	------------	1
3۔	ایجنڈا	------------	3
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
6۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	------------	14
7۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	15
	سرکاری کارروائی		
8۔	ضمنی بجٹ برائے مالی سال18-2017 پر وزیر خزانہ کی تقریر	------------	17
9۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات برائے مالی سال18-2017 کا پیش کیا جانا	------------	22
	منگل،15۔مئی2018		
	جلد 36:شمارہ 2		
10۔	ایجنڈا	------------	25
11۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	27
12۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	------------	28

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
13۔	ملکی سلامتی کے خلاف سابق وزیراعظم (میاں محمد نواز شریف) کے بیان کے خلاف آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ	29
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
14۔	مسودہ قانون (ترمیم) (منسوخی) جبری مشقت سسٹم پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	32
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	32
16۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	33
	سوالات (محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
17۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	33
18۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	39
19۔	کورم کی نشاندہی	59
	بدھ، 16۔مئی 2018	
	جلد 36: شمارہ 3	
20۔	ایجنڈا	63

21۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	69
22۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	70
	پوائنٹ آف آرڈر	
23۔	صوبہ میں لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا -----------	71
	سوالات (محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	74
25۔	کورم کی نشاندہی -----------	78
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) -----------	78
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	96
	پوائنٹ آف آرڈر	
28۔	قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا بل پاس کرنے پر معزز ایوان کو مبارکباد کا پیش کیا جانا -----------	116

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
29۔	کورم کی نشاندہی -----------	117
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
30۔	مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018 -----------	118
31۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 -----------	118
32۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	118
33۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 -----------	119
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	

34۔	مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 -----------	121
35۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	122
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
36۔	مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 -----------	122
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
37۔	مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 -----------	125
38۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	125
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
39۔	مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 -----------	126
40۔	مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 -----------	128
41۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	131
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
42۔	مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 -----------	132
43۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	134
نمبر شمار	**مندرجات**	**صفحہ نمبر**
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
44۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 -----------	135
45۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	137
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
46۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 -----------	138
47۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 -----------	140

48۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018	142
49۔	مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018	145
50۔	کورم کی نشاندہی	148
51۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018	148
52۔	مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018	151
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
53۔	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	154

جمعرات،17۔مئی2018

جلد 36: شمارہ 4

54۔	ایجنڈا	159
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	167
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ	168
	پوائنٹ آف آرڈر	
57۔	اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر معزز ایوان کی تعریف و تحسین	169

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
58۔	ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث	171
59۔	ضمنی مطالبات زر برائے سال 18-2017 پر بحث اور رائے شماری	213
60۔	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 18-2017	

	ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	243
61-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	243
	قرارداد	
62-	بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے گئے آپریشن کے دوران شہید ہونے والے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناءاللہ کی شجاعت پر شاندار خراج عقیدت کا پیش کیا جانا ------------	244
63-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	246
	قرارداد	
64-	پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق اسمبلیوں کی مدت پوری ہونے پر اظہار مسرت ------------	248
	تعزیت	
65-	سابق ممبر اسمبلی سردار امان اللہ خان دریشک کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	255
66-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	255
67-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(107)/2018/1758. Dated: 11th May, 2018. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 14th May 2018 at 3.00 pm, in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے مالی سال 2017-18 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین

In exercise of the powers conferred under rule 147 read with rule 134 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 14 May 2018 (3.00 pm) for the presentation of the Supplementary Budget Statement for the financial year 2017-18 before Provincial Assembly of the Punjab.

Dated Lahore, the
10th May 2018

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ کا پیش کیا جانا

ضمنی بجٹ گوشوارہ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات برائے مالی سال 2017-18

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات برائے مالی سال 2017-18 پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3۔	جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔15
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14 تا 17۔مئی 2018) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل : (وزیر آبپاشی)

7۔ رانا ثناءاللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور

8۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان : وزیر انسداد دہشت گردی

9۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین : وزیر ترقی خواتین

10۔ خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

11۔ خواجہ عمران نذیر : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر

12۔ جناب بلال یٰسین : (وزیر خوراک)

13۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت*

14۔ خواجہ سلمان رفیق : وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

15۔ رانا مشہود احمد خان : وزیر سکولز ایجوکیشن

16۔ سید زعیم حسین قادری : وزیر اوقاف و مذہبی امور

17۔ شیخ علاؤالدین : وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری

18۔ سید رضا علی گیلانی : وزیر ہائر ایجوکیشن

19۔ میاں یاور زمان : وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

20۔ محترمہ نغمہ مشتاق : وزیر زکوٰۃ و عشر

21۔ ملک ندیم کامران : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

22۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا : وزیر مال

23۔ ڈاکٹر فرخ جاوید : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

24۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا : وزیر زراعت

25۔ جناب آصف سعید منیس : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

26۔ ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور
34۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و سرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/1157مورخہ 23,17۔فروری 2017پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)شجاعت احمد خان	: اشتمال املاک،پی ڈی ایم اے
20۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔	جناب محمد حسان ریاض	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔	چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	: مواصلات و تعمیرات
25۔	میاں محمد منیر	: آبکاری و محصولات
26۔	ملک محمد علی کھوکھر	: پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔	رانا اعجاز احمد نون	: زراعت
28۔	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
29۔	جناب عامر حیات ہراج	: کانکنی و معدنیات
30۔	رانا بابر حسین	: خزانہ
31۔	میاں نوید علی	: محنت و انسانی وسائل
32۔	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی و ترقیات
35۔	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
36۔	چودھری خالد محمود ججہ	: آبپاشی
37۔	میاں فدا حسین	: جنگلات،جنگلی حیات و ماہی پروری

38۔ چودھری زاہد اکرم : کالونیز

11

39۔ محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : **اطلاعات وثقافت**

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

سوموار، 14۔مئی 2018

(یوم الاثنین، 27۔شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا
بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ
يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ
بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ
يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ
مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ
جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾
فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾

سورة ٱلدَّهۡر آیات 2 تا 11

ہم نے انسان کو نطفہ مخلوط سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا(2)(اور) اسے رستہ بھی دکھا دیا۔(اب) وہ خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا(3) ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے(4) جو نیکو کار ہیں اور وہ ایسی شراب نوش جان کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی(5) یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں نکالیں گے(6) یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں(7) اور باوجود یہ کہ ان کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں(8)(اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص اللہ کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکر گزاری کے (طلبگار)(9) ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے (جو چہروں کو) کریہہ المنظر اور (دلوں کو) سخت (مضطر کر

دینے والا) ہے(10) تو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچالے گا اور تازگی اور خوش دلی عنایت فرمائے گا(11) وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں اُن پر قربان زمانہ ہے
جو ربِ دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرا کا وہ بابا ہے حسنین کا نانا ہے
آؤ درِ زہرا پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
عزت سے نا مرجائیں کیوں نام محمدؐ پر
یوں بھی کسی دن دنیا سے تو جانا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Please مجھے بات کر لینے دیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے — پی پی۔42
2. باؤ اختر علی، ایم پی اے — پی پی۔144
3. جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی۔15
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے — ڈبلیو۔317

شکریہ

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے تحت ضمنی بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ سے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے وقت مانگا تھا۔۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ مجھے بات تو کر لینے دیں پلیز میں وزیر خزانہ پنجاب محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے کہوں گا کہ وہ ضمنی بجٹ پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ یہ بہت غلط کام کر رہے ہیں۔ آپ نے مجھے کہا کہ میں آپ کو پینل آف چیئرمین کے اعلان کے بعد بات کرنے کے لئے وقت دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بات میں سنتا ہوں کیونکہ مجھے گورنر پنجاب کا پہلے آرڈر تو پڑھ کر سنا لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک انتہائی نیشنل issue۔۔۔

جناب سپیکر: جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں کہ پورے پاکستان کے اندر سکیورٹی کونسل سے لے کر ہر ادارہ، ہر شخص اور ہر پاکستانی میاں محمد نواز شریف کے اس بیان کی مذمت کر رہا ہے جس سے پاکستان کی سلامتی کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! ہم نے ایک قرارداد اسمبلی میں جمع کروائی ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس قرارداد کو out of turn لے لیں کیونکہ میاں محمد نواز شریف "دشمن" کا بیانیہ بیان کر رہے ہیں، معذرت کے ساتھ وہ غداری کے مرتکب ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے حلف سے روگردانی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے اندر across the board مذمتی قرارداد آج آنی چاہئے خواہ کوئی کسی پارٹی کا بھی ہے۔ یہ انتہائی غلط کام کیا ہے، انہیں اپنا بیان واپس لینا چاہئے اور قوم سے معافی مانگنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف جو سابق وزیر اعظم ہیں اور تین دفعہ وزیر اعظم رہ چکے ہیں، انہوں نے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ (شور و غل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کے بیانیے نے پاکستان کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ میں اس لئے یہ کہتا ہوں کہ ہماری مذمتی قرارداد کو take up کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے"، "انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے"،
"شریفوں کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے" اور "نواز شریف کو پھانسی دو"
کی جناب سپیکر ڈائس کے سامنے آکر نعرے بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے یہی بات کرنی تھی؟ جو بات انہوں نے کی ہے اس کا نیشنل لیول پر نوٹس لیا ہے۔ میاں صاحب! آپ غلط بات کر رہے ہیں۔ بلا وجہ الزام نہ لگائیں اور بلا وجہ الزام مت لگائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"جھوٹے، جھوٹے"، "یہودی لابی"، "عمران کو جوتے مارو"
اور "دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)
(شور وغل)

محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ضمنی بجٹ پیش کریں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 18-2017 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس ایوان نے حکومت پنجاب کی ترجیحات کو طے کرنے اور ان پر عملدرآمد کے لئے ہمیشہ نہ صرف ہماری راہنمائی کی ہے بلکہ ہر موقع پر ہماری حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی صوبائی حکومت کے موجودہ دور میں عوامی فلاح و بہبود اور صوبائی ترقی کے شاندار سفر کو جاری کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم نے 2013 میں حکومت سنبھالی تو اس وقت حکومت کے سامنے بڑے بڑے challenges تھے جس میں ایک طرف تو دہشت گردی کا چیلنج تھا جس نے پاکستان بھر کو بہت بُری طرح متاثر کیا ہوا تھا اور صرف پاکستان کے اندر ہی نہیں بلکہ internationally بھی پاکستان کا image بہت بری طرح خراب کیا ہوا تھا اور دوسری طرف لوڈ شیڈنگ نے پوری economy کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ صنعت اور ایگریکلچر کے شعبے بہت بُری طرح متاثر ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ economic growth بہت low تھی، اقتصادی ترقی کا level اتنا low تھا کہ لوگوں کو employment کے مواقع نہیں مل رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ service delivery کا بھی بحران تھا جو کہ بہت زیادہ challenging رہا تھا۔ ایسے میں صوبہ پنجاب میں خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے حکومت سنبھالی اور دن رات لگا کر ان سارے challenges کا مقابلہ کیا۔ ہم نے strategic plans بنائے، ہم نے strategies تیار کیں، ہم نے دن رات ایک کر کے ان چیلنجوں کا مقابلہ کیا اور overcome کیا۔ آج الحمدللہ ہم فخر سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ملک ہر بحران سے اور پنجاب ہر لحاظ سے 2013 اور 2008 کے مقابلے میں بہت بہتر اور بہت ترقی یافتہ صوبہ ہے۔ خادم اعلیٰ کی قیادت میں ہم نے جو strategies بنائیں اور جو growth actions لئے تو ہماری دن رات کی محنت کے نتائج سامنے آنے لگے ہیں اور اس کا credit خادم اعلیٰ کو جاتا ہے، ان کی کابینہ اور اس اسمبلی کے معزز ممبران کو بھی جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ معزز ایوان کے ممبران مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے برسوں میں عوام کا حکومت پر نہ صرف اعتماد بحال ہوا ہے بلکہ اچھی حکمرانی اور مؤثر service delivery کی وجہ سے۔۔۔

(اس دوران معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے"، "انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے"،
"شریفوں کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! ہم نے نئی بلندیوں کو بھی سر کیا ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب حکومت کا ایک symbol ہے اور یہ پنجاب اسمبلی کا slogan صرف حکومت میں ہی نہیں، پورے پاکستان میں ہی نہیں بلکہ internationally بالکل recognized ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"نواز شریف کو پھانسی دو" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ہم نے بہت تیز رفتاری سے ملک کو بجلی کے بحران سے نکالا ہے اور ہم نے الحمدللہ 550 میگا واٹ بجلی فراہم کرنا شروع کر دی ہے جس کو ہم نے national grid میں شامل کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے تعلیم، صحت، زراعت، سماجی بہبود، انفراسٹرکچر، رورل ڈویلپمنٹ میں بڑی بڑی مثالیں قائم کی ہیں۔ الحمدللہ آج ہم فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری efforts ہمیں اوپر لے کر جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ الحمدللہ پاکستان میں ان سارے شعبوں میں ہماری اکنامکس سارے صوبوں کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ ہر صوبے کی ترقی میں پاکستان کی ترقی ہے۔ یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ دوسرے صوبے بھی ترقی کریں اور ہمیں خوشی ہو گی لیکن الحمدللہ پنجاب کا کنٹرول اس وقت باقی دوسرے صوبوں سے بہت بہتر ہے۔ میں آپ کو کچھ مثالیں دیتی ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! per capita economic growth پچھلے کئی سالوں سے پنجاب میں باقی تمام صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ رہی ہے۔ اس عرصہ میں پنجاب میں رہنے والوں کا معیار زندگی باقی صوبوں میں رہنے والوں سے زیادہ بہتر ہوا ہے کیونکہ ہماری GDP growth rate زیادہ ہوئی ہے اور per capita income بھی سب سے زیادہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ اور بھی مثالیں دینا چاہتی ہوں۔ پورے ملک میں جو employment میں growth ہوئی ہے ہمارے صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوئی ہے۔ ہم نے لوگوں کو اور اپنے youth کو روزگار کے جو مواقع فراہم کئے ہیں وہ باقی صوبوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ ہماری یہی بات قابل فخر ہے کہ ہم نے terrorism کو بہت بہتر انداز میں کم کیا ہے اور اس میں بہت پیشرفت کی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب کا صوبہ بہت بہتر ہے اور اس میں سکیورٹی بہتر ہونے کی وجہ سے terrorism کے اتنے incidents نہیں ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم چیز آپ کے سامنے رکھوں گی اور وہ غربت ہے۔ جو غربت کی ratio ہے وہ صوبہ پنجاب میں سب سے کم ہے اور اس میں پچھلے کچھ سالوں میں باقی صوبوں کے مقابلے میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! International Agencies یونائیٹڈ نیشن کی Human Development Report میں بھی واضح طور پر ہے کہ Social Development Indicators جس میں تعلیم، صحت، کھیل، ٹرانسپورٹ، چائلڈ سپورٹ میں پنجاب نے باقی دوسرے صوبوں سے بہت بہتر perform کیا ہے۔ میں ایک اور important indication آپ کے سامنے رکھوں گی یہ بہت بات چلتی ہے کہ صوبے میں ڈویلپمنٹ یکساں نہیں ہو رہی ہے۔ میں آج بہت فخر سے آپ کے سامنے بات رکھنا چاہتی ہوں کہ جو economist بات سامنے لے کر آئے ہیں وہ یہ ہے کہ پنجاب کی performance باقی صوبوں سے سب سے زیادہ بہتر رہی ہے۔ اس وقت سب سے کم disparity صوبہ پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور indicator کا بتاؤں گی کہ غربت مٹانے کے لئے جو حکومتی اخراجات ہیں وہ بھی باقی صوبوں کے مقابلے میں پنجاب میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس وقت تقریباً 84 فیصد اخراجات غریب عوام کی سہولت اور ان کو بہتر service delivery کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"نواز شریف کو پھانسی دو" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! اس وقت یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ جو ہماری economic growth ہے چاہے وہ real per capita growth ہو، چاہے وہ employment generation ہو وہ اپنی economic policy اپنی گڈ گورننس، اپنے مفید de-facto actions کی وجہ

سے بہتر ہوئی ہے اور ہم اپنے آپ کو باقی صوبوں سے بہتر ثابت کر کے بہت اونچا لے گئے ہیں۔ یہ بہت importantہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی بہت importantہے کہ جہاں ہم باقی چیزوں کو دیکھتے ہیں، میں جیسے disparitiesاور گڈ گورننس کی بات کر رہی ہوں تو PILDATجو ادارہ ہے اور انٹر نیشنل اس طرح کے ادارے بالکل independentہوتے ہیں وہ خود یہ بات clearlyبتا رہے ہیں کہ پنجاب میں گورننس کے standardsاور performance indicatorsباقی صوبوں سے بہتر ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر merit based recruitmentہوتی ہے۔ یہاں بین الاقوامی مواصلات ٹیکنالوجی کے ذریعے service deliveryمیں movement آیا ہے۔ یہ گڈ گورننس کے indicatorsہمیں transparentکرنے، accountabilityبڑھانے اور service delivery کو improve کرنے میں بہت importantرہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی mentionکرتی چلوں کہ ہم نے جو اتنی improvementکی ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت نے ڈویلپمنٹ expenditure میں جو growthدکھائی ہے وہ کسی بھی صوبہ میں نہیں ہوئی۔ ہم نے اپنے وسائل غیر ترقیاتی current expenditureکم کر کے ڈویلپمنٹ میں ڈالے ہیں۔ الحمدللہ پچھلے پانچ سال میں ہم تقریباً تین گنا ڈویلپمنٹexpenditureکر چکے ہیں۔ اس کا زیادہ تر حصہ basic servicesتعلیم اور صحت پر گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ آج میرے خیال میں اس ایوان کے لئے فخر کا مقام ہو گا کہ اس strategyسے ہمیں بہت اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہم اتنا زیادہ expenditureکیسے کر سکے ہیں کیونکہ ہم نے resource mobilization کیا، ہم نے پنجاب کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے بڑی کوشش کی ہے اور آپ دیکھیں گے کہ جو resource mobilizationکی growthہم نے اس tenureمیں showکی ہے وہ کسی بھی صوبے سے matchنہیں ہو رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"نواز شریف کو پھانسی دو" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ہم نے پچھلے تین سالوں میں اپنے وسائل میں 345 فیصد اضافہ کیا ہے۔ وسائل بڑھانا، expenditure کو اچھی طرح manage کرنا، priorities بنانا تاکہ ایک عام آدمی کی معیار زندگی بہتر ہو خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت اور ان کی کیبنٹ نے انتھک محنت کر کے یہ نتائج سامنے لائے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی عرض کرتی چلوں کہ یہ نتائج سامنے لانے کے لئے ہماری حکومت نے اور میاں محمد شہباز شریف کی leadership نے ایک مشنری جذبے کے ساتھ کام کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے

"نواز شریف کو پھانسی دو" کی مسلسل نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! یہ غلط نہیں ہو گا اگر میں اس مشنری جذبے کو reflect کرنے کے لئے یہ شعر پڑھوں گی۔

برہم ہوں بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں

کچھ بھی ہو اہتمام گلستان کریں گے ہم

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ اس ترقی کے شاندار سفر کو آگے جاری اور ساری رکھنے کے لئے مجھے قوی امید ہے کہ آئندہ 2018 کے الیکشن میں بھی عوام ایک مرتبہ پھر ہماری حکومت اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرے گی اور الحمدللہ ہم اپنی ترقی کا سفر اسی طرح جاری اور ساری رکھیں گے۔ اللہ اس پر ہماری مدد فرمائے۔

جناب سپیکر! آج میں آپ کے سامنے revised estimate اور ضمنی بجٹ گرانٹ 18-2017 پیش کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! میں بجٹ19-2018 پیش نہیں کر رہی ہوں اس لئے کہ ہم آئین کے آرٹیکل 126 کے تحت جمہوری روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ prerogative اگلی elected government کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے کہوں گا کہ وہ گوشوارہ ضمنی بجٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات بابت سال18-2017 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات برائے مالی سال18-2017 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات بابت سال18-2017 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات بابت سال18-2017 پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے پیشتر کہ اجلاس ختم کیا جائے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ جو پوائنٹ آف آرڈر raise کیا گیا ہے۔ وہ out of order ہے اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 15۔ مئی 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 15۔ مئی 2018

(یوم الثلاثہ، 28۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 2

25

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

27

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

سوموار، 15۔ مئی 2018

(یوم الثلاثہ، 28۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ
الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ١ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ١ؕ وَ
مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ١ؕ
یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ١٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵

سورة البَقَرَة آیت185

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق وباطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو (185)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہر روز شب تنہائی میں فرقت کا جنوں تڑپاتا ہے
دل مجبوری پر روتا ہے جب یاد مدینہ آتا ہے
اک ہوک اٹھے میرے سینے سے آئے پیغام مدینے سے
سرکار کرم کی بھیک ملے میں سائل ہوں توں داتا ہے
سجدوں کی کمائی ایک طرف طیبہ کی گدائی ایک طرف
ہر چیز اسے مل جاتی ہے جو در پہ نبی کے جاتا ہے
میرا ظرف کہاں تیری بات کہاں میرا فکر کہاں تیری ذات کہاں
ادنیٰ سا ایک بھکاری ہوں یہی نسبت ہے یہی ناتا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Please! Please be careful.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے علاقے کا ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ میں آپ کی بات بعد میں سنوں گا۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

ملکی سلامتی کے خلاف سابق وزیراعظم (میاں محمد نواز شریف) کے بیان کے خلاف آؤٹ آف ٹرن قرارداد ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قومی سلامتی کمیٹی جو ایک نیشنل انسٹیٹیوشن ہے اور پوری قوم کی طرف سے وہ ایک منتخب فورم ہے جہاں پر قومی سطح کے نیشنل issues کے اوپر بات ہوتی ہے۔ کل ان کا اجلاس ہوا اور انہوں نے سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے بیان کو مسترد کر دیا اور گمراہ کن قرار دیا۔ آج قومی سلامتی کمیٹی کے اس مؤقف کو میاں محمد نواز شریف نے مسترد کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر جناب شاہد خاقان عباسی جو ہیں ان کو مستعفی ہو جانا چاہئے کیونکہ ان کی صدارت میں یہ اجلاس چل رہا تھا، وہاں پر مسلح افواج کے تینوں سربراہان موجود تھے، مرکزی وزیر موجود تھے، ان کی موجودگی میں وہاں پر یہ ایک متفقہ مؤقف سامنے آیا، پوری دنیا

نے دیکھا، پڑھا، اس کو مسترد کیا۔ اگر میاں محمد نواز شریف نے ایسا کیا ہے تو پھر جناب شاہد خاقان عباسی کو کرسی پر بیٹھے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہیں مستعفی ہو جانا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف اب جو کچھ کر رہے ہیں وہ سسٹم کو derail کرنا چاہتے ہیں، جمہوریت کی بساط کو لپیٹنا چاہتے ہیں، وہ جس انداز کے ساتھ اس ملک کی سرحدوں پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں وہ ناقابل برداشت ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے، میں نے کل بھی کہا تھا کہ ہماری ایک turn out of Resolution ہے اسے لیں، میاں محمد نواز شریف نے جو کچھ انڈیا کے حوالے سے بات کی ہے کہ وہاں جا کر ہمارے لوگوں نے یہ کارروائی کی اس کو ہم condemn کرنا چاہتے ہیں اور پوری قوم اس کو condemn کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے
کھڑے ہو کر انڈیا کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی کرنے لگے)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے کھڑے
ہو کر جھوٹے، جھوٹے کی نعرہ بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: آپ کے سوالات ہیں، آپ کے جوابات ہیں، اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو good well and اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں سننا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حالات بالکل معمول پر نہیں آ سکتے۔ اگر ملک کا سابق وزیراعظم جو ہے وہ ملک کے درپہ ہو جائے اور صرف اپنی ذات کی خاطر، ان پر جو اربوں روپے کے کرپشن کے cases ہیں ان سے توجہ ہٹانے کے لئے جو اس طرح کے شوشے چھوڑ رہے ہیں وہ ناقابل برداشت ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، لاء منسٹر صاحب جب آ جائیں تو اس کے بعد آپ کی تحریک کے بارے میں جو آپ پیش کرنا چاہتے ہیں ان سے بات کرتے ہیں، مہربانی کریں۔

Order Please. Order please. Order in the House. Order in the House.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پنجاب کے لوگوں کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں کہ پنجاب سے تعلق رکھنے والا ایک سابق وزیر اعظم آج ہمارے ملک کی سلامتی کے خلاف اس طرح کی گھناؤنی سازش کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف کے اوپر آرٹیکل 6 کے تحت مقدمہ درج ہونا چاہئے، اسے کٹہرے میں لانا چاہئے، انہیں بھی شرم آنی چاہئے جو میاں محمد نواز شریف کے حق میں باتیں کر رہی ہیں۔ ان کا روّیہ قابل شرم ہے۔ یہ پاکستان کی بات ہے، ملکی سلامتی کی بات ہے، ملک کے استحکام کی بات ہے، ملک کے خلاف کسی قسم کی سازش وہ میاں محمد نواز شریف کیا اس کا باپ بھی کرے گا تو ہم برداشت نہیں کریں گے، ہم ایوان کو نہیں چلنے دیں گے جب تک میاں محمد نواز شریف قوم سے معافی نہیں مانگتا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو آپ کی بات کی وضاحت ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
مودی کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
جھوٹے جھوٹے، شیم شیم، یہودی لابی ہائے ہائے کی نعرے بازی)

جی، مہربانی، مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے، تشریف رکھیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے۔ تشریف رکھیں۔ اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے، سوالات نہیں پوچھنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔۔۔ (شور و غل)

سوالات کو کچھ دیر کے لئے pending کرتے ہیں۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، محترمہ شازیہ کامران مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (منسوخی) جبری مشقت سسٹم پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شازیہ کامران: جناب سپیکر! میں

The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 (Bill No.19 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 (Bill No.16 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
مودی کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب عبدالروف مغل مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب عبدالروف مغل: جناب سپیکر! میں بطور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے انڈسٹریز:

The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 (Bill No. 22 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم لاء منسٹر صاحب کا انتظار کر رہے ہیں اگر وہ آتے ہیں تو ان کی بات کا جواب دیں گے اب بیس منٹ کے لئے ایوان adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 20 منٹ پر
دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ محترمہ شُنیلارُوت کا سوال نمبر 9075 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9505 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9175 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9506 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9263 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9713 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9313 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ کے بیڈز اور ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*9310: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور کیا اس ایمر جنسی کو مرض وار تقسیم کیا گیا ہے؟

(ب) ہر مرض کی ایمر جنسی اگر علیٰحدہ علیٰحدہ ہے تو ہر مرض کی ایمر جنسی میں بیڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ہر ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز علیحدہ علیحدہ تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) ہر ایمر جنسی میں کون کون سی طبی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض):

(الف) گورنمنٹ محمد نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی ایمر جنسی 70 بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ کو مرض وار تقسیم کیا جاتا ہے۔

(ب) ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈیپارٹمنٹ	ٹوٹل بیڈز
1۔	سی سی یو	05
2۔	آرتھوپیڈک	20
3۔	آئی سی یو	05
4۔	میڈیکل ایمر جنسی	08
5۔	سرجیکل ایمر جنسی	08
6۔	پیڈز ایمر جنسی	08
7۔	پری آپریٹو	04
8۔	پوسٹ آپریٹو	04
9۔	ڈینگی وارڈ	04
10۔	انفیکشن	04

(ج) ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ نواز شریف ٹیچنگ ہسپتال یکی گیٹ لاہور کی ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں درج ذیل سہولیات مفت مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔

Serum Electrolytes, Billirubin, Ecr, Bsrcbc, Abg's, Trop 1, Cardiac Enzymes, Trop T, Plt, Hp, Bhcg Ectopic Case Dengue Ns1, Rft's Dengue I gm, Mp

ہسپتال ہذا میں درج ذیل طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں ۔ ایمر جنسی میں تمام ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

X-Ray, ECG, CT-Scan, Emergency USG, Fetos copy minor Surgical & Orthopedic procedures, MLC, All types of Acute Emergencies Gestric lavage Catheterization

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں بتایا ہے کہ وہاں پر کون کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کون سی facilities موجود ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے X-Ray اور CT-Scan کی مشینوں کا لکھا ہوا ہے۔ ان کے پاس کتنی کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی اس وقت functional ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! اس ہسپتال میں ECG کی ایک مشین اور CT-Scan کی ایک مشین ہے باقی جو دوسری مشینوں کا لکھا ہوا ان کی تفصیل میں ان سے share کر لوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں تو صرف یہ پوچھ رہی تھی کہ انہوں نے جتنی بھی مشینوں کا لکھا ہوا ہے کیا یہ سب کام کر رہی ہیں یا out of order ہیں؟ میرے علم کے مطابق وہاں پر کچھ مشینیں out of order ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! وہاں تمام مشینیں operational ہیں۔ اگر ہماری مشینیں خراب ہوں تو وہاں پر ٹیکنیکل سٹاف موجود ہوتا ہے جو ان کو ٹھیک کرتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی مشین وہاں پر بہت عرصہ سے خراب ہو لیکن چونکہ مشین کو rest بھی چاہئے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر تکنیکی وجہ سے کوئی مشین خراب ہو جائے تو اس کو ٹھیک کرنے کا بندوبست موجود ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میری request ہے کہ ایک دفعہ تمام مشینوں کو چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: آپ request نہ کریں بلکہ point out کریں۔ اگر خراب ہیں تو بتائیں ان کو ابھی کہیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ direction دی جائے کہ ایک دفعہ اس معاملہ کو check out کر لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! ان کو specifically کسی مشین کا پتا ہے تو یہ اس کی نشاندہی کر دیں تو ہم اس کو فوری طور پر ٹھیک کروالیں گے۔

جناب سپیکر: اگر مشین خراب ہو گی تو آپ کو بتادیں گے۔ اس کو پھر فوری طور پر ٹھیک کرایا جائے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے ڈاکٹرز کی فہرست فراہم کی ہے اس میں سرجری کے حوالے سے صرف ڈاکٹر فہد کا ذکر کیا گیا ہے جو میڈیکل آفیسر ہے تو میڈیکل آفیسر major surgery نہیں کر سکتا اور انہوں نے ایک ہی آرتھوپیڈک ڈاکٹر کا لکھا ہے جو سرجن ہے۔ انہوں نے دو ڈاکٹرز کے ساتھ آٹھ انستھیزیا کے ڈاکٹرز تعینات کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب سرجنز ہی نہیں ہیں تو پھر انستھیزیا کے ڈاکٹرز نے وہاں پر کیا کام کرنا ہے؟ یعنی سرجنز موجود نہیں اور انستھیزیا کے آٹھ ڈاکٹرز وہاں پر موجود ہیں کیا یہ مناسب ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس بات میں کوئی صداقت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! انستھیزیا کی پوری ٹیم ہوتی ہے۔ یہ ایک بندے کا کام نہیں ہوتا۔ اس کی ٹیم تین چار افراد پر مشتمل ٹیم ہوتی ہے جنہوں نے patient کو check کرنا ہوتا ہے اور اس کو required dose اس کی file study کر کے دینی ہوتی ہے۔ یہ ایک بندے کا کام نہیں ہے اس لئے وہ زیادہ ہیں۔ اس ہسپتال میں رش نہیں ہوتا اس لئے جن ہسپتالوں میں زیادہ رش ہے جیسا کہ میو، جناح، جنرل یا سروسز ہسپتال ہیں وہاں پر سرجنز کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر یہاں پر زیادہ رش ہو بھی جائے تو مریضوں کو وہاں پر refer کر دیا جاتا ہے یا on call سرجنز آ جاتے ہیں۔ اس ہسپتال میں فی الحال جو رش ہے اور یہاں جو سرجنز ہیں وہ cater کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ انستھیزیا کی کون سی ٹیم ہوتی ہے۔ اس ٹیم میں ایک ڈاکٹر ہوتا ہے باقی اس کے ساتھ ٹیکنیشنز ہوتے ہیں۔ یہاں پر یہ سارے میڈیکل آفیسرز ہیں اور کبھی بھی آٹھ میڈیکل آفیسرز ایک انستھیزیا کے patient کو نہیں دیکھتے۔ یہ اس چیز کو تسلیم کریں کہ یہاں پر ان کا balance ٹھیک نہیں ہے۔ یہ میڈیکل آفیسر سرجیکل اور میڈیکل ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری request یہ ہے کہ یہ میرے بیٹوں کی طرح ہیں۔ بعض دفعہ بچوں کو کسی چیز کا علم نہیں ہوتا تو یہ بحث کرنے کے بجائے اپنی غلطی مان لیا کریں۔

جناب سپیکر: جہاں یہ غلط ہوں تو آپ ان کو ٹوک دیں۔ آپ تو ماشاء اللہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں اور یہ تو میری طرح ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پھر یہ مان جائیں اور بے وجہ کی بحث نہ کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کو جہاں غلطی نظر آتی ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔ اس کو درست کروا دیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ یہاں پر رش نہیں ہوتا تو یکی گیٹ اندرون شہر کا حصہ ہے جہاں بہت گنجان آبادی ہے اور وہاں پر مریضوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ میری ان سے درخواست ہے کہ اگر اتنے میڈیکل آفیسر کی یہاں پر اسامیاں ہیں تو وہ میڈیکل اور سرجیکل میڈیکل آفیسرز کی تعداد بڑھائیں۔ ہمیں وہاں پر اتنے زیادہ انستھیزیا کے ڈاکٹرز نہیں چاہئیں بلکہ سرجری اور دیگر میڈیکل آفیسر کی تعداد بڑھائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میرے خیال میں ان کی بات کو endorse کریں اور اس پر عملدرآمد کروائیں۔ اگر رش بہت زیادہ ہے تو یقیناً آپ کو اس کے مطابق وہاں پر ڈاکٹرز بھی دینے چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسان ریاض): جناب سپیکر! میں ان کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر 700 کے قریب مریضوں کا influx ہے۔ اس حوالے سے ہمارے 51 ڈاکٹرز وہاں تعینات ہیں جن میں خواتین اور مرد ڈاکٹرز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دس سے پندرہ منٹ کی مسافت پر بڑا ہسپتال موجود ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ وہاں پر surprise visit کریں۔

نوٹ: کورم کی نشاندہی پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب میں مڈوائفری ٹریننگ کے اداروں اور ٹریننگ

حاصل کرنے والی خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*9075: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں مڈوائفری ٹریننگ کے کتنے ادارے کس کس جگہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایک ادارہ ہے جوخواتین کو مڈ وائفری ٹریننگ کروا رہا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو باقی علاقوں میں اس تربیت پر کام کیوں نہیں ہو رہا ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں مڈ وائفری ٹریننگ (دائی نرس کورس) کے اداروں سے کتنی خواتین مستفید ہو رہی ہیں ان کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) صوبہ بھر میں مڈوائفری ٹریننگ (سرکاری57) اور (پرائیویٹ14) ادارے کام کر رہے ہیں جن کی لسٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) نہیں یہ غلط ہے بلکہ لاہور میں آٹھ ادارے خواتین کو مڈوائفری ٹریننگ کروا رہے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں مڈوائفری ٹریننگ کے لئے سال بھر میں 1847 خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔

چنیوٹ: پی پی۔73 میں ڈسپنسریاں اور علاج سے متعلقہ تفصیلات

*9505: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔73 چنیوٹ میں کتنی ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں نیز کیا ہر یونین کونسل میں سرکاری ڈسپنسری موجود ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں علاج کے لئے مریضوں کو کون کون سی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں اور دیگر ملازمین کی تعداد بہت کم ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔73 چنیوٹ میں آٹھ ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں ۔ ہر یونین کونسل میں مقامی حکومت کے تحت سرکاری ڈسپنسری موجود نہ ہے ۔ مزید برآں مقامی حکومت کے تحت چلنے والی ڈسپنسریاں dying cadre میں ہیں اس لئے ان کا عملہ جوں جوں ریٹائرڈ ہو رہا ہے وہاں کوئی بھرتی نہیں کی جا رہی ہے مگر اس کا متبادل محکمہ صحت پنجاب کے تحت ہر یونین کونسل میں مقامی ڈسپنسری سے اونچے درجے کا ایک یا ایک سے زائد بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔36 بنیادی مراکز صحت، تین دیہی مراکز صحت، دو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال محکمہ صحت پنجاب کے تحت کام کر رہے ہیں ۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں عام بیماریوں کی تشخیص، علاج اور فرسٹ ایڈ کی سہولت موجود ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز، ڈسپنسر اور دیگر ملازمین کی تعداد کم ہے کیونکہ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے dying cadre ڈکلیئر ہو چکی ہیں اس لئے اس پر عملہ کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد مزید عملہ تعینات نہیں کیا جا سکتا۔

(د) کیونکہ مقامی حکومت کے تحت چلنے والی ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر اور دیگر ملازمین کو dying cadre میں شامل کر دیا گیا ہے لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جانب سے مقامی ڈسپنسری سے اعلیٰ درجہ کی سہولیات اور زیادہ عملہ کے ساتھ ہر یونین کونسل میں ایک یا ایک سے زائد بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔ اس وقت ضلع چنیوٹ میں 36 بنیادی مراکز صحت، تین دیہی مراکز صحت، دو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال محکمہ صحت کے تحت کام کر رہے ہیں۔

بہاولپور شہر میں ہسپتال ویسٹ کی ڈسپوزل کے لئے Incinerator لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9175: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر اور BVH بہاولپور کا گند اور ہسپتال ویسٹ کی disposal کے لئے incinerator لگائے جانے کا منصوبہ کب منظور ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کی صحیح طور پر تکمیل کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی بھی بنائی تھی؟ اس کمیٹی میں کون کون ممبران ہیں اور اس کی اب تک کتنی میٹنگز ہوئی ہیں کیا یہ incinerator کام کر رہے ہیں یہ کتنی تعداد میں لگائے گئے ہیں اگر کام نہیں کر رہے تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) BVH بہاولپور کا گند اور ہسپتال ویسٹ کی disposal کے لئے ADP(Scheme) کے تحت 10-2009 میں نئے قائم کردہ (Cardiac Surgery Block & Cardiology) میں incinerator plant منظور ہوا۔ BVH بہاولپور کا گند اور ہاسپٹل ویسٹ کی disposal اسی Incinerator plant میں کی جاتی ہے۔

(ب) BVH بہاولپور میں incinerator منصوبہ سے متعلق حکومت کی طرف سے کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی۔

چنیوٹ میں چارج نرسنگ اور دیگر ملازمین کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9506: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت چنیوٹ میں عرصہ دراز سے چارج نرسنگ،سٹاف اور دیگر ملازمین کی متعدد اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد باران اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھاری رقوم کے اشتہارات دیئے گئے اور پھر وہ کینسل بھی کر دیئے گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں بنیادی منظور کی گئی SNE سے زیادہ چارج نرسز کام کر رہی ہیں جن کی منظوری بعد میں revamping پروگرام کے تحت دی گئی ہے جبکہ ٹی ایچ کیو ہسپتال لالیاں اور بھوآنہ میں منظور کی گئی تعداد کے مطابق چارج نرسز کی کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

آر ایچ سی احمد نگر، آر ایچ سی چک نمبر 14 ج ب اور آر ایچ سی بڑانہ پر چارج نرسز کی چند ایک اسامیاں خالی ہیں۔حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ دیگر ملازمین (درجہ چہارم کے علاوہ) کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) درجہ چہارم کی اسامیاں ضلع بھر میں خالی ضرور ہیں اُن کو پُر کرنے کے لئے متعدد بار اشتہار دیا گیا تھا لیکن کچھ پالیسی معاملات کی وجہ سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

(ج) حکومت تمام خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔تاہم فی الحال الیکشن کمیشن کی طرف سے تمام نئی بھرتیوں پر پابندی عائد ہے۔

لاہور امیر الدین میڈیکل کالج کے رقبہ اور قیام سے متعلقہ تفصیلات

*9263: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور کہاں پر واقع ہے نیز اس کالج کا اس وقت کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور کا قیام کب عمل میں آیا، قیام کے وقت اس کا کل کتنا رقبہ تھا؟

(ج) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں باقاعدہ طور پر کلاسوں کا اجراء کب سے شروع کیا گیا نیز اس کے قیام کے وقت کل کتنے پروفیسرز تھے؟

(د) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں کل کتنے پروفیسرز موجود ہیں نیز ان پروفیسرز کی تعلیمی قابلیت کیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں سال 16-2015 کے سیشن میں کل کتنے طلباء و طالبات نے داخلہ لیا نیز داخلے کے وقت کیا میرٹ تھا اور اس کا کیا طریق کار وضع کیا گیا تھا؟

(و) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں طلباء و طالبات کے داخلہ کے لئے کتنی فیس مقرر کی گئی ہے نیز یہ فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے اور فیس وصول کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ اس میڈیکل کالج میں پارکنگ کا کوئی انتظام نہ ہے، کاریں ارد گرد کے رہائشی علاقوں میں کھڑی کرنے سے وہاں کے رہائشیوں کو شدید مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ح) کیا حکومت اس میڈیکل کالج کے ٹیچرز حضرات کے لئے کار پارکنگ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اس کی تعمیر ممکن ہو گی، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ط) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور کو سال 16۔2015 کے دوران کل کتنا بجٹ فراہم کیا گیا نیز یہ بجٹ کہاں کہاں پر خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ی) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں ٹیچرز کی کل کتنی تعداد ہے ٹیچرز حضرات کے نام اور ان کی تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) امیر الدین میڈیکل کالج SH&IPH, P اور SIMS کے مشترکہ کیمپس میں واقع ہے۔ امیر الدین میڈیکل کالج کیمپ کو ایک نئے کیمپس، ایڈمنسٹرٹیو فلورز / بلڈنگ، کھیل کے میدان اور ہاسٹل کی اشد ضرورت ہے۔ موجودہ جگہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا جائے اور کثیر المنزلہ عمارت یا ایک نئی جگہ مہیا کی جائے جیسا کہ کالج کی انتظامیہ نے پہلے تجویز کیا تھا۔

(ب) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور کا قیام2012۔07۔01 میں عمل میں آیا اور قیام کے وقت اس کار قبہ152,760 Sqft ہے۔

(ج) امیر الدین میڈیکل کالج لاہور میں باقاعدہ طور پر کلاسوں کا اجراء2012۔12۔13 میں کیا گیا اور اس کے قیام کے وقت پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں20 پروفیسرز تھے۔

(د) پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں 26پروفیسرز ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت M.Phil,F.R.C.S,F.C.P.S اورMS ہیں۔ تفصیل(Annexure B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 2015۔16 سیشن میں100 طلباء وطالبات نے داخلہ لیا۔ میرٹ86.8623 فیصد تھا اور میرٹ کا طریق کار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ طے کرتا ہے۔

(و) اس کالج میں طلباء طالبات کے داخلہ کے لئے سالانہ فیس مبلغ۔/37,330روپے ہیں اور باقی سالوں میں مبلغ۔/27130روپے ہے اور فیس بنک آف پنجاب میں چالان فارم کے ذریعہ جمع ہوتی ہے، فیس کی تفصیل(Annexure C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ کا ذیلی ادارہ ہے اور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں مناسب پارکنگ کا بندوبست ہے۔ رہائشی علاقوں میں انسٹیٹیوٹ کی گاڑیاں پارک نہیں ہوتیں۔

(ح) امیر الدین میڈیکل کالج، لاہور کی نئی بلڈنگ کے لئے معاملات محکمہ صحت پنجاب میں زیر غور ہیں۔ فی الوقت امیر الدین میڈیکل کالج کی علیحدہ بلڈنگ، کھیل کے میدان اور ہاسٹل موجود نہیں ہیں۔

(ط) بجٹ سال2015۔16 تفصیل اخراجات14,042,725روپے تھے اس میں 7,702,160 روپے خرچ ہوئے تفصیل(Annexure D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ی) پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں26پروفیسرز22ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور 66 اسسٹنٹ پروفیسرز ہیں ان کی تعلیمی قابلیتM.Phil,F.R.C.S,F.C.P.SاورMS ہیں۔ تفصیل(Annexure E)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں گریڈ 19 کی اسامی پر گریڈ 17 کے آفیسر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9713: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کچھ عرصہ قبل اضلاع میں CEO/EDOs جو کہ گریڈ 19 کی پوسٹ ہے۔ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ایم ایس کی 18 اور 19 گریڈ کی اسامیوں پر گریڈ 17 اور 18 کے آفیسر تعینات کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے ایک فیصلے میں ان تعیناتیوں کو غیر قانونی قرار دے کر ان اسامیوں پر گریڈ کے مطابق تعیناتی کرنے کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں گریڈ 19 کی اسامی پر گریڈ 17 اور CEO ٹوبہ ٹیک سنگھ کی گریڈ 19 کی اسامی پر گریڈ 18 کے آفیسر تعینات ہیں۔

(د) کیا حکومت سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں مذکورہ اسامیوں پر گریڈ کے مطابق آفیسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ نے چند اضلاع میں گریڈ 18 کے افسران کو بطور CEO تعینات کیا ہے تاہم یہ تعیناتی عارضی ہے جو پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ کی شق 92(2) کے مطابق ہے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کوئی بھی افسر جو سکیل 18 سے نیچے نہ ہو کو عارضی طور پر بطور CEO تعینات کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک ایم ایس ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا تعلق ہے Primary & Secondary Healthcare Department (General Cadre Posts) Service Rules 2017 کے مطابق ایم ایس ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر گریڈ 18 یا 19 کا افسر تعینات کیا جا سکتا ہے۔ تاہم گریڈ 17 کا کوئی بھی افسر بطور ایم ایس تعینات نہ ہے۔رولز کی کاپی ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایم ایس کی تعیناتی محکمانہ سرچ کمیٹی کی سفارش پر کی جاتی ہے۔

(ب) موجودہ CEOs کی تعیناتی عارضی ہے اور پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت CEOs کی ریگولر تعیناتی کے لئے کیس محکمہ میں زیر غور ہے جس کے مطابق گریڈ19 یا20 کا افسر ہی بطور CEO تعینات کیا جائے گا اور اُن کا Pay Package بھی مختلف ہو گا۔

(ج) اس وقت تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں ڈاکٹر محمد امین بطور ایم ایس تعینات ہے جو کہ گریڈ18 کا افسر ہے جبکہ CEO ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکٹر محمد افتخار گریڈ20 کا افسر ہے۔

(د) جی ہاں! پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت CEOs کی ریگولر تعیناتی کے لئے کیس محکمہ میں زیر غور ہے جس کے مطابق گریڈ19 یا20 کا افسر Pay Package بطور CEO تعینات کیا جائے گا۔

پی پی۔128 آر ایچ سی ستراہ ضلع سیالکوٹ کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9715: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔128 سیالکوٹ میں THQ لیول ہسپتال نہ ہے کیا حکومت RHC ستراہ تحصیل ڈسکہ کو THQ لیول ہسپتال کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حلقہ بندی کی بجائے تحصیل کی بنیاد پر بنائے جاتے ہیں۔ ڈسکہ چونکہ تحصیل ہے اس لئے تحصیل ڈسکہ میں 179 بستروں پر مشتمل تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے اور صحت عامہ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ڈسکہ میں صحت کی سہولیات کے معیار کو مزید بہتر کرنے کے لئے revamping initiative کے تحت 277.151 ملین کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس پر عملدرآمد کا آغاز ہو چکا ہے۔

مزید برآں حلقہ بندی کی سطح پر صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لئے BHU اور RHC تعمیر کئے جاتے ہیں۔ پی پی۔128 میں مندرجہ ذیل health facilities صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

RHC Satrah, BHU Siranwali, BHU Kheray, BHU Wadala Sundhwah, BHU Bhagat Pur

ضلع لاہور: ذہنی امراض اور نشہ کے مریضوں کے علاج کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*9313: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں ذہنی "امراض" اور نشہ کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے حکومت کے زیر اہتمام کن کن ہسپتالوں میں علاج کی سہولت موجود ہے کیا اس مرض کے لئے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) حکومت نے ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے کتنی کلینکل سائیکاٹرسٹ متعین کئے ہیں اور آئندہ سال میں مزید کتنے سائیکاٹرسٹ کا تقرر کیا جائے گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ذہنی امراض اور نشے کے مریضوں کے لئے لاہور کے تمام بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولیات موجود ہیں۔ ان ہسپتالوں میں جناح، سروسز، گنگارام ہسپتال، لاہور جنرل ہسپتال، میو ہسپتال اور انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ شامل ہیں۔ یہاں پر ان مریضوں کا علاج ماہر نفسیات کے زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں مزید عرض ہے کہ پنجاب حکومت نے انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں 100 بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال قائم کیا ہے جو کہ جلد ہی میڈیکل اور پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کے بعد یہ ہسپتال اپنا کام شروع کر دے گا۔ اس ہسپتال کی تعمیر پر تقریباً 240.618 ملین خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور میں کلینیکل سائیکالوجسٹ کی63اسامیاں برائے علاج معالجہ ذہنی مریض ونشہ میں مبتلاافراد،لاہور میں موجودٹرشی کیئر ہسپتالوں میں منظور شدہ ہیں۔مزید برآں خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کوریکوزیشن بھیجی جارہی ہے۔

گجرات:پی پی۔111میں ہسپتال کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9723:حاجی عمران ظفر:کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔111اور گجرات شہر میں کتنے بی ایچ یوزاور آر ایچ سیز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے سال18-2017کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) ان میں کون کون سی طبی مشینری اور ایکسرے مشین ہیں؟

(ہ) ان میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج معالجہ کیاجاتا ہے اور ان میں کس کس سنٹر پر24گھنٹے کی ایمرجنسی کی سہولیات دستیاب ہیں؟

(و) ان سنٹرز / اداروں میں کون کون سیmissing facilitiesہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔111 اور گجرات شہر میں دو سرکاری ہسپتال گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات واقع فوارہ چوک گجرات اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات واقع بھمبر روڈ گجرات ہے۔ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے ماتحت نہ ہے لہٰذا زیر دستخطی کے زیر انتظام نہ ہے اس کے علاوہ پی پی۔111 میں کوئی بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹر نہ ہے۔چونکہ پی پی۔111اربن علاقہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات کا سال18۔2017کا سالانہ بجٹ1,87,71,600روپے ہے بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات کی کل اسامیاں 64 ہیں جن میں سے 47 پُر ہیں اور 17 خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں الٹرا ساؤنڈ، سی ٹی جی مشین، ایکسرے مشین، انستھیزیا مشین، بے بی انکیوبیٹر، پلس آکسی میٹر اور فل فنکشنل لیبارٹری وغیرہ موجود ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں روزانہ 95 مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے اور اس ہسپتال میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(و) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں کارڈیک مانیٹر کی ضرورت ہے جس کو اگلے مالی سال میں فراہم کر دیا جائے گا۔

لاہور: سروسز ہسپتال کے ملازمین کو نئے سکیل کے مطابق تنخواہ نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9679: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں لیبارٹری ٹیکنیشن، ایکسرے ٹیکنیشن اور فارمیسی ٹیکنیشن کی کتنی اسامیاں پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں۔ اس کیٹیگری کی نئی سینارٹی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ب) اس ہسپتال کے اس کیٹیگری کے ملازمین کے نئے سکیل کا کب لیٹر جاری ہوا تھا اس کی نقل فراہم کریں؟

(ج) کیا اس کیٹیگری کے جن ملازمین کو نئے سکیل ملے ہیں۔ ان کو تنخواہ بھی نئے سکیل کے مطابق دی جا رہی ہے؟

(د) اگر اس کیٹیگری کے تمام ملازمین جن کو نئے سکیل ملے ہیں ان کو تنخواہ ابھی تک پرانے سکیل کی دی جا رہی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کے ذمہ داران کون ملازمین ہیں؟

(ہ) کیا حکومت / محکمہ اس کیٹیگری کے تمام ملازمین کو نئے سکیل کے مطابق تنخواہ اور بقایا جات کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں لیبارٹری ٹیکنیشن کی کل 28 اسامیاں ہیں ان میں سے پانچ اسامیاں خالی ہیں، ایکسرے ٹیکنیشن کی کل 68 اسامیاں ہیں ان میں سے 39 اسامیاں خالی ہیں اور فارمیسی ٹیکنیشن کی کل 84 اسامیاں ہیں ان میں سے 38 اسامیاں خالی ہیں۔ ان خالی اسامیوں میں آؤٹ ڈور کے لئے منظور کی جانے والی نئی اسامیاں بھی شامل ہیں خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل 16-2015 میں شروع ہوا تھا جس کے خلاف پہلے سے ورک چارج / ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا اور حکم امتناہی حاصل کر لیا جو کہ اب ختم ہو گیا ہے اب چونکہ الیکشن کمیشن نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی ہے لہٰذا پابندی ختم ہوتے ہی دوبارہ سے بھرتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔ اس کیٹیگری کی نئی سنیارٹی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کیٹیگریز کے ملازمین کا لیٹر مورخہ 2015-07-14 کو جاری ہوا جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کیٹیگریز میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کو نئے سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(د) ایسا کوئی بھی ملازم نہ ہے جس کو پرانے سکیل کے مطابق تنخواہ مل رہی ہو۔ بلکہ سب ملازمین کو نئے سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(ہ) ان ملازمین کو نئے سکیلوں کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہیں اور تمام ملازمین کے بقایا جات کی ادائیگی کے حکم نامے بھی جاری ہو چکے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کی ری۔ ویمپنگ سے متعلقہ تفصیلات

*9728: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت تمام اضلاع کے DHQ اور THQ ہسپتالوں کی بہتری کے لئے revamping کروا رہی ہے؟

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پرانی بلڈنگ کتنے سکیئر فٹ ہے 2015 سے 2017 کے درمیان ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بلڈنگ کی مرمت اور تزائین و آرائش پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا اور کیا کیا کام ہوا ہے تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی revamping کے نام پر کل کتنا بجٹ رکھا گیا ہے۔ کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی revamping کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اس کمپنی کے پاس اس کے علاوہ کتنے ٹھیکہ جات ہیں۔ اس کمپنی کا مالک کون ہے؟

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کیا یہ کمپنی خود کام کر رہی ہے یا اس نے کام sublet کیا ہوا۔ ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(و) ڈبلیو اینڈ سی کی یارڈ سٹک کے مطابق بلڈنگ کی تعمیر پر فی سکیئر فٹ کتنے اخراجات آتے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب تمام اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی بہتری کے لئے revamping کر رہی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال کی پرانی بلڈنگ کا رقبہ 152292 سکیئر فٹ ہے۔ بلڈنگ کی تزین و آرائش اور مرمت کے لئے۔/20751672 روپے خرچہ آیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی revamping کے نام بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Total Cost = Rs.365.244 Million

Capital Cost = Rs. 151.754 Million

Revenue Cost = Rs. 213.490 Million

Total Expenditure = Rs. 100.501 Million

Expenditure (Capital) = Rs. 25.194 Million

Expenditure (Revenue) = Rs. 75.307 Million

(د) وزیر اعلیٰ پنجاب نے Infrastructure Development Authority of Punjab(IDAP) کو تعمیراتی ایجنسی بنانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ بشمول DHQ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چالیس DHQs/THQs ہسپتالوں کی Revamping IDAP کے ذمے ہے اور ان کے ٹھیکے اور کمپنی کے متعلق تفصیلی معلومات IDAP بہتر فراہم کر سکتی ہے۔

(ہ) چونکہ IDAP چالیس ہسپتالوں کی تعمیراتی ایجنسی ہے اس لئے DHQ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کمپنی کے متعلق IDAP بتا سکتی ہے

(و) ڈبلیو اینڈ سی کی یارڈسٹک کے مطابق بلڈنگ کی تعمیر فی سکئیر فٹ اخراجات کے متعلق ڈبلیو اینڈ سی کا محکمہ بہتر بتا سکتا ہے۔

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال کی سی ٹی سکین اور ٹیسٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9694: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کتنے سرکاری ہسپتالوں میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے؟

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کلی طور پر حکومت کے خرچہ سے چل رہا ہے یا مشرق وسطیٰ کے ممالک کی امداد بھی اس میں شامل ہے تو کتنے تناسب سے؟

(ج) فروری2017سے فروری2018 تک شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کتنے مریضوں کا سی ٹی سکین ٹیسٹ ہوا؟

(د) کیا یہ سی ٹی سکین مشین آبادی اور مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہے یا مزید سی ٹی سکین مشینوں کی ضرورت ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صرف ایک ہسپتال شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے۔

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کلی طور پر حکومت پنجاب کے خرچہ پر چل رہا ہے اور اس میں مشرق وسطی کے ممالک کی امداد شامل نہ ہے۔

(ج) شیخ زید ہسپتال میں فروری2017سے 2017-08-05تک کل 7657 مریض سی ٹی سکین کی سہولت سے مستفید ہوئے اور مورخہ 2017-08-06 کو اچانک مشین خراب ہو گئی تھی۔ مزید برآں تحریر ہے کہ واحد تقسیم کنندہ کی عدم شرکت کے باعث سی ٹی سکین مشین کی مرمت کے لئے تین بار PPRA کے ذریعے ٹینڈر کی اشاعت کی گئیLC کھولنے کے ساتھ ہی مشینیں درآمد کی گئیں اور شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کو بھیج دی گئیں۔ مرمت کا کام جاری ہے اور انشاء اللہ 10۔مئی2018تک مشین کو بحال کر دیا جائے گا۔ سی ٹی سکین مشین، سی ٹی انجیو گرافی اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین کی خریداری کی سکیم کی منظوری دے دی گئی ہے اور رقم کے جاری ہونے کا انتظار ہے رقم کے جاری ہونے پر دو ہفتوں میں ایل سی کھول دی جائے گی۔

(د) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں صرف ایک سی ٹی سکین مشین موجود ہے جو کہ مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے اس لئے مزید ایک عدد سی ٹی سکین مشین کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے محکمہ خزانہ کو منظور شدہ فنڈز جاری کرنے کے لئے 2018-04-25 کو خط لکھ دیا ہے۔

صوبہ بھر کے مراکز صحت اور ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9733: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری وسکینڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے مراکز صحت اور ہسپتالوں میں ٹیسٹ فری قرار دیئے ہیں جس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں کا ہسپتالوں اور مراکز میں ٹیسٹ فری ہوتا ہے ان کے مرض کی تشخیص کے مطابق دوائی کی فراہمی بھی فری قرار دی گئی ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے ہسپتالوں / مراکز صحت میں فری ادویات مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) کیا ضلع گجرات کے تمام ہسپتالوں / مراکز صحت میں ہیپاٹائٹس اور شوگر کی ادویات فری فراہم کی جارہی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے صوبہ بھر کے تمام مراکز صحت / ہسپتالوں میں ٹیسٹ فری قرار دیئے ہیں اور ان پر عمل درآمد بھی ہورہا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جن لوگوں کا ہسپتالوں اور مراکز صحت میں ٹیسٹ فری ہوتا ہے اُن کو مرض کی تشخیص کے مطابق دوائی کی فراہمی بھی فری قرار دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! صوبہ بھر کے ہسپتالوں اور مراکز صحت میں مریضوں کو فری ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(د) جی ہاں ضلع گجرات کے تمام ہسپتالوں / مراکز صحت میں ہیپاٹائٹس اور شوگر کی ادویات فری فراہم کی جارہی ہیں۔ مثلاً جو مریض ایمرجنسی کے ذریعے داخل کئے جاتے ہیں ان کو تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ مگر جو مریض OPD میں آتے ہیں ان کو نسخہ لکھ کر دوائی ہسپتال سے دی جاتی ہے مگر کچھ ٹیسٹ معمولی فیس لے کر کئے جاتے ہیں۔

گجرات: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈنگہ میں میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9734: **میاں طارق محمود**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال ڈنگہ گجرات میں میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی دیگر کیٹیگری کی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) کتنی اور کس کس کیڈر اور گریڈ کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس ہسپتال کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے مد وائز بتائیں کتنی رقم ادویات کے لئے فراہم کی گئی ہے اور کون کون سی ادویات فراہم کی گئی ہیں؟

(د) اس میں روزانہ کتنے مریض آتے ہیں اور کتنے مریضوں کو ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور تمام مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی کا مناسب انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈنگہ گجرات میں کل 116 اسامیاں ہیں جن میں میڈیکل آفیسرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 33 اسامیاں ہیں پیرامیڈکس کی کل 52 اسامیاں ہیں اور دیگر کیٹیگریز میں کل 31 اسامیاں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈنگہ گجرات میں 50 اسامیاں پُر ہیں اور کل 66 اسامیاں خالی ہیں جن میں سے 21 ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی 32 اور دیگر کیٹیگریز کی 13 اسامیاں خالی ہیں پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر کیٹیگریز کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی گجرات کی جانب سے 3۔ فروری 2018 کو روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں اشتہار شائع کیا گیا تھا جس کے بعد درجہ چہارم کی اسامیوں کے لئے درخواستیں وصول کی جا چکی ہیں اور سکیل 5 سے سکیل 15 تک کی اسامیوں کے لئے بھی امیدواروں کا NTS ٹیسٹ ہو چکا ہے لیکن الیکشن کمیشن کے نوٹیفکیشن کے بعد بھرتیوں پر پابندی لگا دی گئی جس کی وجہ سے بھرتی کا عمل روک دیا گیا اور اسامیاں پُر نہ ہو سکیں۔ تفصیل اسامی اور اشتہار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈنگہ کا کل بجٹ سال 18۔2017۔/12,707,200 روپے تھا جس میں سے ادویات کے لئے۔/5,00,000 روپے مختص کیا گیا تھا بجٹ کی تفصیل اور ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈنگہ میں روزانہ تقریباً 400 مریض آتے ہیں جن میں سے آؤٹ ڈور مریضوں کو 80 فیصد اور ایمرجنسی یا ان ڈور مریضوں کو ادویات 100 فیصد مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) جی ہاں! ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے عمل شروع کیا گیا اور اشتہار بھی شائع کیا گیا خالی اسامیوں کو پابندی لگنے کی وجہ سے پُر نہیں کیا جا سکا جیسے ہی پابندی ختم کی جائے گی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی جبکہ میڈیکل آفیسر اور ویمن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کا عمل سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے جاری ہے جبکہ حکومت پنجاب کی جانب سے آؤٹ ڈور مریضوں کو 80 فیصد ادویات اور ایمرجنسی یا ان ڈور کے مریضوں کو 100 فیصد مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

لاہور پی پی۔159 میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی عمارت اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*9758: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔159 لاہور میں BHU اور RHC کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے BHU اور RHC کی عمارات مخدوش ہیں؟

(ج) ان میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں کس کس مراکز صحت کی عمارت تعمیر کی جارہی ہے؟

(ہ) ان اداروں کے سال 2017-18 کے بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(و) ان اداروں میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹی ہیں اوران کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی-159 میں آر ایچ سی کاہنہ جس کو حال ہی میں توسیع کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دیا گیاہے۔ یہ آر ایچ سی مین فیروزپور روڑ پر چل رہی تھی۔

نشتر زون میں بی ایچ یو لدھیکے اوچے، پانڈوکی، سرایچ، شہزادہ، لیل، جامن، جیابگا، کاچھا، کھوریاں، ہلوکی، ہیر، لکھوکی، آرائیاں اور بھلر واقع ہیں۔ علامہ اقبال زون میں بی ایچ یو جودھو دھیر واقع ہے جبکہ واہگہ زون میں بی ایچ یوز پاڈانا، لدھیڈر، گوینڈ اور ہڈیارہ واقع ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-159 میں موجود بی ایچ یو بھلر، ہیر، ہلوکی، جامن، جیابگا، کاچھا، پانڈوکی، ارائیاں، سارا ایچوینڈ، جودھو دھیر، لدھیکے، لکھوکی، پاڈانا، کھوریاں، لدھیڈر، ہڈیارہ، لیل اور شہزادہ کی عمارات مخدوش ہیں۔ ان کی مرمت کے لئے متعلقہ اتھارٹی نے منظوری دے دی ہے اور بجٹ کے لئے کیس اتھارٹی کو بھیجا ہوا ہے۔ جب بجٹ مل جائے گا تو ان تمام بی ایچ یوز پر کام شروع ہو جائے گا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی-159 میں بی ایچ یوز میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مندرجہ بالا مراکز کی تعمیر کے لئے جب 50 ملین روپے کا فنڈز مل جائے گا تو تمام بی ایچ یوز کی مرمت کا کام شروع ہو جائے گا۔

(ہ) پی پی-159 میں موجود بی ایچ یوز کا بجٹ 18-2017 کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(و) پی پی-159 اور اس کے علاوہ تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

گجرات پی پی-112 میں ہسپتالوں اور میڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*9766:چودھری محمد اشرف: کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کتنے ہسپتال اور مراکز صحت کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کیا ان ہسپتالوں اور مراکز صحت میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کا سال18-2017 کا بجٹ مد وائز علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ہ) ان میں کتنے مریض OPD اور ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(و) ان میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں حکومت کب تک یہ سہولیات اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔112 گجرات میں دو ہسپتال گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ اور تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ ہیں جبکہ مندرجہ ذیل دس بنیادی مراکز صحت ہیں۔

1۔ بنیادی مرکز صحت گنجہ کسانہ
2۔ بنیادی مرکز صحت پنجن کسانہ
3۔ بنیادی مرکز صحت سیدھڑی
4۔ بنیادی مرکز صحت نندووال
5۔ بنیادی مرکز صحت ساروکی
6۔ بنیادی مرکز صحت جیجیاں دتیوال
7۔ بنیادی مرکز صحت کوٹ بیلہ
8۔ بنیادی مرکز صحت چکوڑی شیر غازی
9۔ بنیادی مرکز صحت پسوال
10۔ بنیادی مرکز صحت بھدر پی پی۔112 میں واقع ہیں۔

(ب) گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ میں کل منظور شدہ اسامیاں153 ہیں جن میں سے106 اسامیاں پُر ہیں اور47 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ میں کل منظور شدہ اسامیاں159 ہیں جن میں سے83 اسامیاں پر ہیں جبکہ76 اسامیاں خالی ہیں جن کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ 10 بنیادی مراکز صحت میں کل اسامیوں کی تعداد 150 ہے جن میں سے 107 اسامیاں پر ہیں جبکہ 43اسامیاں خالی ہیں اسامیوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ اور تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ میں 45ڈاکٹرز اور سپیشلائز ڈاکٹرز کی اسامیاں ہیں جن میں سے 31اسامیاں پر ہیں جبکہ باقی14اسامیوں پر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے بھرتی کا عمل جاری ہے اس کے علاوہ پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی پر پابندی ہونے کی وجہ سے اسامیاں تاحال خالی ہیں جیسے ہی بھرتی کے عمل کی اجازت دی جائے گی ان اسامیوں کو جلد پر کیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ کا سال18-2017 بجٹ32,594,730روپے ہے تفصیل مد وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ کا سال18-2017 کا بجٹ42,314,810روپے ہے تفصیل مد وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بنیادی مراکز صحت ضلع گجرات کی میڈیسن کا کل بجٹ تقریباً50لاکھ روپے ہے اس کے علاوہ بنیادی مراکز صحت میں ہیلتھ کونسلز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جس کے اکاؤنٹ میں پنجاب حکومت براہ راست فنڈز ارسال کرتی ہے یہ فنڈ مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے اور ہسپتال کی بہتری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ہ) گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ میں روزانہ کی OPD 500 سے زائد ہے جبکہ ایمر جنسی علاج کے روزانہ اوسطاً60 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ میں روزانہ کی OPD اوسطا560 ہے جبکہ ہسپتال میں ایمر جنسی علاج کے لئے آنے والے مریضوں کی تعداد100 سے زائد ہوتی ہے جبکہ 10 مراکز صحت میں فی ہسپتال OPD کی روزانہ کی اوسط تقریباً75 مریض ہے۔

(و) گورنمنٹ ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ میں کیمسٹری اینالائزر، ہیماٹولوجی اینالائزر، کیلوری میٹر اور جنریٹر (125 KV) کی ضرورت ہے جس میں سے کیمسٹری اینالائزر، ہیماٹولوجی اینالائزر کے

سپلائی آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور بجٹ موصول ہونے کے بعد کیلوری میٹر اور جنریٹر بھی فراہم کر دیا جائے گا جبکہ تحصیل لیول ہسپتال لالہ موسیٰ کی مسنگ فیسلٹیز کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر کارروائی تیزی سے جاری ہے۔ مراکز صحت میں کوئی مسنگ فیسلٹیز نہیں ہے۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے لیکن میں آپ کو روک نہیں سکتا۔ بہر حال کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 16۔ مئی 2018 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 16۔ مئی 2018

(یوم الاربعاء، 29۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 3

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول)

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا، غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 اور 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)ڈرگز 2018منظور کیا جائے۔

64

2۔ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور 95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور 95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن انسپکٹوریٹ پنجاب 2018،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن انسپکٹوریٹ پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018** (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

65

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018**
(مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خدمات و انتظام عمومی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018** (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی

پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

66

4۔ **مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب** 2018

(مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

5۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد** 2018 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد 2018منظور کیا جائے۔

67

6۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018(مسودہ قانون نمبر12بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون(پنجاب دوسری ترمیم)رجسٹریشن2018(مسودہ قانون نمبر17بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب دوسری ترمیم)رجسٹریشن2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 منظور کیا جائے۔

8۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018** (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

9۔ **مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018**
(مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

69

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

بدھ، 16۔ مئی 2018

(یوم الاربعاء، 29۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر ایک بج کر تین منٹ پر زیر صدارت جناب **سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم○

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ○

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13تا19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مفلس زندگی اب نہ سمجھے کوئی
مجھ کو عشق نبیؐ اس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکس دروں
ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
ذہن بے رنگ تھا، سانس بے روپ تھی
روح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی
اس کی چشم کرم رونق جاں بنی
چھاؤں جس کی گھنی وہ شجر مل گیا
اس کا دیوانہ ہوں اس کا مجذوب ہوں
کیا یہ کم ہے کہ ان سے منسوب ہوں
سرحد حشر تک جاؤں گا بے دھڑک
مجھ کو اتنا تو زاد سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہوا مصطفیٰؐ کا کرم
بن گیا دل مظفر چراغ حرم
زندگی رہی تھی بھٹکتی ہوئی
میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے میری گزارش سن لیں۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات شروع کیا جائے میں آپ سب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے فوری بعد تمام معزز ممبران کی فوٹو گرافی ہوگی میری تمام معزز ممبران پنجاب اسمبلی سے گزارش ہے کہ اس میں participate کریں۔ اگر کل روزہ ہوا تو پھر افطاری پی سی ہوٹل کے کرسٹل ہال میں ہوگی اور اگر روزہ نہ ہوا تو پھر ½7 بجے ڈنر ہوگا۔ میں تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اس میں شرکت فرمائیں۔

اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، قائد حزب اختلاف! آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کرے کہ کوئی اچھی بات کریں میں بھی سنوں اور تمام حضرات بھی سنیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

صوبہ میں لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پچھلے تین چار گھنٹے سے یہاں پر ممبران بیٹھے ہیں کیا اسمبلی کے اندر جنریٹر یا کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ اگر لوڈشیڈنگ ہو جائے تو کام چل سکے؟ یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ یہاں پر حکومت کی طرف سے دعوے کئے گئے کہ ہم نے آٹھ ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی سسٹم میں داخل کر دی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! 8 ہزار نہیں 11 ہزار میگاواٹ بجلی سسٹم میں داخل کی ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: زعیم قادری صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف کی بات پوری ہو جائے پھر آپ جواب دینا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس shutdown سے پورا پنجاب پریشان ہے، ہسپتالوں میں آپریشن نہیں ہو رہے ہیں جس سے کئی جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ رمضان کی وجہ سے بے شمار لوگوں کے معمولات متاثر ہو رہے ہیں، کسی کے گھر میں پانی نہیں آ رہا ہے، کسی کے گھر میں چولہا نہیں جل رہا اور کسی کے کپڑے استری نہیں ہو رہے ہیں۔ ہم یہاں پر پچھلے تین چار گھنٹوں سے بیٹھے ہیں یہ حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ بجلی کا failure ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا failure ہے۔ میاں محمد شہباز شریف بار بار ہاتھ لہرا لہرا کر کہتے رہے کہ چھ مہینوں تک اور بعد میں کہتے رہے کہ دو سال تک لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج پورا پنجاب اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے، ہسپتالوں میں آپریشن مؤخر ہو گئے ہیں اور آج کئی قیمتی جانیں ضائع ہوں گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو آپ کے ایوان کے اندر جنریٹر وغیرہ کا کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہئے جس سے کم از کم ایوان کی کارروائی جاری رکھی جا سکے۔ ان حالات میں اگر آپ اجلاس چلانے جا رہے ہیں تو آدھے گھنٹے بعد یہاں بیٹھا بھی نہیں جائے گا جس طرح اس وقت تمام ممبران پنکھے جھل رہے ہیں۔ دیکھ لیں اگر آپ اجلاس چلانا چاہتے ہیں ورنہ آپ انتظار کریں۔ یہ حکومت کی پرفارمنس پر بہت بڑا سوال ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پرسوں بھی گزارش کی تھی کہ ہم یہاں پر لوگوں سے ووٹ لے کر آتے ہیں۔ جب ملکی سلامتی کے اوپر کوئی بات ہوتی ہے، اس پر کوئی question mark آتا ہے، جب پاکستان کے استحکام، سالمیت اور پاکستان جن خطرات میں گھرا ہوا ہے اس کی اگر کوئی بات ہوتی ہے تو آپ ہمیں اس پر بات کرنے دیا کریں لیکن آپ اس کو روکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو میاں محمد نواز شریف نے بیان دیا ہے اس پر اپوزیشن کے بے شمار ممبران نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے، پاکستان کو کمزور کرنے کا جو بین الاقوامی ایجنڈا ہے اس پر ہم احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ قرارداد لائیں اور قانون قاعدے کے مطابق اس پر عمل ہو گا میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا۔ بڑی مہربانی اب آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب آپ ہمیں اجازت دے دیں ہم out of turn قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، out of turn نہیں ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جب لاء منسٹر صاحب آئیں گے پھر اس کو دیکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور نعرے بازی کرنا شروع کر دی)

آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ زعیم قادری صاحب! آپ بات کرنا چاہتے تھے، اپوزیشن لیڈر کی بات کا جواب دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر نے پہلی بار بڑے مہذب انداز میں پاکستان اور ملک کے نظام پر تنقید کی ہے۔ میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ بریک ڈاؤن پورے پنجاب کے کسی حصے میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی 19ہزار 800 میگاواٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے جبکہ بجلی کی طلب تقریباً 19ہزار میگاواٹ ہے اور پنجاب کا صوبہ تاریخ میں پہلی بار اپنے وسائل سے پانچ ہزار میگاواٹ کی بجلی کے منصوبے لگا چکا ہے جبکہ اس صوبے میں جہاں ان کی حکومت ہے وہاں ایک میگاواٹ بجلی بھی نہیں بنائی گئی۔ میاں محمد شہباز شریف وہ وزیراعلیٰ ہے اور میاں محمد نواز شریف وہ

وزیراعظم تھے جنہوں نے پچھلے چار سالوں میں 16 ہزار میگاواٹ بجلی کے منصوبے لگائے۔ یہ تاریخی عمل ہے اور اس کو پوری دنیا جانتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ احتجاج پوچھ کر کیا کریں جہالت پر مبنی باتوں کو ہم مسترد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مودی کے یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"ووٹ کو عزت دو" کی نعرے بازی)

سوالات

(محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8861 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8861: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ دوسالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی وپانی قائم کی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیااقدامات اٹھارہا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ وسیم و تھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل عہدہ وعرصہ تعیناتی بتایا جائے؟

وزیرزراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع ساہیوال کے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

ضلع کا کل رقبہ:	5لاکھ23ہزار ایکڑ
قابل کاشت رقبہ:	4لاکھ70ہزار ایکڑ
جزوی طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ:	ایک لاکھ65ہزار490ایکڑ
مکمل طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ:	3ہزار93ایکڑ

مکمل طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ کی تحصیل اور یونین کونسل وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، ساہیوال میں قائم ہے۔اس ضمن میں گزشتہ دوسالوں میں مٹی وپانی کے 16ہزار851نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جو زمینیں سیم و تھور سے متاثرہ پائی گئیں اس کے کاشتکاروں کو اس کی مطابقت سے مشاورت فراہم کی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت کا ذیلی دفتر لیبارٹری برائے تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی ساہیوال میں قائم ہے اور یہ پاکپتن روڈ ساہیوال پر واقع ہے۔کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کے لئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کے لئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔

مزید بر آں(منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت 2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اور ان کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے وضع کئے ہیں۔

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں(Beds)اور کھیلیوں(Ridge)پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ہ) محکمہ زراعت(ریسرچ ونگ) میں سیم و تھور ونگ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال سیم اور تھور کی زمینوں کے بارے میں ہے---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"غدار کو پھانسی دو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہیں تمیز نہیں ہے انہیں تمیز سکھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ملت کے غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"چرسی بھنگی ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ساہیوال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کے بارے میں پوچھا تھا محکمے نے جواب دیا کہ چک نمبر 78/5-L، چک نمبر 138/5-L، محمد پور اور اورنگ آباد، 50/GD ان سارے گاؤں میں کروڑوں روپے کی زمینیں salted ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محکمے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے عرصے سے salted ہے، کتنے عرصے سے سیم اور تھور کا شکار ہے اور محکمہ ان کے لئے کیا کر رہا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"ریکھا کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، ایگریکلچر منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ایک تو شور بہت زیادہ ہے اس لئے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ سکی۔ میرے فاضل دوست نے جو فرمایا ہے یہ میرے سے بات کر لیں میں ان کا یہ مسئلہ حل کروادوں گا۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کیا جواب دیا ہے مجھے سمجھ نہیں آئی؟

جناب سپیکر: پھر میں آپ کو کیسے سمجھاؤں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"پھانسی، پھانسی" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"قوم کے ان غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! انہوں نے جو بتایا ہے کہ ان کے حلقے میں سیم اور تھور کی جگہیں ہیں۔ گورنمنٹ آف پاکستان نے جپسم پر سبسڈی دے دی ہے اور جو جو ان کا علاقہ ہے۔ میں اپنے محکمے کو ہدایات جاری کر دیتا ہوں اور وہ وہاں جا کر ان کا مسئلہ حل کروادیں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز آرڈر۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ کا سوال ہے۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ نے سن لیا ہے؟

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ جی، گنتی ہو رہی ہے اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 9165 محترمہ شُنیلا رُوت! میں نے آپ کا نام پکارا ہے آپ تشریف رکھتے ہوئے آپ جواب نہیں لینا چاہتی لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9667 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9466 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9236 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9674 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کی تفصیلات

*9639: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اب تک کاشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس کو اور کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ایک سولر ٹیوب ویل پر حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے اور سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(د) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے اگر نہیں بنائی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ خادم پنجاب کے کسان package (2016-17 تا 2018-19) کے تحت ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ مالی سال 2016-18 کے دوران پنجاب بھر میں 11723 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کے لئے اب تک 1137 سولر سسٹم فراہم کئے جا چکے ہیں۔ ضلع وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی پر 80 فیصد سبسڈی دی جا رہی ہے جبکہ بقیہ 20 فیصد کسان برداشت کرتے ہیں۔ سولر سسٹم کی فراہمی کی شرائط اور طریق کار کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ سولر ٹیوب ویل لگانے سے زیر زمین پانی کے ذخائر کا بے جا استعمال ہونے کا خدشہ ہے اس لئے سولر سسٹم کو صرف ڈرپ / سپر نکلر نظام کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے تاکہ اس سے دستیاب پانی کا بہتر اور مؤثر استعمال کیا جا سکے اور زیر زمین آبی وسائل میں ہونے والی کمی کو روکا جا سکے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نے ADP کا منصوبہ جاری کیا ہے جس کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو بہت سارے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے بتائیں کہ کون سے جز پر جانا چاہتے ہیں تاکہ میں بھی کچھ دیکھوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟ بہر حال اس میں جواب تو یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ چلیں! یہ مان لیتے ہیں کہ یہ درست نہ ہو گا۔ اب جز(ب) میں آتے ہیں اس میں سوال یہ ہے کہ اب تک کارشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس کو اور کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟ اور اس کے ساتھ ہی جز(ج) میں شرائط ہیں اور شرائط کے ساتھ ان کے قواعد وضوابط ہیں اور سوال میں جو پوچھا گیا تھا اس کا جواب میں نہیں آیا۔

جناب سپیکر! اس میں تفصیلات پوچھی گئیں اور گول مول جواب دیا گیا ہے۔ آپ بھی توجہ فرمایئے کہ جز(ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ اس میں جو تفصیل لف(ب) ہے اس میں گول مول جواب ہے۔ پوچھا گیا ہے کہ اس کی تفصیل فراہم کی جائے کہ کس کس ضلع سے یہ درخواستیں آئیں، شرائط کے مطابق تھیں، ان کی قواعد کے مطابق چھان بین کی گئی، کیا سب درخواست گزار کو سپرنکلر سولر سسٹم دے دیا گیا اور کس کو محروم رکھا گیا؟ اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ یہ سارا جواب گول مول کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمادیں کہ میں نے جو تفصیل مانگی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! ماشاءاللہ یہ گول کیپر ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہی بتادیں کہ اس ضلع میں کتنی درخواستیں آئی ہیں اور کتنی درخواستیں شرائط اور قواعد کے مطابق تھیں، کن کو منظور کیا گیا یا قرعہ اندازی کی گئی اس میں کیا

طریقہ اختیار کیا گیا ہے؟ یا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی درخواست نہیں تھی؟ چلیں! یہی بتائیں کہ درخواست ہی کوئی نہیں تھی اور اگر درخواستیں تھیں تو ان کا ذکر کیوں نہیں آیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں گے۔ یہ ضمنی سوال بڑا چھوٹا سا ہے اس کا جواب آپ آنے دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ سولر سسٹم بیس ہزار ایکڑ کے لئے ہے جو کہ دس ایکڑ کے لئے ایک سولر سسٹم ہے۔ جس کے لئے سپر نکلر کا انتظام یا ڈرپ اریگیشن کا ہونا ضروری ہے جو کہ اس وقت ہم 1133 سولر سسٹم فراہم کر چکے ہیں۔ ہم نے سولر سسٹم کے ساتھ سپرنکلر یا ڈرپ اریگیشن دینا ہے۔ یہ ہمارے بھائی نے پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے بھائی نہیں ہیں وہ بزرگوں میں شامل ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہمارے بزرگ ہی ہیں، اس میں جو پورے پنجاب کی تفصیل ہے اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کوئی application آئی ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی application آئی ہوتی تو ضرور اس کی یہاں تفصیل دے دیتے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اچھا چلیں، یہ بھی مان لیتے ہیں کہ شاید کوئی درخواست نہیں ہو گی۔ اب یہ بھی چھان بین کریں گے کہ درخواست تھی یا نہیں تھی یا ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ویسے محروم رکھا گیا۔ اب جز (ج) میں آ جائیے، ایک سولر ٹیوب ویل پر حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے اور سولر ٹیوب کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔ اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا گیا ہے۔ اب آپ اس پر ضمنی سوال کریں ناں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو پھر میرا اس میں بھی وہی بنتا ہے، ادھر یہ ہے کہ زیر زمین پانی کا ذخیرہ قائم رکھنے کے لئے اس کو discourage کیا گیا ہے، محدود تعداد میں یہ sprinkler سولر سسٹم کو دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب سوال یہ ہے کہ جو عام ٹیوب ویل چلتا ہے، وہ زیر زمین پانی اب کہاں چلا گیا ہے، اب لاہور ہی کا پانی دیکھ لیں کہ کہاں کا کہاں جا چکا ہے۔ یہ تو کوئی عذر نہیں بنتا کہ اس کو محدود کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے یہ فرمائیں کہ میں ان سے کیا پوچھ کر آپ کو بتاؤں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ فرمادیں کہ یہ شرط کے عذر میں، بہانے میں sprinkler کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی نہ دینے کے لئے زیر زمین پانی کا عذر بنایا گیا ہے کہ محدود کرنے کے لئے پانی کا نکاس زیادہ نہ ہو، کم نکاس کیا جائے۔ اب جو اتنا ٹیوب ویل چلتا ہے، نہری پانی تو ہے ہی نہیں، نہ دریاؤں میں پانی ہے، نہ نہروں میں پانی ہے، لوگ مرتے کیا کرتے، ٹیوب ویل سے کڑوا پانی نکال کر ہم جیسے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں brackish zone کے لوگ ہیں، ٹیوب ویل سے کاشتکاری کرتے ہیں، وہاں پر پابندی کیوں نہیں کرتے ہیں؟ اس پر پابندی کا عذر لگا کر سبسڈی دینے سے ادھر لوگوں کو محروم کر دیا گیا ہے، یہ ذرا فرما دیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ایک تو اس کے سولر سسٹم کو ہم نے کوئی محدود نہیں کیا۔ نہری نظام پر بھی اس کے اگر ponds بنا دیئے جائیں تو ہم اس پر بھی لگا دیتے ہیں۔ بارانی علاقے میں بھی اگر بارش کے پانی کو ponds میں سٹور کر لیا جائے تو اس پر بھی ڈرپ اریگیشن اور یہ سسٹم ہم لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ گورنمنٹ چاہ رہی ہے کہ جتنا بھی ہم زمینی پانی کو کم سے کم استعمال کریں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ آنے والے وقتوں میں پانی safe کیا جائے۔ باقی رہا پرائیویٹ طور پر تو یہ ہمیں کوئی تجویز بتا دیں ہم اس پر عمل کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو scientist نہیں ہیں ناں۔ آپ اپنے تجربہ کاروں سے پوچھیں، یہ ان کا جو سوال ہے اس کا جواب آپ کے پاس ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ان کا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ ہم نے اس کو محدود کیا ہوا ہے، ہم نے اس کو محدود نہیں کیا ہوا۔ دس ایکڑ پر کیا ہوا ہے۔ نہری نظام اور ٹیوب ویل پر بھی ہم اس کو کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محدود تو کر دیا ہے۔ جب یہ کہتے ہیں کہ زیر زمین پانی کا نکاس کم کرنے کے لئے، تو وہ محدود تو کر دیا ایک بات، یہ بھی جواب درست نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا یہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے کوئی درخواست ہی نہیں آئی ہے۔ اس کا اشتہار دکھا دیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے لئے اشتہار دیا گیا تھا۔ ایک ضلع کے لئے نہیں، پورے پنجاب کے لئے تھا اور ہر ضلع سے ہم نے applications منگوائی ہیں، جن اضلاع سے آئی ہیں، جو اس معیار پر پورا اترتے تھے ہم نے ان کو سولر سسٹم دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹی، ٹی سنگھ سے کوئی درخواست نہیں آئی؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جی، کوئی درخواست نہیں آئی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! درخواست ٹوبہ ٹیک سنگھ سے نہیں ہے۔ معلوم کرنے کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سیکرٹری ایگریکلچر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری ایگریکلچر نہیں ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جب رابطہ کیا گیا تو یہ بتایا گیا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں ان سے پہلے ایک سوال پوچھ رہا ہوں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! مجھے نہیں معلوم کہ سیکرٹری صاحب اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کی بار بار directions کے باوجود سیکرٹری صاحبان یہاں تشریف نہیں لاتے۔ یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کے آرڈرز کی واضح توہین نظر آتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا چیک کر کے مجھے بتائیں کہ سیکرٹری صاحب کی پوزیشن کیا ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں ابھی پتا کر کے بتاتا ہوں۔ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں پتا کرتا ہوں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، ان کے آنے تک ان سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور میں اجلاس کو دس منٹ کے لئے adjourn کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے وقفہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد 1.45 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ذرا معزز ممبر کی تسلی کرائیں۔ میاں صاحب! آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں کریں لیکن اب یہ آپ کا فائنل ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چلئے اگر آپ اسے فائنل سوال ہی سمجھتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اشتہار سب اضلاع کے لئے تھا جبکہ ہم نے جب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس محکمہ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اس اشتہار میں شامل نہیں تھا شاید وہ اشتہار 20 اضلاع کے لئے ہو گا لیکن 36 اضلاع کے لئے نہیں تھا اگر ان کے پاس تمام اضلاع کے لئے اشتہار ہے تو دکھا دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! معزز ممبر کل میرے آفس آ جائیں تو میں انہیں اشتہار دکھا دوں گا چونکہ ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال ایوان میں پیش کیا گیا ہے دفتر میں نہیں اس لئے اگر اشتہار ہے تو لے آئیں اور کل یہیں ایوان میں دکھادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کل اشتہار لا کر دکھادیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نیا اشتہار چھپوا کر نہ لانا بلکہ پرانا ہی لانا۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے پرسوں تک کا ٹائم دے دیں تو میں پرسوں یہاں ایوان میں دکھادوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، پرسوں کا ٹائم نہیں ملے گا۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! دراصل ایک سال پرانا اشتہار ہے اس لئے اسے چیک کرانا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ریکارڈ چیک کرائیں اور کل ایوان میں اشتہار دکھائیں گے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں ریکارڈ چیک کراتا ہوں نہیں تو آپ پرسوں تک کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: No. Thank you very much. آپ کا کل کا ٹائم ہے۔ اگلا سوال نمبر 9398 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9702 حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ڈیپارٹمنٹ یا سیکرٹریٹ کو کوئی اطلاع تو نہیں ہے؟ ان کی طرف سے اس بابت کوئی اطلاع نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ جی، میاں صاحب! سوال نمبر بولئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9640 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے کاشتکاروں کے لئے ٹنل فارمنگ میں دی گئی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*9640: **میاں محمد رفیق**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں ٹنل فارمنگ کے فروغ اور حوصلہ افزائی کے لئے کاشتکاروں کے لئے سبسڈی پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ پروگرام صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے ہے اگر نہیں تو یہ پروگرام کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے۔تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) جن اضلاع میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے ان کا انتخاب کس بنیاد پر کیا گیا ہے اور جن کو نظر انداز کیا گیا ان کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس پروگرام سے مستفید نہ ہونے والے اضلاع میں یہ سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں گی؟

(د) ایک کاشتکار کو حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جارہی ہے اور ٹنل فارمنگ کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں، تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

(ہ) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے اگر نہیں بنائی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ حکومت پنجاب نے خادم پنجاب کے کسان package کے تحت "ماحول دوست ٹیکنالوجی package کے ذریعے منافع بخش زراعت کے فروغ کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ جس کے تحت ٹنل فارمنگ کے فروغ کے لئے کاشتکاروں کو 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ پروگرام صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے شروع کیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ پروگرام صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے شروع کیا گیا ہے اور کسی ضلع کو نظر انداز نہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ کی طرف سے کسانوں کو ٹنل کی تنصیب کے لئے مبلغ 2لاکھ 25ہزار روپے فی ایکڑ یا ٹنل تنصیب پر آنے والی اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنے والے درخواست گزار ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ شرائط اور طریق کار کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس سوال کا جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کے لئے کون سے جز پر جارہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمے نے جواب کے جز (الف) میں بتایا ہے کہ منافع بخش زراعت کے فروغ کا منصوبہ "خادم اعلیٰ کے پنجاب package کے توسط سے شروع کیا ہے۔ جس کے تحت ٹنل فارمنگ کے فروغ کے لئے کاشتکاروں کو 2لاکھ 25ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ اس کی کل کتنی قیمت ہے، چونکہ مارکیٹ میں تو آدھی قیمت پر available ہے تو پھر کاشتکاروں پر سبسڈی کا یہ کیسا احسان ہے؟ لہٰذا منسٹر صاحب فرمادیں کہ اس کی کل کتنی قیمت ہے تاکہ ہم آدھی قیمت کا بھی تصور کریں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو دولاکھ 25ہزار روپے سبسڈی کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ:

"کاشتکاروں کو 2لاکھ 25ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس میں یہ بھی درج ہے کہ اصل لاگت کا 50 فیصد (جو بھی کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کی کل قیمت کتنی بنتی ہے؟ آدھی قیمت میں تو یہ مارکیٹ میں available ہے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر!اس کی کل قیمت تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے ہے اور اگر فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے کرایہ بڑھ جائے تو اس میں بھی ہم 50 فیصد سبسڈی دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ پروگرام کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے؟ یہ سوال کا ایک حصہ ہے۔اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ:

"تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں۔"

پھر وہی بات آگئی ہے کہ اشتہار میں تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں نے اس کی تفصیل مانگی ہے لیکن انہوں نے اس کا گول مول جواب دیا ہے۔کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کوئی درخواست قواعد وضوابط کے تحت موصول ہوئی ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کیوں محروم رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب!اگر محکمہ نے اشتہار دیا ہے،اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہے اور آپ کی طرف سے کوئی درخواست نہیں آئی تو پھر قصور آپ کا ہوا یا محکمہ کا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!اگر محکمہ نے اشتہار دیا ہے اور اس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے تو پھر میں قبول کروں گا کہ یہ ہمارا قصور ہے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر!یہ سکیم تمام اضلاع کے لئے ہے۔یہ پروگرام تین ہزار ایکڑ زپر مشتمل ہے اور اس میں سے ہم 1800 ایکڑز پر ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت مہیا کر چکے ہیں۔اس کے لئے ڈرپ اریگیشن کا ہونا بہت ضروری ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا تمام اضلاع میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب!میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ کل منسٹر صاحب یہ اشتہار ایوان میں پیش کریں گے۔اگر اشتہار میں آپ کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام آیا ہے اور آپ کی طرف سے کوئی درخواست جمع نہیں کروائی گئی تو پھر آپ ہی قصوروار ہیں۔اگر محکمہ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام اشتہار

میں نہیں لکھا تو پھر محکمہ قصوروار ہے اور اگر اشتہار میں صرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ 36 اضلاع کے کاشت کار درخواست دے سکتے ہیں تو پھر بھی محکمہ قصوروار نہیں ہو گا۔ اگر محکمہ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو جان بوجھ کر شامل نہیں کیا تو پھر میں اس کا کچھ حل کروں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کیا گیا ہو تو پھر قصوروار کو کیا سزا دی جائے گی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر ایسا ہوا تو پھر اس کا سوچیں گے۔ اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک کتنے خوش نصیب کاشتکاروں کو اس پروگرام کے تحت ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت فراہم کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہم نے تین ہزار ایکڑز کے لئے یہ ٹیکنالوجی فراہم کرنی تھی اور اب تک ہم 1800 ایکڑز پر یہ ٹیکنالوجی فراہم کر چکے ہیں۔ ہم نے جن کاشتکاروں کو یہ سہولت مہیا کی ہے وہ واقعی خوش نصیب ہیں۔ معزز ممبر بار بار اپنے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ اشتہار دیکھ لوں گا اور ایوان میں بھی فراہم کر دوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میاں صاحب کے ضلع کے کاشتکاروں کو اس سہولت کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے انہوں نے اس کے لئے کوئی درخواست جمع نہیں کروائی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر محکمہ نے اپنے اشتہار میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شامل کیا ہوا ہے اور اس ضلع کے کاشتکاروں نے apply نہیں کیا تو پھر یہی قصوروار ہوئے اور اگر آپ نے اشتہار میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شامل نہیں کیا تو پھر محکمہ قصوروار ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی یہ بات تو تسلیم کر چکا ہوں۔ اب میں دوسرا ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔ میں نے تعداد پوچھی ہے کہ یہ سہولت کتنے خوش نصیب کاشتکاروں کو مہیا کی گئی ہے اور کتنے لوگوں کی درخواستیں reject کر دی گئی ہیں؟ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس سوال کا جواب

جز(د) میں دیا گیا ہے جبکہ جز(د) میں ان کی تعداد نہیں دی گئی کہ کتنے لوگوں کو یہ سہولت مہیا کی گئی ہے؟ یہ بھی گول مول جواب دیا گیا ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل درخواستیں 1137 آئی تھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تفصیل جواب میں کہاں لکھی گئی ہے؟ مجھے تو نظر نہیں آ رہی۔ ان کو ابھی بوٹی موصول ہوئی ہے اور یہ وہاں سے پڑھ کر بتا رہے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میاں صاحب نے جو سوال کیا تھا اس کی ہم نے پوری تفصیل مہیا کر دی ہے۔ اب یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں کہ جن لوگوں کو یہ سہولت مہیا کی گئی ہے ان کے نام بتائے جائیں۔ اس وقت میرے پاس یہ نام نہیں ہیں البتہ معزز ممبر میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں ان کو یہ پوری تفصیل مہیا کر دوں گا۔ ہم نے تین ہزار ایکڑز پر یہ سہولت مہیا کرنی تھی اور اب تک ہم 1800 ایکڑز پر یہ سہولت مہیا کر چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب میں تو تین ہزار اور نہ ہی 1800 ایکڑز کا ذکر ہے۔ منسٹر صاحب کے پاس بوٹی آ گئی ہے اور وہ وہاں سے پڑھ کر جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب نے اچھا جواب دیا ہے لیکن سوال کنندہ اور نہ ہی Chair اس جواب سے مطمئن ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اگلے اجلاس میں اس سوال کا جواب پوری تفصیل کے ساتھ مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس کا تفصیلاً جواب اگلے اجلاس میں دیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 9504 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9707 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 951 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 9725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سوال نمبر 9725 تو ابھی نہیں آیا۔ یہ سوال شاید آگے ہے۔ اس وقت حاجی عمران ظفر کا سوال نمبر 9726 ہے۔ حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں غلطی سے 9725 کہہ گیا ہوں جبکہ میں سوال نمبر 9726 کو ان کے ایماء پر لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود! اب تو میں یہ سوال dispose of کر چکا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9737 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9750 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ زرعی یونیورسٹی کے سابق پرنسپل کے خلاف انکوائری سے متعلقہ تفصیلات

*9750: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیل وار ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنے ملازمین ریگولر، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) سابقہ پرنسپل کے دور میں سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ریگولر، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) سابقہ پرنسپل کے دور میں ہونے والی مالی وانتظامی بے ضابطگیوں اور اختیارات سے تجاوز کی کتنی شکایات موصول ہوئی اوران کے خلاف کتنی انکوائریاں چل رہی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیل وار ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی کل 87 اسامیاں ہیں۔ریگولر کنٹریکٹ وڈیلی ویجز ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سابقا پرنسپل کے دور میں کل 57 افراد بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سابقا پرنسپل کے دور میں ہونے والی مالی بے ضابطگیوں اور اختیارات کے تجاوز سے متعلقہ کوئی شکایت یونیورسٹی انتظامیہ کے زیر غور نہیں ہے۔ البتہ یونیورسٹی انتظامیہ نے اپنے طور ڈین فیکلٹی آف ایگریکلچر انجینئرنگ کی سربراہی میں ایک پانچ رکنی کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر66-1557/PD-17/07/14 بتاریخ 19.10.2017 ٹوبہ ٹیک سنگھ والے پراجیکٹ کی انکوائری کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ آچکی ہے اور حسب ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ سابق پرنسپل کے دور میں57افراد بھرتی کئے گئے ہیں اور وہ daily wages ملازمین ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یونیورسٹی میں daily wages ملازمین سے کام لیا جانا زیادہ بہتر ہے یا مستقل ملازمین سے کام لیا جانا زیادہ بہتر ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ban کے دوران کلاس چہارم کی سیٹوں پر ضرورت کے مطابق daily wages ملازمین کو بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ ابھی اس وقت الیکشن کمیشن کی طرف سے بھی ban ہے تو کسی محکمے میں بھرتی نہیں کی جارہی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز(ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سابقہ پرنسپل کے خلاف مالی بے ضابطگیوں اور اختیارات سے تجاوز کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ البتہ یونیورسٹی انتظامیہ نے اپنے طور پر ڈین آف فیکلٹی آف ایگریکلچر انجینئرنگ کے خلاف ایک انکوائری کے لئے بنائی ہوئی ایک کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کر کے دے دی ہے۔ یہ ایک طرف تو کہہ رہے ہیں کہ کوئی شکایت زیر غور نہیں ہے اور دوسری طرف انکوائری بھی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ان کے خلاف کوئی شکایت نہیں آئی تھی یونیورسٹی نے اپنے طور پر اس کی انکوائری کرائی جس کی رپورٹ آچکی ہے، اُس پر کارروائی جاری ہے اور اُس رپورٹ پر عملدرآمد کرتے ہوئے جو بھی سزا بنتی ہے وہ ہم اُنہیں دلوائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر9038 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9138 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر9725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں فضائی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*9725: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں ٹریفک کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) گجرات شہر میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی ہے اور اس منصوبہ سے شہر میں کتنے فیصد فضائی اور آبی آلودگی کم ہو گی؟

(ج) آبی آلودگی اور فضائی آلودگی شہر میں کن کن فیکٹریوں اور کارخانوں کی وجہ سے ہو رہی ہے؟

(د) محکمہ نے یکم جنوری 2017 سے آج تک کن کن فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف EPA تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی کی ہے اور ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ایک انسپکٹر اور فیلڈ اسسٹنٹ کی ٹیم بنائی گئی ہے جو ٹریفک پولیس کی مدد سے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کاروائی کرتے ہیں۔ گجرات ماحولیات آفس کے ملازمین کی کل تعداد 13 ہے جن میں سے چھ سیٹیں خالی ہیں۔ باقی سات میں سے تین ورکر جن میں ایک انسپکٹر اور دو فیلڈ اسسٹنٹ تمام ضلع میں فضائی آلودگی پھیلانے والے بھٹیاں، بھٹہ خشت، فین، گرائنڈنگ، فیکٹریوں اور دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اور باقی عملہ میں ایک ڈرائیور، ایک چوکیدار اور ایک جونیئر کلرک ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات شہر میں کوئی ترقیاتی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ ہے اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) آبی اور فضائی آلودگی والی فیکٹریاں مندرجہ ذیل ہیں:

آبی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں میں سروس انڈسٹری، سرامکس اینڈ پاٹری انڈسٹری، نیئر کارپٹ انڈسٹری، فین گارڈ میکر شامل ہیں۔

فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں میں پتھر پیسنے والے کارخانے، بھٹہ خشت، فین تالا میکر اینڈ فین انڈسٹری، بھٹیاں، رائس ملز شامل ہیں۔

(د) یکم جنوری 2017 سے اب تک 34 ہسپتال، 13 فین یونٹس، آٹھ رائس ملز، پندرہ بھٹیاں، چار پولٹری فارمز کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کاروائی کی گئی۔ جن پر پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کاروائی جاری ہے۔ کیسز کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ یکم جنوری 2017 سے اب تک جن کے خلاف کارروائی کی گئی تھی وہ Annex-B پر ہے۔ انہوں نے Annex-B پر جتنے کیسز بتائے ہیں وہ سارے کیسز under process ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جس فیکٹری کے خلاف ایکشن لیتے ہیں اُس کے خلاف کتنے عرصے میں اپنی کارروائی مکمل کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جب بھی کسی فیکٹری کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو hearing notice دیا جاتا ہے اگر وہ hearing notice پر محکمہ کو مطمئن نہ کر سکے تو پھر اُس کو PPO جاری کیا جاتا ہے جس میں اُس کو ساری ہدایات دی جاتی ہیں کہ اپنی فیکٹری میں ماحول کو بہتر رکھنے کے لئے آپ کو یہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ اگر وہ فیکٹری وہ اقدامات کرنے میں بھی ناکام رہتی ہے تو پھر اُن کا کیس بنا کر ٹربیونل میں بھیج دیا جاتا ہے تو چونکہ پورے پنجاب کے کیسز ہوتے ہیں تو اُس پر تھوڑا بہت ٹائم لگ ہی جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کا نہیں پوچھا، میں نے تو صرف گجرات کا پوچھا ہے۔ انہوں نے جز (ج) میں یہ بتایا ہے کہ آبی اور فضائی آلودگی والی مندرجہ ذیل فیکٹریاں ہیں اور آگے جا کر جز (د) میں کہتے ہیں کہ یکم جنوری 2017 سے اب تک جتنے کیس ہیں وہ سارے under process ہیں تو یہ بتا دیں کہ یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا اور کب تک اُن کو سزا تک پہنچائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا ہے اس کا یہی طریق کار ہوتا ہے اور فیکٹریاں جیسے جیسے وہ آلات نصب کر لیتی ہیں تو اُس کے بعد اُنہی کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے اور اگر کوئی فیکٹری محکمہ کی ہدایت کے مطابق وہ آلات نصب نہیں

کرتی تو پھر اُن کے کیسز ٹربیونل میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ٹربیونل اُن کیسز پر فیصلہ کر کے جرمانہ وغیرہ کرتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جنوری 2017 سے لے کر اب تک انہوں نے ایک کیس بھی نہیں نمٹایا تو کیا یہ اس process کو بہتر کرنا چاہتے ہیں۔ اس آلودگی اور گند کی وجہ سے لوگوں میں بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ہمارا process اتنا slow ہے کہ جنوری 2017 سے لے کر کسی کیس کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تو یہ اس کو بہتر کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! سارے معاملات rules and procedures کے تحت ہی ہو رہے ہیں اور اگر ایوان میں اس سے بہتر کوئی تجویز آئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے اوپر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9400 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کے زیر غور سوال کا جواب نہیں آیا تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9401 بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے اس سوال کا جواب آ گیا ہے لیکن محترمہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9655 میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9672 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9698 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9714 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، وقفہ سوالات ختم ہو گیا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*9165: **محترمہ شُنیلا رُوت**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کتنے واقعات کس کس جگہ ہوئے اور ان سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کل 45 واقعات رونما ہوئے اور ان میں 93 افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں بالترتیب لاہور شہر میں 6 قصور 1، گوجرانوالہ 4، سیالکوٹ 1 ،نارووال 1 ، راولپنڈی 5 ، اٹک 1 ، جہلم 1 ، چکوال 1،

سرگودھا4، خوشاب1، میانوالی1، فیصل آباد6، جھنگ1، چنیوٹ1، ملتان1، ساہیوال3، پاکپتن2، ڈیرہ غازی خان 2، مظفر گڑھ1 اور رحیم یار خان میں1، سلنڈر پھٹنے کے واقعات ہوئے۔ اسی طرح ان اضلاع میں بالترتیب جن میں لاہور شہر میں15، قصور 1، گوجرانوالہ 3، سیالکوٹ2، نارووال2، راولپنڈی1، اٹک2، سرگودھا3، میانوالی4، فیصل آباد 13، چنیوٹ1، ملتان5، ساہیوال16، پاکپتن17، مظفر گڑھ1 اور ڈیرہ غازی خان7افراد ہلاک ہوئے۔

(ب) صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے، جس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف انسدادی کارروائی عمل میں لائی گئی، جس کے باعث سال2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کا سال18۔2017 کا بجٹ اور آلودگی کے خاتمہ کی تفصیل

*9667: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ تحفظ ماحول کا سال18-2017 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران کتنی رقم کس کس پراجیکٹ پر خرچ کی گئی ان پراجیکٹ کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران کتنی رقم فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی گئی ہے؟

(ہ) آبی اور فضائی آلودگی پر کس طریق کار کے تحت کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟

(و) اس وقت اس ضلع میں کون کون سے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر ہیں۔

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کا بجٹ مبلغ -/24642700 روپے ہے، تنخواہ کی مد میں /-مبلغ 23781000روپے ہے اور غیر ترقیاتی بجٹ مبلغ /861700روپے ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد کا بجٹ مبلغ /-6598000 روپے ہے، تنخواہ کی مد میں مبلغ /-2116000روپے ہے اور غیر ترقیاتی بجٹ مبلغ /-186000روپے ہے۔

ان دونوں دفاتر کا ٹوٹل بجٹ مبلغ /-31240700روپے ہے۔ مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد ٹوٹل خرچ مبلغ /-8198567روپے ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد ٹوٹل خرچ مبلغ 3555637روپے ہے۔

مبلغ -/11754204روپے اس سال خرچ ہوئے ہیں بقیہ بجٹ /-19549496 روپے ہے۔ مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 18-2017 میں کوئی بھی پراجیکٹ نہیں لگایا گیا۔

(د) مالی سال 18-2017 کے دوران ضلع فیصل آباد میں فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے سلسلے میں کوئی فنڈ مہیانہ کیا گیا ہے۔

(ہ) آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فیکٹریوں اور گھروں سے خارج ہونے والا پانی ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ کے ذریعے صاف کر کے ندی نالوں میں ڈالا جائے، جبکہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فیکٹریوں میں غیر معیاری ایندھن کے استعمال کو روکا جائے اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات مثلاً سائیکلون اور سکربر لگوائے جائیں، اس کے علاوہ گاڑیوں کی بر وقت ٹیوننگ اور ٹریفک کی روانگی کو بہتر بنا کر گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔

(و)

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد میں ٹوٹل 29 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد ٹوٹل 11 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں ٹوٹل 40 ملازمین ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے رقبہ اور فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*9466: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی کا کل رقبہ کتنا ہے نیز بلڈنگ کتنے رقبہ پر ہے اور خالی کتنا ہے؟

(ب) 2015 سے لے کر آج تک زرعی یونیورسٹی کو کتنا فنڈ دیا گیا اس میں سے کتنا فنڈ یونیورسٹی پر خرچ کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے کمروں کا فرش اور دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اگر ایسا ہے تو اس بابت کیا کارروائی کی جا رہی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے پاس رقبہ کی مکمل تفصیل اس طرح سے ہے:

نام یونیورسٹی	کل رقبہ (ایکڑوں میں)	بلڈنگ رقبہ (ایکڑوں میں)	خالی / تجرباتی رقبہ (ایکڑوں میں)
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	1970	63	1907

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو 2015 سے لے کر آج تک ملنے والے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ فنڈز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ڈویلپمنٹ

(صوبائی حکومت کی طرف سے)

سال	وصول شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (فیصد)
2015-16	480.158	475.358	99.0
2016-17	751.391	748.893	99.7

2017-18	421.034	220.283	52.0
میزان	1652.583	1444.534	88.0

ڈویلپمنٹ

(وفاقی حکومت HEC کی طرف سے)

سال	وصول شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (فیصد)
2015-16	660.000	541.830	82.0
2016-17	235.000	338.236	144.0
2017-18	345.000	288.196	83.5
میزان	1240.000	1168.262	94.2

نان ڈویلپمنٹ

(وفاقی حکومت HEC کی طرف سے)

- ❖ سال 2015-16 میں یونیورسٹی کو 1760.426 ملین روپے دیئے گئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔
- ❖ سال 2016-17 میں یونیورسٹی کو 1842.525 ملین روپے دیئے گئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔
- ❖ سال 2017-18 میں یونیورسٹی کو 1593.006 ملین روپے دیئے گئے جو کہ خرچ ہو رہے ہیں۔ (اس میں 100 ملین روپے بورے والا کیمپس کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے شامل ہے)

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کمروں کا فرش اور دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں پرنسپل آفیسر انجینئرنگ کنسٹرکشن (M) کی رپورٹ (ملحقہ نمبر 1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا بجٹ اور جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9236: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے اب تک جرائم کی شرح میں کتنی کمی آئی؟

(ب) سال16-2015 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا استعمال ہوا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور سیف سٹیز پراجیکٹ کا باقاعدہ افتتاح 4۔جنوری 2018 کو کیا گیا۔ آزمائشی بنیادوں پر سیف سٹیز پراجیکٹ 5۔اکتوبر 2016 سے کام کر رہا ہے اس دوران ہنگامی حالات سے متعلقہ کالز پر بروقت کاروائی عمل میں لائی گئی، جس میں پولیس، 1122 ریسکیو اور فائر بریگیڈ شامل ہیں، ان امور کی انجام دہی PPIC3 سنٹر سے کی جارہی ہے اور ہنگامی حالات کے دوران ریکارڈ کم وقت میں پنجاب پولیس اور دیگر اداروں کی مدد سے ممکن بنائی جارہی ہے، اس کے علاوہ لاہور شہر کی کیمروں کی مدد سے مسلسل نگرانی کی جارہی ہے، لاہور سیف سٹیز شروع ہونے سے اب تک لاہور کی مختلف ڈویژنز میں رپورٹ کئے گئے مقدمات کو جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے حل کرنے میں مدد حاصل ہوئی ہے، سال 2017 میں سال 2016 کی نسبت تقریباً 2000 جرائم کے واقعات کم رپورٹ ہوئے جو کہ سیف سٹیز پراجیکٹ خصوصاً پنجاب پولیس کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں سیف سٹیز پراجیکٹ کے تحت ماہ فروری میں آٹھ گمشدہ بچوں، 70 موٹر سائیکل اور سات گاڑیوں کی بازیابی کرائی جا سکی ہے۔ اس کے علاوہ 500 سے زائد واقعات میں تفتیشی افسران کو تفتیش میں مدد کے لئے ویڈیو شہادت فراہم کی گئی، جس سے ملزمان کی شناخت میں مدد حاصل ہوئی۔

(ب) سال16-2015 میں لاہور سیف سٹیز اتھارٹی کو جاری کئے جانے والے فنڈز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔مالی سال16-2015 میں کل بجٹ 1998 ملین روپے تھا جس کے بعد 942 ملین کی اضافی گرانٹ منظور کی گئی۔مالی سال کے دوران کل خرچہ 2704 ملین روپے تھا۔

شیخوپورہ، ننکانہ صاحب میں محکمہ تحفظ ماحول کے تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9674: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل کیٹیگری وار بتائیں؟

(ب) ان اضلاع میں کون کون سی فیکٹریاں / کارخانہ جات میں فضائی آلودگی کا باعث ہیں؟

(ج) ان اضلاع کی جن فیکٹریوں / کارخانہ جات کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ جات کئے گئے ان کی ایک سال کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان اضلاع میں کون کون سی شوگر ملز کہاں کہاں واقع ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ہ) یہ فیکٹریاں کیا شہری آبادی میں ہیں یا شہری آبادی سے دور ہیں؟

(و) کون کون سی شوگر ملز فضائی / آبی آلودگی کا باعث بنی ہوئی ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) شیخوپورہ محکمہ تحفظِ ماحول، شیخوپورہ میں کل Sanctioned Post 35 ہیں جن میں سے 21 سیٹیں Filled ہیں جس کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ننکانہ صاحب

محکمہ تحفظ ماحول ننکانہ صاحب میں کل 10 Sanctioned Post ہیں جن میں سے آٹھ سیٹیں Filled ہیں جس کی تفصیل۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں سٹیل فرنس ملز، ٹیکسٹائل (ڈائنگ یونٹس)، پیپر اینڈ بورڈ ملز، پلاسٹک اینڈ ربڑ ملز اور پائرولیسز پلانٹس وغیرہ فضائی آلودگی کا باعث ہیں۔

ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں رائس ملز اور شوگر ملز واقع ہیں جن کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

شیخوپورہ

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظِ ماحول شیخوپورہ نے فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں/کارخانہ جات کو پنجاب تحفظِ ماحول ایکٹ کے تحت قانونی کاروائی کرتے ہوئے۔ 58 فیکٹریوں/کارخانہ جات کو سیل کیا۔(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ننکانہ صاحب

آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف ایک سال میں عدالت کی طرف سے جرمانہ نہیں ہوا ہے جبکہ 2012 سے ہونے والے جرمانہ کی کل رقم-/12,97,500روپے ہے۔

شیخوپورہ

(د) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں ایک شوگر ملز(HUDA SUGAR MILLS)ہے جو کہ سانگلہ ہل میں واقع ہے۔

شیخوپورہ

(ہ) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

HUDA SUGAR MILLS آبادی کے قریب واقع ہے۔اس ملز کے نواحی علاقہ میں رہائشی کالونیاں بن گئی ہیں۔

شیخوپورہ

(و) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

HUDA SUGAR MILLS فضائی اورآبی آلودگی کا باعث ہے جس پر اس ملز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ1997 کے سیکشن16 کے تحت کاروائی جاری ہے۔ فیکٹری کے مالک کو ذاتی شنوائی کا نوٹس پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ1997 کے سیکشن16(1) کے تحت جاری کر دیا گیا ہے اور ذاتی شنوائی کی تاریخ 26.03.2018 مقرر کی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں ٹریفک کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*9398: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گاڑیوں کے اژدھام کی وجہ سے اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور شہر میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے بہتر انتظامات کر رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے صرف Peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے۔ ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاؤ کو برقرار رکھتی ہے بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہو جانے کی بدولت ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کے اہلکار فوری ایکسیڈنٹ والی جگہ پر پہنچ کر ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتے ہیں ملک میں دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر سکولز اور کالجز وغیرہ نے اپنی پارکنگ والی جگہیں بند کر دیں جس کی وجہ سے چھٹی کے اوقات میں سکولز اور کالجز کے باہر روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے تمام بڑے چوکوں میں peak hours کے دوران سگنلز بند کر دیئے جاتے ہیں اور ٹریفک پولیس کے اہلکار مینول طریقے سے ٹریفک کے بہاؤ کو برقرار رکھتے ہیں۔ بعض اوقات VVIP موومنٹ کے دوران سکیورٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند منٹ کے لئے ٹریفک کو روکنا پڑتا ہے تاہم اس کے بعد ٹریفک کی روانی کو یقینی بنایا جاتا ہے، لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے تاہم سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(ب) ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن (1915) بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک عدد ریڈیو چینل (FM88.6) بھی گاہے بگاہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔

مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ اپیلی کیشن Rasta بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔لاہور شہر میں کئی سڑکیں چوڑی کی جاچکی ہیں اور انڈر پاسز بن جانے کی بدولت ٹریفک کی روانی میں بھی بہتری آئی ہے تاہم ابھی بھی کچھ چوک تنگ (narrow) ہیں مثلاً شاہ کام چوک، ٹریفک کی روانی میں مزید بہتری کے لئے ایسے چوکوں کی redesigning کی اشد ضرورت ہے۔

گجرات شہر میں فضائی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*9702: حاجی عمران ظفر: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر کا SPM لیول کیا ہے؟

(ب) اس شہر کے کن کن علاقہ جات میں فضائی اور آبی آلودگی کا مسئلہ ہے اور یہ کن وجوہات کی بناء پر ہے؟

(ج) اس شہر میں محکمہ کے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس شہر میں فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کون کون سے منصوبہ جات پر کام جاری ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات پر سال 2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع گجرات میں ای پی اے لیب لاہور کی طرف سے 04.03.2015 میں ماحولیاتی آلودگی کا تجزیہ کیا گیا جس کے مطابق Suspended Particulate Matter کا لیول زیادہ پایا گیا۔ یہ

سروے اولڈ روڈ گجرات اور Industrial Estate Gujrat میں کیا گیا تھا۔ اس سروے کے مطابق باقی ماند Parameters جو کہ گیسوں کے متعلق تھے مقررہ حدود کے اندر پائے گئے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس شہر میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں موجود پنکھا ساز فیکٹریاں، پاٹری انڈسٹریز، پتھر پیسنے والے کارخانے اور سرگودھا روڈ پر رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، جی ٹی روڈ پر سروس فیکٹری، ضلع گجرات بالخصوص شادی وال روڈ، رحمان شہید روڈ، بھمبر روڈ وغیرہ پر ماربل یونٹ، میرج ہال اور دیگر کارخانے فضائی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ بھٹیوں میں ناقص ایندھن اور فیکٹریوں میں تیزاب کا استعمال اس کی بڑی وجہ ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں دفتر تحفظ ماحول ایک ہے اور منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 13 ہے جبکہ 6 سیٹیں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گجرات میں علیٰحدہ سے کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔ البتہ پنجاب لیول پر محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے مختلف منصوبہ جات بنائے جاتے ہیں۔ محکمہ ماحولیات کا کردار تحفظِ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے۔ ضلعی دفتر تحفظ ماحول گجرات نے روزانہ کی بنیاد پر ضلع بھر میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔

(ہ) 2017-18 میں ضلع گجرات میں علیٰحدہ سے کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔

لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9707: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کیا کیا خدمات سرانجام دی جارہی ہیں؟

(ج) کسانوں / کاشتکاروں کو مختلف حالات سے آگاہی کے لئے کتنے دفاتر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کا سال 2017-18 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کتنی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے کل 42 دفاتر ہیں جو کہ ایگریکلچر ہاؤس 21 ڈیوس روڈ، ملتان روڈ، کینال روڈ اور گلبرگ لاہور میں واقع ہیں۔

(ب) ان اداروں میں درج ذیل خدمات سر انجام دی جاتی ہیں:

شعبہ ریسرچ

- ❖ بی کیپنگ ریسرچ سب سٹیشن میں مگس بانی کے متعلق تکنیکی معلومات فراہم کرنا اور تربیتی کورس منعقد کروانا۔
- ❖ کاٹن ریسرچ سب سٹیشن رائیونڈ میں دیسی کپاس کی پیداوار سے متعلق تجربات
- ❖ لاہور ڈویژن میں مختلف فصلات پر کھاد کے تجربات کرنا اور ضروریات معلوم کرنا۔
- ❖ تجزیہ زمین کے ذریعے مختلف کھادوں کی سفارشات مرتب کرنا۔
- ❖ کلراٹھی اور شور زدہ زمین کی اصلاحات کے لئے سفارشات مرتب کرنا۔
- ❖ مارکیٹ میں موجود مختلف کمپنیوں کے پراڈکٹس کو چیک کرنا اور رپورٹ مرتب کرنا۔

شعبہ توسیع

- ❖ رجسٹریشن کے لئے کھاد کے نمونہ جات کا تجزیہ کرنا۔
- ❖ نئے خام مال جو کھاد میں استعمال ہوتے ہیں ان کا تجزیہ کرنا۔
- ❖ مختلف فصلات / باغات کے نمائشی پلاٹ لگانا۔
- ❖ بلاسود قرضہ جات کے حصول کے لئے کاشتکاروں کو LRMIS سنٹرز پر رجسٹریشن کروانا۔
- ❖ کھاد، بیج کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کروانا۔
- ❖ منصوبہ برائے پیداواری فروغ سبزیات۔
- ❖ بیماریوں سے پاک گندم کے بیج کی فراہمی کا منصوبہ۔

- کھادوں کے نمونہ جات کا حصول برائے تجزیہ۔
- غیر معیاری کھاد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا۔
- زرعی مداخل کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر رکھنا۔
- ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی زیر نگرانی زرعی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس۔

شعبہ اصلاح آبپاشی

- نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- غیر نہری علاقوں میں ٹیوب ویلوں کے کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- کسانوں کو مالی اعانت پر لیزر لینڈ لیولنگ یونٹ کی بذریعہ قرعہ اندازی و پختگی۔
- ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی مالی اعانت پر تنصیب۔
- ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی مالی اعانت پر فراہمی۔
- ٹنل فارمنگ کے لئے مالی اعانت کی فراہمی۔
- فارم کی سطح پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے تکنیکی معاونت۔

شعبہ فیلڈ

- زمین ہموار کرنے کے لئے سبسڈی پر بلڈوزر فراہم کرنا۔
- بذریعہ رزسٹیوٹی میٹر زمینی پانی چیک کرنا۔
- ٹیوب ویل لگانے کے لئے مشورے دینا۔

شعبہ پیسٹ وارننگ

- جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کا جائزہ لینا۔
- پیسٹی سائیڈ ڈیلرز اور ایکسٹینشن ایجنٹس کی ٹریننگ کا بروقت تحصیل و ضلعی سطح پر اہتمام کرنا۔

شعبہ فلوریکلچر

- پھولوں اور پھلدار پودوں پر ریسرچ، فلوریکلچر کی ٹریننگ۔
- جی آر او لاہور اور راولپنڈی میں کچن گارڈننگ کی سہولتوں کے علاوہ سکولوں اور کالجوں میں کچن گارڈننگ کی ٹریننگ۔
- جدید فلوریکلچر پروڈکشن ٹیکنالوجی کی ترویج اور پھولوں کو اگانے والے کسانوں کی فارم پر عملی تربیت۔

شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس

- ❖ تخمینہ پیداوار برائے فصلات

شعبہ پارب

- ❖ ذرائع ابلاغ کی مدد سے کاشتکاروں کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کی معلومات بہم پہنچانا۔
- ❖ محکمہ زراعت پنجاب کے دوسرے دفاتر کو غیر ملکی فنڈنگ سے چلنے والے اور پنجاب کے بڑے زرعی ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی اور پڑتال / جائزہ سے متعلق مدد فراہم کرنا۔
- ❖ زرعی تحقیقاتی اداروں کو (Competitive Grant System) کے ذریعے مختلف پراجیکٹ، زرعی سائنسدانوں کو بین الاقوامی کانفرنسز اور ورکشاپوں میں شمولیت کرنے، زراعت کے مختلف اداروں کو بین الاقوامی کانفرنسز منعقد کرنے اور زراعت سے منسلک اداروں کو جدید ٹیکنالوجی درآمد کرنے کے لئے مالی وسائل فراہم کرنا۔

شعبہ سوائل سروے

- ❖ زمینی وسائل کی فہرست تیار کرنا اور سرکاری اداروں کو ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کرنا۔

شعبہ مارکیٹنگ

- ❖ مارکیٹ کمیٹیوں کے ذریعے زرعی پیداواری کی خرید و فروخت کو باقاعدہ بنانا۔
- ❖ کاشتکار کو اس کی اجناس کا صحیح معاوضہ دلانے کے لئے بولی کے عمل کی نگرانی کرنا۔
- ❖ ضلعی انتظامیہ کی اتوار ورمضان بازاروں کے انعقاد میں معاونت کرنا۔

شعبہ فنڈبورڈ

- ❖ زرعی پیداوار منڈیوں کے قیام اور تعمیرات کے منصوبے بنانا اور مارکیٹ کمیٹیوں کو آسان اقساط پر قرضے جاری کرنا۔

(ج) کسانوں / کاشتکاروں کو مختلف حالات سے آگاہی کے لئے کل 42 دفاترز ہیں اور ان میں کل 1214 ملازمین کام کر رہے ہیں.

(د) ان تمام دفاتر کے سال 18-2017 کے مدوار بجٹ کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان تمام دفاتر میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 393 ہے۔زیادہ تر اسامیاں گزشتہ پانچ سال کے دوران خالی ہوئی ہیں جبکہ کچھ پانچ سال سے زائد عرصہ سے خالی ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جیسے ہی نئی بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گی ان اسامیوں پر تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا جبکہ پبلک سروس کمیشن پنجاب کے ذریعے بھرتی کا عمل جاری ہے۔

گجرات شہر میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9726: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر کی حدود میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سر انجام دیئے جاتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے سال 18-2017 کے بجٹ کی مدوار تفصیل دی جائے؟

(ہ) گجرات شہر میں یکم جنوری 2017 سے آج تک کتنے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلر کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) گجرات شہر کی حدود میں محکمہ زراعت کے سات شعبہ جات کے کل بارہ دفاتر ہیں۔ شعبہ جات کے دفاتر اور جائے مقام کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات شہر میں محکمہ زراعت کے کل 225 ملازم کام کر رہے ہیں۔عہدہ ، گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر میں درج ذیل فرائض سر انجام دیئے جاتے ہیں:

شعبہ توسیع

- مخصوص فصلات (گندم، دھان، گنا، سورج مکھی، کینولہ، چارہ جات اور سبزیات) کے لئے تربیتی پروگرام برائے کاشتکاران کا انعقاد۔
- نمائشی پلاٹس (ربیع، خریف) کی کاشت۔
- کھادوں کی قیمتوں اور ان کے معیار کو بذریعہ نمونہ جات اور چھاپہ جات یقینی بنانا۔
- کھادوں کی زائد قیمتوں پر فروخنگی پر موقع پر جرمانہ۔
- کسان کارڈ کے حصول کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن۔
- بلاسود کسانوں تک قرضہ جات کی فراہمی کے لئے کسانوں کی LRMIS سنٹرز پر رجسٹریشن کروانا

شعبہ اصلاح آبپاشی

- نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- غیر نہری علاقوں میں ٹیوب ویلوں کے کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- کسانوں کو مالی اعانت پر لیزر لینڈ لیولنگ یونٹ کی بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی۔
- ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کی مالی اعانت پر تنصیب۔
- ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی مالی اعانت پر فراہمی۔
- ٹنل فارمنگ کے لئے مالی اعانت کی فراہمی۔
- فارم کی سطح پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے تکنیکی معاونت۔

شعبہ رریسرچ

- زمین و پانی کے نمونے جمع کرنا اور تجزیہ کرنا۔

شعبہ فیلڈ

- زمین ہموار کرنے کے لئے بلڈوزرز کی سبسڈی پر فراہمی۔
- زمینی پانی چیک کرنے کے لئے رزسٹیویٹی میٹر سے سروے

شعبہ پیسٹ وارننگ

- پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔
- خالص زرعی ادویات کی فراہمی کے لئے زرعی ادویات چیکنگ اور سیمپلنگ۔

شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس

- تخمینہ پیداوار برائے فصلات۔

شعبہ مارکیٹنگ

- ریکوری مارکیٹ فیس ولائسنس فیس۔
- سبزی وغلہ منڈیوں میں آکشن کی نگرانی کرنا۔
- روزانہ کی بنیاد پر سبزی و پھل کی ریٹ لسٹ مرتب کرنا۔
- مراکز خرید گندم پر زمینداروں کو سہولیات (از قسم شامیانے، کرسیاں، میز، ٹھنڈا پانی) فراہم کرنا۔
- رمضان بازار میں فیئر پرائس شاپ کا انعقاد کرنا۔

(د) ان دفاتر کے لئے 18-2017 کے بجٹ کی مدوار اور شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2017 سے آج تک گجرات شہر میں شعبہ پیسٹ وارننگ اور شعبہ توسیع کی طرف سے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلرز کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان میں زمین ہموار کرنے کے لئے بلڈوزر کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*9737: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زمین ہموار کرنے کے لئے محکمہ زرعی انجینئرنگ بہاولپور / ملتان / ڈیرہ غازی کے پاس علیحدہ علیحدہ کتنے بلڈوزر ہیں یہ کب خرید کئے گئے فی بلڈوزر کیا مالیت ادائیگی کی گئی اوران کی اوسطاً استعمال کی مدت کتنی ہے؟

(ب) کتنے خراب ہو کر ناکارہ ہو گئے ہیں اور حکومت آئندہ مالی سال 19-2018 کے لئے کیا مزید بلڈوزر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنی رقم مختص کی جارہی ہے؟

(ج) بہاولپور ڈویژن میں ضلع وار کتنا رقبہ ایسا ہے جسے ہموار کیا جانا مطلوب ہے اور اس کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے اور کیا ماسٹر پلان ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) محکمہ زرعی انجینئرنگ بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے پاس کل 101 بلڈوزرز ہیں۔ڈویژن اور ضلع وار تفصیل اس طرح سے ہے:

نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد
بہاولپور	42	ملتان	24	ڈیرہ غازی خان	35
نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد
بہاولپور	16	ملتان	9	ڈیرہ غازی خان	17

ماڈل	قیمت
1985-86	11لاکھ72ہزار روپے
1988-89	16لاکھ59ہزار روپے
1992-93	38لاکھ82ہزار480روپے
اوسط لائف	11ہزار گھنٹے

(ب) یہ بلڈوزر گزشتہ 25 تا30 سال سے چل رہے ہیں اور اپنی اوسط لائف جو کہ 11 ہزار گھنٹے ہے سے چار گنا زیادہ چل چکے ہیں۔مالی سال2017-18 میں ملتان ریجن میں کسان package کے تحت77 بلڈوزر مکمل اور جزوی طور پر مرمت کئے گئے ہیں لیکن یہ تمام بلڈوزر replaceable ہیں۔جہاں تک نئے بلڈوزر خریدنے کا تعلق ہے اس سلسلے میں محکمہ نے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ج) بہاولپور ڈویژن میں اس وقت کل 4لاکھ59ہزار420 ایکڑ رقبہ ایسا ہے جو ہموار کیا جانا مطلوب ہے۔ ضلع وار قابل استعمال ناہموار رقبہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	ناہموار رقبہ	نام ضلع	ناہموار رقبہ	نام ضلع	ناہموار رقبہ
بہاولپور	1لاکھ48ہزار200 ایکڑ	رحیم یار خان	2لاکھ27ہزار240ایکڑ	بہاولنگر	83ہزار980ایکڑ

بہاولپور ڈویژن میں اس وقت 42 بلڈوزر کام کر رہے ہیں جن کے ساتھ اس سال 9ہزار ایکڑ رقبہ ہموار کیا جائے گا البتہ مزید نئے بلڈوزروں کے اضافے سے ناہموار رقبہ زیر کاشت لانے کے لئے استعداد کار بڑھائی جاسکتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ حلقہ پی پی-130 میں فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9038: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی۔130 میں کون کون سی فیکٹریاں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی۔130 میں موجود فیکٹریوں سے نکلنے والے آلودہ پانی سے قرب و جوار کے لوگوں میں ہیپاٹائٹس کا مرض پایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ شہر اور گردونواح پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ ذیل کارخانے ہیں:

1. سرجیکل / زرعی آلات۔9
2. سٹیل فرنس۔11
3. رائس ملز۔15
4. آئل اور گھی ملز۔1
5. سویٹ اینڈ بیکرز۔1
6. کولڈ سٹوریج۔5 وغیرہ۔

(ب) حلقہ پی پی۔130 میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کرتے ہوئے ماحولیاتی آرڈر جاری کئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی زیر سماعت ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: تھانہ شالامار میں درج مقدمات کی تفصیل

*9138: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم مارچ 2017 تا 31۔مارچ 2017 تھانہ شالامار لاہور میں درج مقدمہ جات کے نمبر، مدعی اور ملزمان مقدمہ کا نام و پتاجات بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات CCPO لاہور کے احکامات پر درج ہوئے ان کے نمبرز اور ملزمان کے نام بتائیں؟

(ج) سی سی پی اولاہور کی جانب سے درج ہونے والے مقدمہ جات کی تفتیش کن کن افسران نے کی، کتنے مقدمہ جات جھوٹے ثابت ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت انصاف کی خاطر سی سی پی اولاہور کی جانب سے درج کردہ مقدمہ جات کی تفتیش کسی غیر جانب ادارے سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم مارچ 2017 تا 31۔ مارچ 2017 کے دوران تھانہ شالامار میں کل 97 مقدمات کا اندراج کیا گیا، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنابCCPO لاہور صاحب کے احکامات پر تھانہ ہذا میں کوئی مقدمہ درج نہ کیا گیا، تاہم مقدمات کا اندراج قابل دست اندازی جرم سرزد ہونے کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

(ج) تھانہ شالامار میں مارچ 2017 کے دوران کوئی ایسا مقدمہ درج نہ ہوا ہے جو جنابCCPO صاحب کے حکم پر درج کیا گیا ہو اور جھوٹا اور قابل اخراج پایا گیا ہو۔

(د) تھانہ شالامار میں جنابCCPO صاحب کے براہ راست احکامات پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

لاہور شہر میں ٹریفک وارڈنز کی ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

*9401: محترمہ شنیلاروت: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں اس وقت کل کتنے ٹریفک وارڈنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ان وارڈنز کی ڈیوٹی کو چیک کرنے کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں نیز ہر بڑے چوک پر کتنے اہلکار تعینات کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک وارڈنز کی ڈیوٹی ہونے کے باوجود اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے اور وارڈنز موجود نہیں ہوتے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

1. سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں اس وقت 2855 ٹریفک وارنز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ٹریفک سٹاف کی ڈیوٹی چیک کرنے کا ایک پراپر سسٹم موجود ہے۔ سٹی ٹریفک لاہور میں کل 34 ٹریفک سیکٹرز ہیں جن میں دونوں شفٹوں میں ایک ایک شفٹ / سیکٹر انچارج اور ڈیوٹی آفیسر تعینات ہیں جو نہ صرف متعلقہ ٹریفک سٹاف کی ڈیوٹی کو manage کرتے ہیں بلکہ گاہے بگاہے پوائنٹ ٹو پوائنٹ جا کر ان کو چیک بھی کرتے ہیں اگر کوئی ٹریفک سٹاف غیر حاضر پایا جائے تو اس کی فوری غیر حاضری نوٹ کی جاتی ہے اور ان غیر حاضران کو punishment دینے کا ایک سسٹم موجود ہے علاوہ ازیں متعلقہ ٹریفک آفیسرز اور زیر دستخطی بھی گاہے بگاہے ٹریفک سٹاف کو چیک کرتے ہیں لہذا اتنے پراپر سسٹم کی موجودگی میں کسی ٹریفک وارڈن کا اپنے پوائنٹ سے غائب ہو جانا اور افسران بالا کی نظروں میں نہ آنا ممکن نہ ہے۔

لاہور شہر میں ہر چوک میں ٹریفک کے دباو کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔اس سلسلہ میں روزانہ کی بنیاد پر متعلقہ ڈیوٹی افسران ڈیوٹی روسٹر تیار کرتے ہیں۔

یہ سوال کہ ٹریفک وارڈنز کی موجودگی میں اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے درست نہ ہے۔وجوہات درج ذیل ہیں۔

(ب)

1. لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے صرف peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے۔ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاو کو برقرار رکھتی ہے۔

2. بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہو جانے کی بدولت ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کے اہلکار فوری ایکسیڈنٹ والی جگہ پر پہنچ کر ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتے ہیں۔

3. ملک میں دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر سکولز اور کالجز وغیرہ نے اپنی پارکنگ والی جگہیں بند کر دیں ہیں جس کی وجہ سے چھٹی کے اوقات میں سکولز اور کالجز کے باہر روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

4. تمام بڑے چوکوں میں peak hours کے دوران سگنلز بند کر دیئے جاتے ہیں اور ٹریفک پولیس کے اہلکار مینوئل طریقے سے ٹریفک کے بہاؤ کو برقرار رکھتے ہیں۔

5. بعض اوقات VVIP موومنٹ کے دوران سکیورٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند منٹ کے لئے ٹریفک کو روکنا پڑتا ہے تاہم اس کے بعد ٹریفک کی روانی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

6. لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی بدولت گاڑیوں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے تاہم سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

7. ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ(www.ctpl.gop.pk)بلکہ ہیلپ لائن(1915) بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک عدد ریڈیو چینل(FM88.6) بھی گاہے بگائے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ایپلی کیشن Rasta بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

8. لاہور شہر میں کئی سڑکیں چوڑی کی جاچکی ہیں اور انڈر پاسز بن جانے کی بدولت ٹریفک کی روانی میں بھی بہتری آئی ہے تاہم ابھی بھی کچھ چوک تنگ (narrow) ہیں مثلاً شاہ کام چوک، ٹریفک کی روانی میں مزید بہتری کے لئے ایسے چوکوں کی redesigning کی اشد ضرورت ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حاجی صاحب!

قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا بل پاس کرنے پر معزز ایوان کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ 4۔ مئی کو اس ایوان میں قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا بل پاس ہوا جس کے mover ڈاکٹر سید وسیم اختر تھے۔ میں نے بھی اس حوالے سے ایک پرائیویٹ بل پیش کیا ہوا تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے بل پاس ہونے کے بعد کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ میں اس حوالے سے بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی بنیاد "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ہے۔ ہمارے ملک کی بنیاد نظریاتی بنیاد ہے۔ اس ملک میں 70 سال کے بعد تعلیمی اداروں میں قرآن مجید کو قانونی طور پر ایک subject کے طور پر شامل کرنے کے لئے اس ایوان نے بل پاس کیا اس کے لئے rules suspend کئے گئے جو آپ کی مہربانی تھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سعادت ڈاکٹر سید وسیم اختر کے حصہ میں آئی ہے۔ میں بھی اس کا mover تھا۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے rules suspend کر کے اس بل کو اہمیت دی اور اس ایوان نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم الیکشن میں جا رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے میں اس پر پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، مہربانی۔ اس کی assent copies وزیر اعلیٰ کے پاس جا چکی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ایک معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میڈیا میں بھی آیا ہے کہ میرے حلقہ کے منصور نامی شخص جو تین بچوں کا باپ تھا اس کو پولیس نے 21-اپریل کو اٹھایا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس یا کوئی تحریک لائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ٹائم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایف آئی آر نمبر بتا دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آصف محمود صاحب لکھ کر دے دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم کل definitely اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہری اور دریائی پانی کی کم یابی کے لئے سرائیکی وسیب کے شاعر کا ایک نوحہ ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ:

میں تسی میڈی روہی تسی
میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! یہ نوحہ اس وقت لکھا گیا جب پانچ دریا چلتے تھے ہیڈ پنجند پر پورا اور بھرپور پانی ہوتا تھا۔ اس وقت بھی روہی روہی تھی۔ اب تو مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ سارا پنجاب اور سارا پاکستان روہی بنتا جارہا ہے۔ دریائی پانی اور نہری پانی کی کمی پر کسی کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

سرکاری کارروائی

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Fertilizers Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Fertilizers Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial

Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agriculture for report upto 28th May 2018.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Tahir Khalil Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Legal Aid Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Legal Aid Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Legal Aid Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (MR KHALIL TAHIR SINDHU): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

MR SPEAKER: First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 20

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

Now, the motion move and the question is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 13

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Witness Protection Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it and the amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 17

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Service and General Administration, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Service and General Administration, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 53

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (MR KHALIL TAHIR SINDHU): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

> Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 16

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 16 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza

Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

None is present and same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga,

Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

None is present and same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 33

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these, the question is:

"That Clauses 3 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood MPA, PP-9

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں پورے ایوان، اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن ممبران کا جنہوں نے کچھ ترامیم میں حصہ لیا اور کچھ ترامیم میں بھی بائیکاٹ کیا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب کل یا پرسوں سیشن ختم ہو گا لیکن اس کے باوجود پنجاب اسمبلی یہ واحد اسمبلی ہے جس نے ان پانچ سالوں میں 191 مفاد عامہ کے Bills پاس کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ ایک تاریخی کام ہے۔ پورے پنجاب میں سب سے زیادہ Bills ہیں ہیں جن میں پوری community کو اور ہر بندے کو خاص طور پر خواتین کے حوالے سے، Bonded labours کے حوالے سے، Human Rights کے حوالے سے، Minorities کے حوالے سے، ایگریکلچر کے حوالے سے تمام کے تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کو بھی بہت مبارکباد کہ آپ نے بھی بڑی patience کے ساتھ ہماری یہ باتیں سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہٰذا اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 17۔ مئی 2018 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعرات، 17۔ مئی 2018

(یوم الخمیس، یکم رمضان المبارک 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 4

159

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18

1۔ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 پر عام بحث

2۔ ضمنی مطالبات زر برائے سال 2017-18 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر 1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ 60 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدمالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 64 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو5 کروڑ52 لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔

160

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2۔ارب75 کروڑ92 لاکھ 89ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 9 تا 17 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو82 کروڑ27 لاکھ 41ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 18 تا 23 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم 5 کروڑ25 لاکھ 63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 24 تا 25 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو5۔ارب60 کروڑ76 لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 26 تا 35 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو19۔ارب86 کروڑ33 لاکھ 17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 36 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو17۔ارب16کروڑ27لاکھ57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18کے صفحات46 تا 84ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو7۔ارب60کروڑ36لاکھ19ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات85 تا88 ملاحظہ فرمائیں۔

161

مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو7کروڑ65لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کاصفحہ 89 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک۔ارب69کروڑ89لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدامور پرورش حیوانات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کے صفحات 90تا101ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو15کروڑ89لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدامداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کاصفحہ 102 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو75کروڑ88لاکھ38ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کے صفحات 103 تا104ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو50 کروڑ3لاکھ79ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30۔جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپربسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 105 تا114ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک۔ارب،44 کروڑ75لاکھ64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30۔جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپر بسلسلہ مد شہری تعمیرات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال18-2017 کے صفحات 115 تا117ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو58 کروڑ54لاکھ30ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30۔جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپربسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 118 تا119ملاحظہ فرمائیں۔

162

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو10لاکھ62ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سٹیشنری اینڈپرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18کا صفحہ120 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3 کروڑ9لاکھ97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30۔جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپربسلسلہ مد شہری دفاع برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18کاصفحہ121ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو18 کروڑ91لاکھ74ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30۔جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپربسلسلہ مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18کے صفحات122 تا 123ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 2- ارب 84 کروڑ 59 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 124 تا 135 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 19- ارب 10 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شاہرات وپل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2018-2017 کے صفحات 136 تا 188 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد افیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 189 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 190 ملاحظہ فرمائیں۔

163

مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔-	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 191 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 192 تا 193 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر28

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 194 تا 242 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر29

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب خانہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کا صفحہ 243 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر30

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 244 تا 251 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر31

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 252 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر32

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 253 ملاحظہ فرمائیں۔

164

مطالبہ نمبر33

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سبسڈیز برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کے صفحات 254 تا255 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 256تا 287ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 288 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ترقیات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 289تا 538ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی و تحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 539 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ٹاؤن ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال18-2017 کا صفحہ 540 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 541 تا590ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر40

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 591 ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

167

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعرات، 17۔ مئی 2018

(یوم الخمیس، یکم رمضان المبارک 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر ایک بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب **سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَ جَعَلۡنَا جَہَنَّمَ
لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ﴿۸﴾ اِنَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ہِیَ اَقۡوَمُ وَ
یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا
کَبِیۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ اَعۡتَدۡنَا
لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۰﴾ وَ یَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ
بِالۡخَیۡرِ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنی اسرآئیل آیات **8 تا 11**

امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے، اور اگر تم پھر وہی (حرکتیں) کرو گے تو ہم بھی (وہی پہلا سا سلوک) کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے (8) یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار

کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفیٰ عطا ہو پھر اِذن حاضری کا
کرلوں نظارہ آکر پھر آپ کی گلی کا
اک بار پھر دکھا دو رمضان میں مدینہ
بے شک بنا لو آقا مہمان دو گھڑی کا
روتا ہوا پھر آؤں داغِ جگر دِکھاؤں
افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بے کسی کا
پھر سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں
اب اِذن دے دو آقا پھر مجھ کو حاضری کا

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور ضمنی بجٹ برائے 2017-18 پر عام بحث ہو گی اور آپ نے جو cut motions دی ہیں اُن پر guillotine پانچ بجے apply ہو گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے آپ میری بات سنیں۔ یہ بات نہ کیا کریں۔ جب Chair کی طرف سے کوئی بات ہو رہی ہو تو آپ پہلے سن لیا کریں اُس کے بعد بے شک اپنی بات کریں۔ عام بحث میں جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو لکھوا دیں۔ بحث کا آغاز لیڈر آف دی اپوزیشن سے کرتے ہیں۔ جی، محترمہ! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگر پوائنٹ آف آرڈر valid ہو گا تو ضرور سنوں گا اور valid نہیں ہو گا تو پھر اس کو کارروائی کا حصہ نہیں بننے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم ضمنی بجٹ پر بات کرنے جا رہے ہیں لیکن میں اس سے پہلے آج کے دن کے حوالے سے چند گزارشات کرنا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے لیکن گزارشات نہیں ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کس بات کا؟

اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر معزز ایوان کی تعریف و تحسین

محترمہ فائزہ احمد ملک: ہمارا سب کا پانچ سال کا ٹائم گزرا چاہے اچھا یا بُرا وہ آنے والا وقت ہی طے کرے گا۔ میں تھوڑی emotional ہو گئی تھی۔ اس ملک میں جمہوریت کا سفر جو آج اختتام ہونے جا رہا ہے ہم سب کو اسے appreciate کرنا چاہئے اور آج اس موقع پر تیسری اسمبلی لیکن اگر جمہوری اسمبلی کہیں تو دو جمہوری اسمبلیوں نے یہ tenure پورا کیا ہے۔ یہ وہ جمہوریت ہے جس کے لئے ہمارے بڑوں نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور اتنی قربانیاں کہ اگر اُن قربانیوں کی کتاب لکھنے لگیں تو ایک بہت اچھی تاریخ رقم ہو سکتی ہے۔ یہاں حکومتی اور اپوزیشن کے بہن بھائی سب بیٹھے ہیں تو میں یہ کہوں گی کہ ہم سب کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کا ہم کچھ حصہ پورا کر کے جا رہے ہیں لیکن ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ جس aim کو حاصل کرنے اور اس صوبے کے لوگوں کی خاطر جس مقصد کے لئے ان ایوانوں میں آئے ہیں اُس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت چلتی رہے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جمہوریت تب ہی چلتی ہے جب رواداری اور برداشت کو لے کر چلیں لیکن جب رواداری اور برداشت کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر تیسری قوت کو موقع ملتا ہے جو ہمارے اوپر قبضہ کرتی ہے۔ ہمیں آخری دن یہ عہد کرنا ہے کہ ہمیں اس ملک میں کوئی تیسری قوت نہیں چاہئے بلکہ ہمیں اس ملک میں جمہوریت اور اس ملک کے ایوان چاہئیں۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارا چونکہ دلوں کا روحانی رشتہ ہے اور ہم نے عوام کے ساتھ جو عہد اس اسمبلی میں آ کر کیا ہے اس کو پورا کرنا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم میں سے بہت سارے لوگ اگلی اسمبلی میں نہیں ہوں گے لیکن جو لوگ ہوں گے اُن کو یہ چاہئے کہ اس پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اُن کی خاموشی اور اُن کی ہاں دونوں اس بات پر مربوط اور منحصر ہیں کہ یہ پارلیمنٹ کتنی مضبوط ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن جب تک اس ملک میں آئین اور پارلیمنٹ مضبوط نہیں ہو گی میں نہیں سمجھتی کہ ہم عوام کو وہ relief دے سکیں گے جس کا وعدہ ہم اُن سے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ماشاء اللہ شاباش۔ بڑی مہربانی اور اب ذرا میاں صاحب کو ٹائم دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ایک سیاسی ورکر ہوں اور بالکل اس چیز کی خواہش رکھتی ہوں کہ اس ملک میں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے بڑوں نے قربانیاں دی ہیں جس میں ہم نے بھی کچھ حصہ ڈالا ہے لہٰذا ہمیں اس حصے کو نبھانے کے لئے جمہوریت کو لے کر چلنے کا جو صحیح راستہ ہے اُس کو لے کر چلنا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ شاباش۔ لیڈر آف دی اپوزیشن!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ اب اُن کو بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث

جناب سپیکر: جی، میں نے ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث کے لئے قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے۔ آپ کوئی بحث کرنا چاہتی ہیں تو بعد میں کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ضمنی بجٹ پر ہم بحث کرنے چلے ہیں۔ عام طور پر آج سے چند سال پہلے ضمنی بجٹ کی کوئی روایت نہیں تھی۔ اگر کوئی urgent, miscellaneous, unseen and unavoidable اخراجات ہوتے تھے جو کروڑوں یا چند ارب روپوں میں ہوتے تھے لیکن اب افسوس کے ساتھ کہ ضمنی بجٹ ایک باقاعدہ روایت بن چکی ہے۔ ہم اپنے سالانہ بجٹ میں آمدن اور اخراجات کا جو تخمینہ دیتے ہیں اُس سے باہر نکل کر اربوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ ضمنی اور re-appropriation کے نام پر، وہ انتہائی ضروری شعبہ جات جن کے بارے میں سالانہ بجٹ کے اندر مختص فنڈز ہیں، ان کو نکال کر اپنی وقتی ضرورت، سیاسی فائدے اور political motives کے تحت وہ اربوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ 85۔ارب 40 کروڑ روپے ضمنی بجٹ کا حجم ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ ایک ماہر معاشیات بھی ہیں تو ہمارا خیال تھا کہ پچھلے تین چار بجٹ انہوں نے پیش کئے ہیں اور شاید اس میں کوئی بہتری آئے گی لیکن افسوس کے ساتھ اس ساری کتاب کا میں نے سرسری سا مطالعہ کیا ہے اگر اسے go through کریں تو انتہائی poor financial discipline ہمیں نظر آتا ہے کیونکہ austerity، بچت، فضول خرچی کے خاتمے کے اور سادگی کے تمام تر دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن جو وزیر خزانہ ہیں، نے بھی شاید حکمرانوں کی خواہشات، ان کی پسند و ناپسند، ان کی ذاتی priorities، ان کے political motives کے آگے surrender کر دیا اور وہ جو بہت شہرت تھی ان کی کہ یہ بہت بڑی economist ہیں اور یہ صوبے کو سیدھا کر دیں گی، financial discipline لے کر آئیں گی اور بجٹ سے باہر دائیں بائیں نہیں ہوا جائے گا تو وہ ہمارا سارا خواب ادھورا رہ گیا اور وہ شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ بقول شاعر:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

جناب سپیکر! سب سے پہلے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے اخراجات میں 6 کروڑ 46 لاکھ روپے اضافہ ہو گیا۔ 17-2016 کے بجٹ میں چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے سالانہ اخراجات کے لئے 43 کروڑ روپے بجٹ میں رکھے گئے لیکن 72 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ 18-2017 میں 43 کروڑ روپے سے بڑھا کر 49 کروڑ روپے بجٹ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے لئے رکھا گیا۔ اب اس میں 6 کروڑ 46 لاکھ روپے کا مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ اسے ماہانہ پر لے جائیں تو تقریباً پونے پانچ کروڑ روپے ایک مہینے کا خرچہ بنتا ہے اور اگر آپ روزانہ پر لے جائیں تو تقریباً 17 لاکھ روپے یومیہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے اوپر خرچ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مقروض صوبہ جس کے مقروض عوام اور اس پنجاب کی دھرتی کا بچہ بچہ لاکھوں روپے کا مقروض ہے تو اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کو جو خود کو خادم اعلیٰ کہلائیں، کیا انہیں زیب دیتا ہے کہ 17 لاکھ روپے روزانہ وہ ڈکار جائیں، سادگی کے دعوے کہاں گئے؟ عام آدمی کی بہتری کی بات کرنے والے وزیر اعلیٰ اگر اپنے گھر سے شروع نہیں کریں گے تو

وہ کیسے صوبے کو بدل سکتے ہیں اور وہ نہیں بدل سکے۔دس سال گزر گئے اور شاید کسی وزیراعلیٰ کو اتناcontinues periodملا ہو جتنا خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو ملا لیکن افسوس کے ساتھ وہ اپنے قول وفعل کے اندر مطابقت ظاہر نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ سادگی کی باتیں کرنا اور انقلابی نغمے گنگنانا لیکن اپنی ذاتی زندگی، اپنے اخراجات پر اتنا خرچ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر ہم قرون اولیٰ میں چلے جائیں، اپنے اسلاف کی طرف دیکھیں، خلیفہ وقت کی زندگیوں پر نظر ڈالیں اور اپنی اسلامی تعلیمات کے اوپر چلے جائیں تو کیاmatch کرتا ہے؟ آپ کے یہ دعوے، آپ کے یہ جمہوریت کے نعرے اور آپ کے انقلابی نغمے بالکل ایک ڈھکوسلہ ہے کیونکہ آپ کے ذاتی اخراجات ہر سال کروڑوں روپے کے حساب سے بڑھتے چلے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے کے عوام کے خون پسینے کا پیسا اس طرح سے اڑایا گیا جسے ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اتنے پیسے یعنی 17 لاکھ روپے روزانہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر!17 ہزار روپے کی بات ہوتی تو آدمی خاموش ہو جاتا ہے،ایک لاکھ 17 ہزار روپے کی بات بھی ہوتی تو خاموش ہو جاتا ہے، پانچ لاکھ روپے روزانہ کی بھی بات ہوتی تو آدمی خاموش ہو جائے لیکن 17 لاکھ روپے روزانہ خرچ ہونے پر ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ 18۔ ایچ ماڈل ٹاؤن اور اس کے علاوہ پانچ سات جو دفاتر بنے ہوئے ہیں جہاں پر پارٹی کا کام ہوتا ہے، وہاں پر کھانے، وہاں کے utility Bill، وہاں کیmeetings کے اخراجات اور یہ ساری چیزیں سرکاری کھاتے سےsupply ہوتی ہیں؟ اگر یہ اسی طرح ہے اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ہے تو یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے کہ ہم سرکاری خزانے پر اتنا بوجھ ڈالیں اور چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے اپنے سیاسی دفاتر کو چلائیں۔

جناب سپیکر!ضمنی بجٹ کے صفحہ 230 سیریل نمبر69 "جاتی امرا میں رینجرز کی تعیناتی پر ادا کئے گئے ایک کروڑ 41لاکھ روپے" ہیں۔ جاتی امرا میں کون رہتا ہے؟ کیا یہ پنجاب کے غریب، مقروض، مظلوم، بے کس اور بے چارے عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہاں پر ایک سابق وزیراعظم رہتے ہیں یا ان کی فیملی کے افراد رہتے ہیں جن کی حفاظت اور تحفظ کے لئے رینجرز تعینات کی جائے؟ ہزاروں پولیس

والے تو ایک طرف رہے یہ رینجرز کے لئے ہم ایک کروڑ 41 لاکھ روپے دے رہے ہیں جس کی کوئی justification نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے کہ آپ کے عوام کو اپنی جان و مال کے تحفظ کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور ہم کروڑوں روپے چند افراد کی حفاظت کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ پنجاب پولیس کہاں ہے، ایلیٹ کہاں ہے، آپ کی ڈالفن فورس کدھر ہے اور آپ کے قومی محافظ کدھر ہیں؟ وہ ساری forces وہاں پر متعین ہیں لیکن اس کے بعد آپ نے وہاں پر رینجرز کو بھی لگا دیا ہے جس کو ایک کروڑ 41 لاکھ روپے دینے پر مجبور ہوئے ہیں تو کوئی اس رقم کو justify نہیں کر سکتا کہ یہ ایک جائز خرچہ ہے اور رینجرز کو شاہی خاندان کی حفاظت کے لئے اتنے پیسے دیں؟

جناب سپیکر! اسی ضمنی بجٹ کی کتاب کے صفحہ 218 سیریل نمبر 3 پر گورنر صاحب کے علاج پر 53 لاکھ روپے کے اخراجات آئے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ کیا گورنر پنجاب کوئی اور مخلوق ہیں، کیا وہ ہمارے جیسے انسان نہیں ہیں اور کیا وہ پنجاب کے 11 کروڑ عوام جیسے نہیں ہیں؟ ان کا خون اور طرح کا ہے اور ان کا جسم اور طرح کا ہے؟ 53 لاکھ روپے لوگوں کے ٹیکس کے پیسے سے ایک گورنر باہر جا کر علاج کرواتا ہے۔ کیا وہ یہاں پی آئی سی میں علاج نہیں کروا سکتے تھے جہاں ساری دنیا کروا رہی ہے؟ آپ کے تو بڑے دعوے ہیں کہ ہمارے کارڈیالوجی کے equipment بڑے اچھے ہیں۔ حکمران خاندان کی یہ روش ہے کہ اگر ان کے کسی بچے کو بھی چھینک آ جائے تو سپیشل جہاز پر لندن چلے جاتے ہیں اور وہاں سے چیک اپ کروا کے آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنر صاحب جن کو ہم پہلے ہی کروڑوں روپیہ دے رہے ہیں ان کا کیا کام ہے؟ 400 کنال کا محل ان کے زیر استعمال ہے، ساڑھے تین ہزار افراد ان کی آؤ بھگت کے لئے ہے، ہٹو بچو کے لئے ہے، ان کی خدمت پر مامور ہیں اور پھر بھی یہ 53 لاکھ روپیہ ان کے بیرون ملک علاج و معالجہ پر خرچ ہوا ہے It is very shameful یہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہیں پاکستانی ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس spirit کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا اور اسی ملک کے اندر، اسی پنجاب کے اندر یہاں کارڈیالوجی ہسپتال میں اپنا علاج کروانا چاہئے تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یہ 53 لاکھ روپیہ جو اس صوبے کے غریب عوام کا ہے اسے بچایا جا سکتا تھا اور اسے کسی اور جگہ پر خرچ کیا جا سکتا تھا۔

جناب سپیکر! اس میں سینکڑوں چیزیں ہیں اور ہر چیز پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے اور رمضان کی وجہ سے موٹی موٹی چیزوں کو touch کر رہا ہوں۔ خواجہ حارث کو ایک انٹرا کورٹ اپیل کے لئے 55 لاکھ روپیہ فیس دی گئی ہے۔ یہ صفحہ نمبر 230 سیریل نمبر 70 ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ "مال مفت دل بے رحم" ہے۔ آپ کا ایڈووکیٹ جنرل اور اس کا پورا سیکرٹریٹ کس مرض کی دوا ہے؟ آپ سالانہ کروڑوں روپیہ ان کے اوپر خرچ کرتے ہیں، ان کے پاس قیمتی گاڑیاں ہیں، درجنوں پائے کے وکلاء ہیں کیا وہ اس اہل نہیں ہیں کہ انٹرا کورٹ اپیل میں وکیل کے طور پر پیش ہو سکیں؟ پھر ان سب کو dismiss کر دینا چاہئے اور وہاں پر کوئی competent لوگ بٹھانے چاہئیں۔ یہ اقرباء پروری اور pick and choose کے ذریعے نااہل لوگوں کو اگر آپ نے اتنے بڑے عہدوں پر بٹھایا ہوا ہے اور جو انہیں اختیارات تفویض کئے ہوئے ہیں اگر وہ اس کے اہل نہیں ہیں تو انہیں dismiss کر دینا چاہئے۔ اگر آپ نے کسی اہم کیس کی وکالت کے لئے، اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے اور ریلیف لینے کے لئے اس طرح کے وکیلوں کو آدھا آدھا کروڑ اور کروڑ کروڑ روپیہ فیسیں دینی ہیں تو پھر ایڈووکیٹ جنرل آفس کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ میں اس پر سخت معترض ہوں کہ 55 لاکھ روپیہ، اگر پانچ لاکھ روپیہ دیا ہوتا تو کوئی justification تھی، دس لاکھ دیا ہوتا تو بھی justify ہو سکتا تھا لیکن 55 لاکھ روپیہ دینا، کہیں ایسا تو نہیں کہ جو آج وہ احتساب عدالت میں پیشیاں بھگت رہے ہیں تو ان کی فیس ادھر سے گئی ہو؟ یہ لوگوں میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ 55 لاکھ روپے جو پنجاب کے خزانے سے گیا ہے یہ قابل گرفت بات ہے اور کسی صورت بھی اس پریکٹس کو repeat نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اسی ضمنی بجٹ کے صفحہ نمبر 228 اور سیریل نمبر 56 پر آئیں تو کیبنٹ ڈویژن کو 12 کروڑ 16 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ ہیلی کاپٹر کا کرایہ۔ پنجاب حکومت کے پاس اپنا بھی ہیلی کاپٹر تھا اگر نہیں تھا تو لے لینا چاہئے تھا۔ پچھلی دفعہ بڑا چرچہ سنا تھا کہ ایک ارب سے زائد روپے کا کوئی رشیئن ہیلی کاپٹر خرید لیا گیا ہے۔ یہ جو 12,13 کروڑ روپیہ ہیلی کاپٹر کے کرائے کی مد میں دیا گیا اس میں کون سیر سپاٹے کر تا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میری بہن محترمہ وزیر خزانہ نے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کبھی سیر نہیں کی ہو گی اور کسی منسٹر نے بھی نہیں کی ہو گی تو پتا لگانا چاہئے کہ یہ 12,13 کروڑ روپیہ کس پر خرچ ہوا ہے، لوگوں کے ٹیکس کا پیسا کس ضرورت کے تحت خرچ کیا گیا، کون سی urgency تھی، کون سی مصیبت ٹوٹی ہوئی تھی اور کون سی ایسی وجہ تھی کہ جس کے لئے یہ کروڑوں روپیہ لگایا گیا؟ اگر اس خرچے کو آپ مہینے کے حساب سے دیکھیں تو ایک کروڑ سے زائد رقم بنتی ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ یہ پنجاب کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ یہ 12,13 کروڑ روپے کی رقم کو کسی بھی طرح سے justify نہیں کیا جا سکتا کہ آپ کیبنٹ ڈویژن کو 12 کروڑ 16 لاکھ روپیہ ہیلی کاپٹر کے کرائے کی مد میں دے دیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن پر انہوں نے 18,19۔ارب روپے کی بڑھوتی دکھائی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس میں 14۔ارب روپے کی block allocation ہے اور اس کے ساتھ ایک بڑی دلچسپ بات ہے کہ لارنس کالج گھوڑا گلی کو 25 کروڑ روپے عنایت کر دیئے ہیں۔ واہ سبحان اللہ۔ ایک کٹھ پتلی وزیر اعظم بلکہ سٹپنی وزیر اعظم اس کے وزیر اعظم بنتے ہی ان کا دل للچا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے کہا کہ یہ تو وزیر اعظم بن گیا ہے اور یہ اس کے حلقے کا کالج ہے اور اس کے حلقے کا یہ سکول ہے یہاں نوابوں، رئیسوں، feudal lords اور سرمایہ داروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ کسی دن بات ہوئی ہو گی اور جناب خادم اعلیٰ پنجاب، ان کی کون سی جیب سے گیا، یہ 25 کروڑ روپیہ اس ملک کے غریب کا، اس ملک کے مزدور کا، اس ملک کے کسان کا، اس ملک کے بے کس اور مظلوم لوگوں کا پیسا ہے جو آپ نے لارنس کالج کو دیا ہے۔ کیوں نہیں اس صوبہ کے سکولوں کی حالت کو ٹھیک کرنے پر یہ 25 کروڑ روپے لگا؟ یہاں پر ساڑھے گیارہ ہزار سکول ایسے ہیں اس پنجاب کے اندر، اس شہر لاہور کے اندر، جاتی امرا کے گردونواح میں کہ جس کے اندر missing facilities ہیں۔ کسی کی چار دیواری نہیں ہے، کسی کی بجلی نہیں ہے، کسی کا پینے کا پانی نہیں ہے، کہیں استاد نہیں ہیں اور شہنشاہ معظم نے یہ 25 کروڑ روپیہ لارنس کالج گھوڑا گلی کو دے دیا ہے۔ کس نے ان کو اختیار دیا ہے، کیا آپ کو اس لئے elect کیا ہے؟ آپ جمہوریت کی بات کرتے ہو، غریب عوام کی بات کرتے ہو، ان کی تعلیم کی بہتری کی بات کرتے ہو یہ جو 25 کروڑ روپیہ ہے یہ کسی صورت وہاں پر جانا مناسب نہیں تھا۔ پانچ ہزار تین سو سکول ہمارے پنجاب کے اندر ایسے ہیں جہاں پر پچھلے تین سال سے کوئی ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹر

نہیں ہے۔ کسی ٹیچر کو پکڑ کر اس کا چارج دیا ہوا ہے اور وہ سکول کو چلا رہا ہے۔ یہ کون سی گڈ گورننس ہے کہ آپ کے غریب لوگ مجبور ہوں، ٹاٹوں پر بیٹھنے والے سکولوں کے اندر بھی وہ سہولتیں موجود نہ ہوں اور آپ اٹھیں اور اتنی بڑی رقم دے دیں۔ ماشاء اللہ صوبائی وزیر راجہ صاحب تو یہاں پچھلے کئیtenure سے چلے آ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کبھی بھی نہیں کہا ہو گا کہ 25 کروڑ دو۔ یہ تو جب وزیراعظم وہاں سے آ گئے تو انہوں نے کہا ہو گا اور پنجاب حکومت نےsalute کیا ہو گا کہ سر آپ حکم کریں اور 25 کروڑ روپیہ جاری ہو گیا۔ یہ انتہائی غلط بات ہے یہ 25 کروڑ روپے واپس آنا چاہئے تھا پنجاب کے ان سکولوں پر لگنا چاہئے تھا جہاں پرfacilities نہیں ہیں، جہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں، جہاں پر پانی نہیں ہے اور جہاں پر چار دیواریاں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!اس سے آگے صفحہ نمبر 239سیریل نمبر123 پرAdditional funds publicity کے لئے 40 کروڑ روپیہ ہے۔ یہیں بس نہیں ہے اس سے آگے صفحہ نمبر234سیریل نمبر 91پر بھی ہے۔publicity کے لئے 5 کروڑ 27 لاکھ روپیہ ہے اور یہیں بس نہیں ہے صفحہ نمبر 232 سیریل نمبر85پر4 کروڑ روپیہfor campaign ہے۔

جناب سپیکر! آگے آ جائیں صفحہ نمبر 230 پرadvertising کی مد میں 3 کروڑ 84 لاکھ روپیہ ہے۔ اس سے آگے آ جائیں صفحہ نمبر 231 سیریل نمبر77 پر14 کروڑ 71 لاکھ روپیہ ہے۔ یہ تقریباً ایک ارب روپے کے قریب رقم بنتی ہے۔ انہیں خدا کا خوف نہیں آیا کہ سالانہ بجٹ میں آپ نے جو چیزیں رکھی ہوئی ہیں اسے پاس کروالیا کیونکہ آپ کی اکثریت تھی۔ کم از کم اسی لائن کو آپ مد نظر رکھتے۔ یہ جو ایک ارب روپے کا ٹیکہ لگایا ہے اس ملک اور صوبے کے عوام کی طرف سے کسی صورت بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ آپ اپنے ذاتی اشتہارات کے لئے قد آور تصویریں سارے اخبارات کے اندرfront and back page پر چھپوائیں۔ آپ جو اخبار کھولیں گے تو اس میں آپ کو خادم اعلیٰ اور خادم اعلیٰ ہی نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شہنشاہی طریقے سے اصراف اور بے جا اخراجات ہیں۔ یہ اپنی ذاتیcampaign پر تقریباً ایک ارب روپیہ کا ضمنی بجٹ سے لگ رہا ہے۔ وہ تو بھلا ہو سپریم کورٹ کا کہ اگر وہSuo moto notice نہ لیتی تو شاید آج ان سارے اخبارات کے اندر الیکشن کے ہر گزرتے دن

کے ساتھ کوئی اور خبر اور کوئی تصویر نہ ہونی تھی۔ Front page, back page اور اندر والے صفحوں پر صرف خادم اعلیٰ ہی ہونے تھے۔ اگر اپنی جیب سے خرچ کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، غریب عوام کے پیسے سے خرچ کریں تو ایک limit تک اس کو justify کر سکتے ہیں اس سے آگے لوگ چڑ جاتے ہیں۔ اس ملک کے محکوم، مظلوم اور بے روزگار لوگ جب اخبار کھولتے ہیں تو ان کا خون کھولتا ہے۔ والدین، بچوں اور عوام کا بھی خون کھولتا ہے کہ یہ تو ایسے اخبارات کے اشتہارات دے رہے ہیں جیسے انہوں نے جنت بنا دی ہے۔ ہمارے پاس تو بچوں کی فیس کے پیسے نہیں ہیں، ہمارے پاس تو ہسپتال میں جانے کے لئے دوائی کے پیسے نہیں ہیں اور مفت دوائیاں وہاں ملتی نہیں ہیں۔ ہمارے بچوں کو تو روزگار نہیں مل رہا اور یہ اتنی تصویروں کی بھرمار ہے جیسے انہوں نے پنجاب کے عوام کے قدموں میں ہر چیز نچھاور کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اپنے ذاتی advertisement کے اُوپر اور مختلف محکموں کا نام لے کر اتنے بڑے پیمانے پر اتنی بڑی مقدار میں ضمنی بجٹ کے اندر اربوں روپیہ خرچ کرنا انتہائی تشویشناک بات ہے۔ اس طرح کے اخراجات کی اجازت دینا نامناسب ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حکومتی بنچوں کے بھائیوں سے بھی کہوں گا کہ board across the آپ اپنے ضمیر کے مطابق اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ان باتوں پر ذرا غور کیجئے گا جو میں کر رہا ہوں۔ ہم سب کو جواب دینا ہے صرف عوام کی عدالت میں نہیں بلکہ اللہ کی عدالت کے اندر بھی جواب دینا ہے کہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ہم صرف انگوٹھے لگانے والے تھے، ہم صرف ہاں میں ہاں ملانے والے تھے اور ہمیں آخرت میں جوابدہی کا احساس نہیں تھا۔ یہ خادم اعلیٰ نہیں ہیں بلکہ یہ تو صرف نام کے خادم اعلیٰ ہیں لیکن ان کے سارے کام میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ میں صفحہ نمبر 297 سیریل نمبر 1 پر ایک ارب 53 کروڑ روپے پینے کے صاف پانی سے نکال کر اورنج لائن ٹرین میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس وقت جو ممبران تالیاں بجا رہے ہیں انہیں شرم آنی چاہئے کہ پنجاب میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ ہر سال گیارہ لاکھ بچے گندا پانی پینے سے مر رہے ہیں۔ انہوں نے پینے کے صاف پانی کی سکیم سے

ایک ارب 53 کروڑ روپے نکال کر اورنج لائن ٹرین میں ڈال دیئے ہیں۔ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔ اس سے آگے آئیں، لیسکو کو ادا کرنے کے لئے ضمنی بجٹ میں رقم show کی گئی ہے اور یہ صفحہ نمبر 304 سیریل نمبر 3 پر 4 کروڑ 73 لاکھ روپے بتائے گئے ہیں۔ اس سے آگے 15 کروڑ 68 لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے اگلے صفحہ نمبر 319 سیریل نمبر 151 پر ایک رقم دی گئی ہے۔ یہ کتنی دلچسپ آئٹم ہے۔ یہ رقم 51 کروڑ 51 لاکھ روپے کی ہے اور یہ رقم انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے نیچے پودے لگانے کے لئے جاری کر دی ہے۔ I challenged آپ میرے ساتھ ابھی اورنج لائن ٹرین کے نیچے جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں پر ایک پودا بھی نہیں لگا ہوا۔۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں ان کا challenge قبول کرتا ہوں اور اگر ثابت ہو جائے کہ پودے نہیں لگائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا یا پھر یہ استعفیٰ کا اعلان کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں چوبرجی سے لے کر ہائی کورٹ تک کی بات کر رہا ہوں۔ میں northern side کی بات کر رہا ہوں تو یہ 51 کروڑ روپے کدھر چلے گئے اور کیا اس کا ٹھیکہ احسن اقبال کے بھائی کو دے دیا گیا ہے؟ بھلے یہ جس کو مرضی ٹھیکہ دیں لیکن یہ 51 کروڑ روپے کے extra اخراجات کسی صورت بھی مناسب نہیں ہیں۔ ابھی پودے لگے نہیں تو آپ 51 کروڑ روپے کسی کو دے دیتے ہیں۔ یہ کس کو oblige کیا گیا ہے اور کیوں oblige کیا گیا ہے؟ اس کا جواب تو یہی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو اس کا جواب نہیں دے سکتا البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ اورنج لائن ٹرین کے اس سفید ہاتھی پر 18۔ارب روپے ہر سال پنجاب کے عوام سے بھتہ کی شکل میں، سود کی ادائیگی اور سبسڈی کے لئے ادا کئے جائیں گے۔ انہوں نے تو 31۔ مئی کو چلے جانا ہے۔ آنے والی حکومت کے گلے میں یہ طوق ڈال کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ 18۔ارب روپے کا قرضہ سود اور سبسڈی کی مد میں پنجاب کی عوام کے اُوپر ایک لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔ انہوں نے اربوں روپے دوسری سکیموں سے نکال کر اورنج لائن ٹرین پر خرچ کئے ہیں جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر!GOR کے لئے 18 کروڑ75لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔لگنا چاہئے، سمجھ میں آتا ہے کیاوہاں کوئی غریب بستے ہیں،وہاں کوئی مزدور بستے ہیں،وہاں کوئی کنگلے لوگ رہتے ہیں،وہاں کوئی کسان یا عام آدمی رہتے ہیں؟ بھئی!وہاں تو خلائی مخلوق رہتی ہے جس کا ذکر ان کے قائد اکثر کرتے ہیں۔میاں محمد نواز شریف اس خلائی مخلوق کی تعریف تو کرتے ہیں۔خلائی مخلوق نے کہا ہو گا کہ بھئی! ہمارا ذکر تو بڑا کرتے ہو ادھر کچھ اخراجات بھی کر دیں۔ چنانچہ انہوں نےGORپر18 کروڑ75لاکھ روپے خرچ کر دیئے۔کیا پہلے جی او آر میں کوئی کمی تھی؟عام آدمی ذراجی او آر میں داخل ہو کر تو دکھائے، ذرا اندرenterتو ہوں،وہاں جا کر کیا گمان ہوتا ہے کہ ہم کہاں آ گئے ہیں؟جی او آر ایک اور دنیا اور پاکستان ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک طرح کیpolitical bribeہے جو ان بیوروکریٹس کو دی گئی ہے۔اس کی کوئیjustificationنہیں تھی۔بُھوکے،ننگے،پیاسے اور بے گھر لوگ خون بھری آنکھوں سے اس جی او آر کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے ٹیکس کے پیسوں پر پلنے والے یہ لوگ آٹھ آٹھ،سولہ سولہ کنال کی کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود پر مزید کروڑوں روپے یہ حکومت ضمنی بجٹ میں خرچ کر رہی ہے اور ان کے اوپر نچھاور کر رہی ہے۔ذہن میں رہے کہ یہ بیوروکریٹس کسی کے نہیں ہیں۔آپ ان کو استعمال کر چکے ہیں۔اب یہ آپ کے ساتھ کھڑے ہونے والے نہیں ہیں۔دیکھتے جائیں کہ آئندہ کیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترم قائد حزب اختلاف!آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں آپ ہی سے مخاطب ہوں۔میں کہہ رہا تھا کہ جی او آر میں اتنی زیادہ رقم خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی،کیا آپ کبھی جی او آر گئے ہیں؟لازمی گئے ہوں گے کیونکہ اسی جی او آر کے اندر آپ کا ایک گھر بھی ہے۔اسی جی او آر کے اندر ان وزراء صاحبان اور سیکرٹریوں کے گھر ہیں۔وہاں پتا نہیں ہل سکتا،چڑیا پر نہیں مار سکتی۔کیا19 کروڑ روپے کسی غریب کے کنبے پر نہیں لگ سکتے تھے،کسی کچی آبادی پر نہیں لگ سکتے تھے،کیا ان کو ابھی اس سے زیادہ آسائشوں کی ضرورت ہے،اس سے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے،اس سے زیادہgreeneryکی ضرورت ہے اور اس سے زیادہ تعیشات کی ضرورت ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صریحاً زیادتی ہوئی ہے، کسی صورت میں اس کو justify نہیں کیا جا سکتا کہ یہ آپ 18 یا 19 کروڑ روپیہ جی او آر کے اوپر لگا دیں۔

جناب سپیکر! آپ نے پولیس کے بجٹ میں بھی 5، 5½۔ ارب روپے کا اضافہ کر دیا ہے اور اس پولیس کے بجٹ میں ہم پہلے ہی ہر آئندہ آنے والے سال میں دس، پندرہ ارب روپیہ اضافہ کرتے ہیں، کیا ایسی ضرورت پڑ گئی کہ آپ نے یہ 5، 5½۔ ارب روپیہ پولیس کے اخراجات میں اضافہ کر دیا اور اس میں یہ کروڑہا روپیہ کس پر لگا ہے، یہ صفحہ نمبر 29 اور سیریل نمبر 2 پر 6 عدد نئی ڈبل کیبن ویگو برائے چیف منسٹر اسکواڈ 2 کروڑ 40 لاکھ روپیہ ہے۔ کیا پہلے آپ کا اسکواڈ نہیں ہے؟ پہلے آپ گاڑیوں کی پوری فوج اور پیروائے میں نہیں نکلتے؟ آپ جاتے جاتے پنجاب کے غریب عوام کو یہ ٹیکہ لگا کر جا رہے ہیں، آپ کو کچھ ہی سوچ لینا چاہئے تھا کہ آپ کا tenure کتنا رہ گیا ہے۔ یہ پولیس والے جو ہیں یہ شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چھ نئی گاڑیاں اڑھائی کروڑ روپے کی انہوں نے لے لی ہیں۔ آگے صفحہ نمبر 30 اور سیریل نمبر 5 ہے کہ 3 عدد ٹیوٹا ڈبل کیبن، ڈیوٹی برائے وی وی آئی پی اسکواڈ 2 کروڑ 55 لاکھ روپیہ۔ ذرا پتا تو چلے کہ ایک تو چیف منسٹر وی وی آئی پی ہو گئے، باقی وی وی آئی پی کون کون ہیں؟ اس اڑھائی کروڑ روپے سے ان کے لئے ڈبل کیبن خریدے جا رہے ہیں یعنی خاندان کا ہر فرد جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حزب اختلاف! اس کو پوری طرح دیکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ مسئلہ کہیں اور نہ چلا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے آگے آئیں، وہ جو آپ anti-terrorism والی بات کر رہے ہیں وہ بھی یہاں پر لکھا ہوا ہے، وہ 8 کروڑ 90 لاکھ روپیہ ہے، دو بلٹ پروف گاڑیاں ہیں اور استعمال کس کے تحت ہیں، یہ مجھے بتائیے، ان میں کون سفر کر رہا ہے، یہ کس کی ڈیوٹی پر ہیں؟ یہ 8 کروڑ 90 لاکھ روپیہ anti-terrorism کی مد میں دو بلٹ پروف گاڑیاں ہیں، انہیں استعمال کون کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں، یہ پتا چلنا چاہئے، وہ anti-terrorism کی مد میں لے تو لی ہیں لیکن شاہی خاندان کے استعمال میں ہیں۔ ان کے خاندان کے بچے ان میں گھوم رہے ہیں، یہ anti-terrorism department کے پاس کوئی ایسی گاڑی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پتا کیا ہے، یہ گاڑیاں چیف منسٹر کے پاس ہیں، یہ خادم اعلیٰ کے پاس ہیں، ان کے خاندان کے پاس ہیں، ان کے بچوں کے پاس ہیں، ان کے وزیروں کے پاس ہوں گی، یہ ظلم اور زیادتی ہے، پنجاب کے لوگوں کے ساتھ یہ کھلواڑ بند ہونا چاہئے۔ اس سے آگے صفحہ نمبر216اور سیریل نمبر49ہے۔ یہ2کروڑ10لاکھ روپے کی مزید گاڑیاں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا زیادہ حفاظتی حصار، کیا جب دس سال پہلے یہ وزیر اعلیٰ بنے تھے، اس کے بعد مسلسل یہ چیف منسٹر رہے، یہ پروٹوکول کے بغیر تھے؟ پروٹوکول میں چلتے تھے، یہ گاڑیوں کے جلو میں ہوتے تھے، اب یہ کیا ضرورت پڑ گئی کہ ہنگامی طور پر آخری چند ماہ کے اندر آپ اربوں روپیہ پولیس کو دے رہے ہیں کہ پولیس کے فنڈز میں اضافہ ہو گیا ہے اور پولیس کیا کر رہی ہے، یہ ساری گاڑیاں خرید کر شاہی بیڑے میں شامل کر دی ہیں اور شاہی خاندان کو دے دی ہیں۔ اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آتی۔

جناب سپیکر: .No. This is not true آپ کی بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کے قول و فعل میں اتنا تضاد ہے، جمہوریت کی بات کرنا، جمہوری روّیوں کی بات کرنا، گڈ گورننس کی بات کرنا لیکن ہر ڈیپارٹمنٹ سے، خاص طور پر پولیس اور anti-terrorism department سے، ان کی یہ بلٹ پروف گاڑیاں ان کے خاندان کے زیر استعمال ہیں، انہیں فوری طور پر واپس لیا جائے اور جس مقصد کے لئے وہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں اس مقصد کے اوپر ان گاڑیوں کو مامور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! آگے آیئے، صوابدیدی فنڈ: Discretionary Fund Chief Minister خادم اعلیٰ کو6کروڑ روپیہ مزید عنایت کر دیا گیا، کیوں بھئی! پہلے تھوڑے ان کے پاس صوابدیدی فنڈز ہیں۔ 6کروڑ روپیہ آپ نے ضمنی بجٹ میں بھی دے دیا، کس لئے دیا؟

ایک معزز خاتون ممبر: جناب سپیکر! بھائی جان روزہ نہیں ہے؟

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!یہ روزے سے بھی زیادہ اہم کام ہے جو کر رہاہوں۔ حکمرانوں کو expose کر رہاہوں۔ میں یہ سمجھتاہوں کہ یہ جو 6 کروڑ روپیہ ہے اس کی detail کیا وزیراعلیٰ بتا سکتے ہیں کہ یہ اتنی بڑی bulk میں یہ رقم جو ہے یہ انہوں نے کہاں خرچ کی ہے؟(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:ایسانہ کریں،مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!این اے۔120 کے انتخابات میں بہت سے لوگوں نے شور مچایا کہ وزیراعلیٰ کے دفتر سے مختلف مائیوں کو،لوگوں کو،مختلف افراد کو پچاس پچاس ہزار روپیہ مل رہاہے۔۔۔(شوروغل)

جناب سپیکر:No ماننے کی بات تو نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ یہ 6 کروڑ روپیہ جو ہے یہ کہاں سے آیااور وزیراعلیٰ نے یہ کہاں خرچ کیا؟

جناب سپیکر!اب ایک انتہائی،میں سمجھتاہوں کہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی بات،میں اس کی طرف آپ کو لے کر جارہاہوں کہ Roads and Bridges کے لئے 19۔ارب 10 کروڑ روپیہ اضافی خرچ ہو گیاہے اور افسوس کی بات یہ ہے،میں یہ پڑھے دیتاہوں کہ سپیشل ڈویلپمنٹ package،این اے۔120 صفحہ نمبر 331،سیریل نمبر 302 کے لئے 2۔ارب روپیہ۔آگے آیئے،صفحہ نمبر 332 سپیشل ڈویلپمنٹ package این اے۔120 کے لئے 2۔ارب روپیہ،یہیں بس نہیں ہے،آگے آیئے۔۔۔

جناب سپیکر:یہ سب عوام کی بہتری کے لئے ہے،عوام کی بہتری کے لئے جو کام ہو رہاہے وہ اس کے لئے ہے۔نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!یہ کوئی درجن بھر سکیمیں ہیں،میں ان کا نام لیتاہوں۔صفحہ نمبر 312 سیریل نمبر 63 لکشمی چوک سے برساتی پانی کا نکاس 23 کروڑ روپیہ۔ این اے۔120 میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر 47 کروڑ روپیہ۔ابراہیم سٹریٹ اور اس سے متعلقہ links

این اے۔120 اس کے اندر 11 کروڑ روپیہ۔ اگر یہ ٹوٹل ملائیں تو یہ 8½۔ارب روپیہ بنتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 19۔ارب پلوں اور سڑکوں میں لگا ہے۔8½۔ارب روپیہ یہ بجٹ بک کہہ رہی ہے کہ این اے۔120 پر لگایا گیا، ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: ہار گئے، ہار گئے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا بھی حلقہ ہے، کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے بھی الیکشن ادھر سے لڑا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے بھی الیکشن ادھر سے لڑا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ بے چاری ڈاکٹر یاسمین راشد، اس کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ تو وہ رقم ہے 8½۔ارب جو پنجاب حکومت نے لگائی ہے۔ سوئی گیس اور واپڈا کے شعبوں کے اندر تقریباً اتنی ہی رقم فیڈرل گورنمنٹ نے بھی لگائی ہو گی۔ وہ مرکزی بجٹ کے اندر آئے گی، اگر 15۔ارب روپیہ یہاں پر اس انتخاب کو جیتنے کے لئے لگایا گیا ہے تو معاف کریں نعوذ باللہ، نعوذ باللہ یہاں تو قائد اعظم بھی آجاتے تو انہیں بھی انہوں نے ہرا دینا تھا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! 15۔ارب روپیہ، یہ جواب دیں کہ الیکشن کمیشن نے بھنگ پی ہوئی تھی، الیکشن کمیشن کہاں تھا، ہم الیکشن کمیشن کے پاس اب جائیں گے، یہ اس وقت تو پتا نہیں چلتا تھا کہ کدھر سے پیسے آ رہے ہیں، یہ ایک document evidence ہمارے پاس آ گیا ہے۔8½۔ارب روپیہ پنجاب کے غریب لوگوں کا، جنوبی پنجاب کے لوگوں کا، پسے ہوئے ہاریوں کا، مزدوروں اور کسانوں کا وہ 8½۔ارب روپیہ آپ نے چھین کر یہاں این اے۔120 میں لگا دیا، آپ شکست سے دوچار ہونے جا رہے تھے، آپ نے یہاں پر اربوں روپے بچھا دیئے کہ کوئی الیکشن نہ جیت سکے۔ اس کو جمہوریت کہتے ہیں، یہ جمہوری روّیہ ہے، یہ آئینی روّیہ ہے اور یہ اخلاقی روّیہ ہے؟ یہ گڈ گورننس ہے۔

جناب سپیکر! نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حساب ہونا چاہئے کہ یہ 8½۔ارب روپیہ کیسے اور کیوں لگا؟ اس بارے الیکشن کمیشن اور باقی محکمہ جات biased ہوئے ہوئے تھے۔ ہم آج دوبارہ الیکشن کمیشن کے پاس جا رہے ہیں، ہم نیب کے پاس بھی جا رہے ہیں کہ الیکشن announce ہونے کے بعد یہ 8½۔ارب روپے کی رقم کیوں اور کیسے لگی۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ کو ڈٹ جانا چاہئے تھا چونکہ سچائی اور حق و صداقت کے سامنے کوئی چیز بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ یہ by-election ہے، الیکشن declare ہو گیا ہے اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں ضمنی بجٹ کے اندر کوئی پیسے جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ دہائی خدا کی 8½۔ ارب روپیہ آپ نے دے دیا ہے، پہلے کچھ پراجیکٹ بولے ہیں یہاں تو بیسیوں پراجیکٹ ہیں کوئی گلی، کوئی محلہ نہیں چھوڑا۔ ایک طرف تو لوگوں کو پیسے بانٹ رہے ہیں اور دوسری طرف 8½۔ ارب روپے کے یہ کام کر رہے ہیں اور 7۔ ارب روپیہ مرکز سے بھی ملا ہوا ہے، اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ شاید میری ان بہنوں کو روزہ لگ رہا ہے اس لئے میں wind up کرتا ہوں آپ ان سے کہیں کہ یہ ایک آدھ منٹ صبر کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر 24۔ ارب روپیہ صاف پانی، ایجوکیشن اور ہیلتھ سے نکال کر ان چیزوں پر لگا دیا ہے جس وجہ سے آج پنجاب کے عوام پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، پنجاب کے عوام صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں اور پنجاب کے عوام تعلیم کی سہولتوں سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم مجموعی طور پر دیکھیں تو یہ صوبہ جس کے بارے میں یہ تاثر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں بڑی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے، یہاں بڑے کام ہوئے ہیں۔ میری بہن وزیر خزانہ کے شوہر ڈاکٹر حفیظ پاشا جنہوں نے اپنی کتاب میں پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان چاروں صوبوں کا annual growth rat کا analysis دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! وہ لکھتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کے چاروں صوبوں میں سب سے زیادہ growth rate KPK کے اندر 5.5 فیصد ہے اور پنجاب میں 4.7 فیصد ہے۔ ایک ایسا صوبہ جہاں پر دہشتگردی نے

بیس سال سے تباہی مچائی ہوئی تھی،80 فیصد انڈسٹری بند تھی وہاں کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ کس طرح دھماکے ہو رہے تھے اگر ان حالات کے اندر وہاں پرgrowth rate 5.5 percent ہے تو ہمیں انہیںappreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم مجموعی طور پر اس ضمنی بجٹ کو دیکھیں تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ انتہائیpoor financial disciplineکا شاہکار ہے اور بقول شاعر:

ویسے تو ہمیں آپ نے برباد کیا ہے
الزام کسی اور کے سر جائے تو اچھا ہے

بہت شکریہ

جناب سپیکر:مہربانی۔جی، چودھری محمد اقبال!میں گزارش کروں کہ کسی صورت میں بھی ٹائم سات منٹ سے زیادہ نہیں بنے گا۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر!روزے ہیں اور سارا ٹائم تو قائد حزب اختلاف لے گئے ہیں۔ہمیں تو بات کرنے کے لئے تھوڑا سا ٹائم بچا ہے۔آپ پانچ منٹ تو دیں۔

جناب سپیکر:میں تو سات منٹ دے رہا ہوں۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر!ان میں پانچ منٹ کا اضافہ کر دیں۔

جناب سپیکر:چودھری صاحب!سات منٹ سے زیادہ نہیں۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔میں محترمہ وزیر خزانہ اور اپنے تمامcolleagues، صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران اور آپ کے تمام رفقائے کار کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کو چھٹا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ اعزاز قوموں کی زندگی میں بڑا اہم ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!یہ بجٹ نہیں بلکہ ضمنی بجٹ ہے۔

چودھری محمد اقبال:جناب سپیکر!جی، میں ضمنی بجٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر:جی، چودھری صاحب ضمنی بجٹ کہہ رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے بڑے انہماک سے قائد حزب اختلاف کی ساری باتیں سنی ہیں، ساری تنقید سنی ہے۔ کاش وہ اپنا وہ فرض بھی ادا کرتے کہ پنجاب کے اندر جو اچھے کام ہوئے ہیں کسی ایک کام کی تھوڑی بہت تعریف بھی کر دیتے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا کی تعریفیں

کی ہیں کہ وہاں یہ ہوا ہے اور وہ ہوا ہے۔ وہ صوبہ جس کی یہ تعریف کر رہے تھے وہ تو وزیر اعلیٰ پنجاب، خادم اعلیٰ پنجاب کو follow کر رہے ہیں وہ جسے جنگلا بس کہتے تھے آج انہوں نے شروع کی ہوئی ہے۔ انہوں نے غریبوں اور پسے ہوئے طبقے کی بات کی ہے۔ جو بندہ شاہدرہ سے بیٹھ کر گجومتہ تک 32 کلو میٹر کا فاصلہ بیس روپے میں ائر کنڈیشنڈ بس میں طے کرتا ہے وہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبہ پنجاب کو دعائیں دے رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے 1985 سے بڑے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ کام کیا ہے اور مجھے اس بات کا اعزاز حاصل ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ان کا ٹائم ہے اور میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے Not good. No cross talk

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ اپنی گھڑی بند کریں۔ میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ بھی بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ کے والد صاحب بھی اس ایوان کے ممبر رہے ہیں۔ میں نے بڑے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ کام کیا ہے اور بڑے کام ہوتے دیکھے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو speed کا trend set کیا ہے آج تک پاکستان میں کسی نے اس speed کا مظاہرہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چائنا والے بھی مانتے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اس کی باتیں International Publication, Consultancies اور International Agencies بھی یہ تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکیں کہ آج تک وزیر اعلیٰ پنجاب کی speed کے ساتھ کام ہوتا نہیں دیکھا۔ میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اور یہاں پر گوجرانوالہ سے سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پر دو پل بنے ہیں ایک گیارہ مہینوں میں بنا ہے اور ایک غالباً سال میں بنا ہے۔ اس کے مقابلے کا پل ایک اور حکومت نے بنایا تھا جس کا نام لینے کی میں گستاخی نہیں کرنا چاہتا وہ پل پانچ

سال بنتا رہا اور ہم گھٹے مٹی میں وہاں زندگی گزارتے رہے لیکن پانچ سالوں میں پل مکمل نہیں ہوا۔ گوجرانوالہ کے اندر اس سے بڑا پل جس میں سارا شہر پانچ منٹ میں گزر جاتا ہے وہ گیارہ مہینوں میں بنا ہے اس لئے کام کرنے کی سپیڈ دیکھیں کہ کس کی سپیڈ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: گوجرانوالہ خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ کا شہر بھی خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی، بالکل آپ نے درست فرمایا ہے کہ اب ہمارا شہر بھی خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا شہر دیکھا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کی اور ہماری زندگی اسی دشت میں گزری ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر تقریباً 800 کلومیٹر farm to market roads بنی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں state of the art سڑکیں بنی ہیں۔ اس قسم کی سڑکیں آج سے پہلے پنجاب کے اندر نہیں بن سکیں۔ یہاں موٹروے بنی ہے لیکن دیہات کے اندر اس قسم کی سڑکیں پہلے کبھی نہیں بنیں۔ کہتے ہیں کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ گاؤں کے لوگ دُعائیں دے رہے ہیں کیونکہ ان کی فصلیں مارکیٹ تک پہنچتی ہیں، ہر گھر کے اندر دو دو موٹر سائیکلز ہیں، مریض ہسپتال بروقت پہنچتے ہیں اور لوگوں کو ان سڑکوں کی وجہ سے بہت relief ملا ہے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے سکولوں کو بڑا ہدف تنقید بنایا ہے حالانکہ تعلیم کے حوالے سے تاریخی کام ہوئے ہیں۔ خصوصی طور پر دیہات کے سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ میں نے خود اپنے حلقہ کے اندر سکولوں کا visit کیا ہے۔ وہاں پر سرکاری سکول کے ساتھ بیکن ہاؤس سکول بھی چل رہا ہے یعنی پورے پنجاب میں ایک مقابلے کی فضا پیدا کی گئی ہے۔ تعلیم کے شعبے میں جتنا کام ہماری حکومت کے دور میں ہوا ہے آج تک اتنا کام پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس کے باوجود قائد حزب اختلاف کو پنجاب میں کوئی کام نظر نہیں آیا جس پر مجھے بڑا افسوس ہے۔ شاید آج اجلاس کا

آخری دن ہو لہٰذا قائد حزب اختلاف کو چاہئے تھا کہ اچھی روایت قائم کر کے جاتے یعنی وہ تنقید کرتے لیکن ہماری حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو اچھے کام کئے ہیں ان کا ذکر بھی کر دیتے۔

جناب سپیکر!صوبہ پنجاب میں state of the art ہسپتال بنے ہیں۔ہماری حکومت کے آنے سے پہلے ہمارے ضلع گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج نہیں تھا۔ہماری حکومت نے وہاں پر میڈیکل کالج بنوایا ہے اور 500 بیڈز کا ہسپتال بن رہا ہے۔اسی طرح صوبہ پنجاب میں بہت سے نئے میڈیکل کالج اور نئے ہسپتال قائم ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اکثر جنوبی پنجاب کی محرومیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ہماری حکومت نے ملتان کے اندر PIC بنایا ہے۔یہ لاہور سے بھی بہتر state of the art ہسپتال بنایا گیا ہے۔اسی طرح فیصل آباد میں بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنایا گیا ہے۔صحت کے شعبہ میں پنجاب کے اندر بہت زیادہ کام ہوا ہے لیکن قائد حزب اختلاف کو پتا نہیں یہ کیوں نظر نہیں آتا؟ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر شعبے کے اندر تاریخی کام کیا ہے۔یہ وہ وزیر اعلیٰ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہے اور جہاں کہیں کسی غریب کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو یہ وہاں پر ہیلی کاپٹر بھی اُتارتا ہے۔اس کے باوجود قائد حزب اختلاف نے وزیر اعلیٰ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا اس پر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔

جناب سپیکر:چودھری صاحب!مہربانی کر کے تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔اب جناب محمد شعیب صدیقی بات کریں گے۔صدیقی صاحب!آپ کے پاس سات منٹ ہیں۔آپ نے اپنی بات سات منٹ کے اندر مکمل کرنی ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کروں گا کہ:

غم زیست سے بیزار ہیں میرے وطن کے لوگ
مہنگائی کا شکار ہیں میرے وطن کے لوگ
ہیں منتظر کبھی تو بدلے کا یہ نظام
تا عمر انتظار میں ہیں میرے وطن کے لوگ

جناب سپیکر!پانچ سال مکمل کرنے کے بعد آج ضمنی بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔حکومت کی کارکردگی کا یہ حال ہے کہ آپ کے آدھے سے زیادہ MNAsاور MPAsہماری پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں اور جو باقی آدھے رہ گئے ہیں،میں یہ بات حلفاً on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ باقی آدھے دوست جو کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہماری پارٹی میں آنے کے لئے ترلے کر رہے ہیں۔پانچ سال حکومت کرنے کے بعد آپ کی کارکردگی کا یہ حال ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:.Order please. Order in the House آپ ان کی بات سُنیں اور اپنی باری میں اس کا جواب دے دینا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر!اب یہ اپنی کارکردگی کی تفصیل ذرا حوصلے سے سُنیں۔

جناب سپیکر: صدیقی صاحب!آپ معزز ممبران قومی وصوبائی اسمبلی کے بارے میں بات نہ کریں بلکہ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر!ایک سال کے بعد جب کسی بھی جماعت کا امتحان دینا ہوتا ہے تو پوری تیاری کر کے یہ امتحان دیا جاتا ہے اور جب کوئی سالانہ امتحان میں فیل ہو جاتا ہے تو پھر اسے supplementary examination میں دوبارہ appear ہونا پڑتا ہے۔آپ کی حکومت نے سالانہ بجٹ پیش کیا اور اب اس کی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے 85۔ارب روپے سے زائد کا ضمنی بجٹ پیش کر دیا گیا ہے۔یہ انتہائی افسوسناک عمل ہے کیونکہ یہ پیسے حکومت کے اللّوں تللّوں پر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!2017-18 کا بجٹ 1970۔ارب اور 70 کروڑ روپے کا تھا۔اس میں سے 635۔ارب روپے ADP کے لئے اور 345۔ارب روپے شعبہ تعلیم کے لئے رکھے گئے تھے لیکن اس حکومت نے شعبہ تعلیم میں 19۔ارب روپے extra خرچ کئے ہیں۔آج دانش سکولز بند پڑے ہیں اور پنجاب کے سرکاری سکولوں میں ابھی تک missing facilities پوری نہیں کی گئیں۔اس وقت

پنجاب کے تقریباً 72 فیصد سکولز پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، 19 فیصد سکولوں میں بچوں کے لئے بیت الخلاء کی سہولت موجود نہیں ہے، 18 فیصد سے زیادہ سکولز بجلی سے محروم ہیں، 21 فیصد سکولوں میں چار دیواری نہیں ہے اور 26 فیصد سے زائد سکولوں میں اساتذہ موجود نہیں ہیں۔ 19۔ارب روپے extra اخراجات کرنے کے باوجود بھی آپ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں missing facilities پوری نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پینے کے صاف پانی کی بات ہوئی ہے۔ پنجاب کی 56 کمپنیاں اس وقت نیب کے اندر جواب دہ ہو رہی ہیں۔ پنجاب کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے جبکہ آپ نے میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین چلانے کے لئے اربوں روپے لگا دیئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین کے نیچے کچی آبادیاں موجود ہیں جہاں پر بُھوک اور پیاس سے بلکتے ہوئے بچے رو رہے ہیں اور آپ ان کے اُوپر سے اورنج لائن ٹرین گزار رہے ہیں۔ ان کچی آبادیوں میں پہلے فی مرلہ 172 روپے زمین کا rate تھا اور آج ساڑھے تین لاکھ روپے فی مرلہ اس جگہ کی قیمت ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود ان کچی آبادیوں کو آپ کی حکومت نے مالکانہ حقوق نہیں دیئے۔ اسی طرح اس حکومت کی آشیانہ سکیم پیرا گون کے اندر منتقل ہو گئی ہے، یہ بہت بڑا scandal بن چکا ہے اور اس کا case نیب کے اندر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 231 اور point number 17 پر حکومت نے اپنی تشہیری مہم چلانے کے لئے extra اخراجات کئے ہیں۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کئے۔ ہم نے وہاں پر ادارے مضبوط کئے ہیں اور ہم نے اپنی ذاتی تشہیری مہم پر غریب عوام کے اربوں روپے خرچ نہیں کئے۔ وہاں پر اخبارات کے اشتہارات میں ہم نے اپنی تصاویر نہیں دیں۔ آپ آج جا کر وہاں کے سکولوں اور ہسپتالوں کو دیکھیں۔ ہم نے اربوں روپے اپنی ذاتی تشہیر پر خرچ نہیں کئے بلکہ ہم نے وہاں کے ادارے مضبوط اور بہتر کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے قائد اعظم سولر پاور پلانٹ اور نندی پور پاور پلانٹ پر extra اخراجات کئے ہیں۔ نندی پور پاور پلانٹ سال میں چھ مہینے بند رہتا ہے اور آپ نے اس کے تحفظ کے لئے پاکستان رینجرز کو deploy کیا ہوا ہے اور اس کے عوض کروڑوں روپے رینجرز کو دیتے ہیں۔ کیا

پنجاب پولیس اس پاور پلانٹ کی حفاظت نہیں کر سکتی جو کہ بجلی بھی مہیا نہیں کر رہا؟ میں اپنی بات اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ:

اب گناہ و ثواب بکتے ہیں
مان لیجئے جناب بکتے ہیں
پہلے پہلے غریب بکتے تھے
اب تو عزت مآب بکتے
بے ضمیروں کی راج نیتی میں
جاہ و منصب و خطاب بکتے ہیں

بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب ملک محمد جاوید اعوان بات کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اب میں floor میاں محمد رفیق کو دیتا ہوں۔ میاں صاحب! آپ کے پاس سات منٹ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ہمیشہ تشنہ رکھا ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے سات منٹ عطا فرما دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑا افسوس ہے۔ اب وقت نہیں ورنہ میں آپ کو تشنہ ضرور رکھتا۔ آپ مہربانی کر کے ضمنی بجٹ پر بات شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چودھری محمد اقبال ہمارے بڑے پیارے ساتھی اور پرانے دوست ہیں۔ وہ جو کچھ فرما کر گئے ہیں میں ان کی باتوں کی تائید کرتا ہوں۔ پاکستان بننے کے بعد ہر حکومت نے کچھ نہ کچھ کام کیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موجودہ حکومت نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے لیکن یہ ترقی مہنگائی میں بھی ہوئی ہے، ترقی کرپشن میں بھی ہوئی، ترقی بے روزگاری میں بھی ہوئی، ترقی اس میں بھی ہوئی کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوا۔

جناب سپیکر! امجد مجید امجد کی بڑی خوبصورت نظم ہے "ایوان کے اندر اور ایوان کے باہر" وہ نظم اگر میں پڑھنا چاہوں تو آپ مجھے اتنا وقت نہیں دے سکیں گے۔ بہر حال میں یہ گزارش کروں گا کہ

یہ بھی المیہ ہے کہ ہم ایک polarized nation بن چکے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ہم آج تک قومی تقسیم میں بھی ہیں، مذہبی تقسیم میں بھی ہیں، صوبائی و لسانی تقسیم میں بھی ہیں اور آج ہم سیاسی تقسیم میں بھی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم میں قومی اتفاق ہے ہی نہیں اور آپ نے یہاں پر یہ نظارہ دیکھ بھی لیا کہ ہم ایک دوسرے کی بات سننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ بات کچھ اس طرح سے ہے کہ حکومتی پالیسیاں تو children family friendly ہیں۔ ہمارے کاشتکار کا یہ بھی ایک المیہ ہے کہ پاکستان کا کاشتکار، مزدور، کسان کا پیداواری اخراجات پر کوئی کنٹرول نہیں ہے وہ جو پیداوار کرتا ہے وہ پیداوار رُل جاتی ہے یا اُس کو اُس پیداوار کی قیمت بھی نصیب نہیں ہوتی۔ کاشتکار کو منڈی تک جانے کے لئے سڑکیں تو ملی ہیں جس کی وجہ سے اُس کی پیداوار منڈی تک جاتی ہے لیکن اُس کو اپنی پیداوار کا بھاؤ نہیں مل رہا۔ ہمیشہ سے میرا مطالبہ یہی رہا ہے کہ کسان کے پیداواری اخراجات کو جمع کیا جائے، اُس میں اُس کی محنت کو شامل کیا جائے، اُس میں اُس کا منافع شامل کیا جائے پھر اُس فصل کی قیمت فروخت مقرر کی جائے اور جب تک یہ نہیں ہو گا میرے ملک کا کسان خوشحال نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! دوسرا المیہ یہ ہے اور اس پر ورلڈ بنک کی رپورٹ ہے کہ 2025 میں لاہور کا پانی ختم ہو جائے گا اور 2050 میں پاکستان صومالیہ اور افریقہ کی طرح بنجر اور صحرا بن چکا ہو گا لیکن اس پر کسی بھی حکومت نے کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ سرائیکی وسیب کے ایک شاعر نے لکھا ہے:

میں تسی، میڈی روہی تسی، میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! جب پانچوں دریا بھرپور چلتے تھے، ہیڈ پنجند پر پورا پانی جاتا تھا اُس وقت بھی روہی روہی تھی اور سرائیکی وسیب کے شاعر نے بھی ٹھیک کہا تھا اور آج سارا پاکستان روہی بننے جا رہا ہے۔ ہمارے خادم اعلیٰ نے سندھ میں جا کر کہہ دیا ہے کہ کالا باغ ڈیم سندھ پر سو بار قربان تو یہ پورے پاکستان کو ہندوستان پر قربان کر سکتے ہیں۔ جب پانی نہیں ہو گا تو یہ سڑکیں، یہ موٹروے اور یہ اورنج لائن ٹرین کس کام آئیں گی۔ ہمارا آج کا سب سے بڑا مسئلہ دریائی اور نہری پانیوں کا ہے جو حکومت دریائی اور نہری پانیوں کا بندوبست نہیں کرتی، اس کے بارے میں سوچ بچار نہیں کرتی اور اس کا اہتمام نہیں کرتی تو وہ حکومت قطعاً ترقی نہیں کر سکتی۔

امجد مجید امجد نے اسی لئے کہا تھا کہ:

اس ایوان کے باہر سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
کڑیل باہیں، ہل کی انی، گھومتے پہیے خود آگ پئیں اور پھول کھلائیں

جناب سپیکر! کاشتکار، مزدور خود آگ پیتا ہے اور دوسروں کو پھول کھلاتا ہے اور یہ بہت بڑی حقیقت اور بہت بڑا المیہ بھی ہے۔ پاکستان کا ایک اور المیہ یہ ہے کہ جس کے پاس سرمایہ ہے اُس کا سرمایہ باہر چلا جاتا ہے، جس کے پاس دماغ ہے وہ خود باہر چلا جاتا ہے اور جو چھوٹا سرمایہ دار ہے وہ developer بن کے کالونیاں بنا کے بیچنا شروع کر دیتا ہے اور پھر بنکوں کا سرمایہ بھی اُدھر ہی travel کر جاتا ہے۔ کسی ترقی پذیر ملک کا پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر جب تک ساتھ ساتھ نہیں چلیں گے تب تک وہ ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب کسی کا سرمایہ ہی یہاں پر نہیں ہو گا اور انوسٹمنٹ نہیں ہو گی تو روزگار کہاں سے آئے گا؟ یہاں پر جتنی ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے وہ ساری قرضوں پر ہو رہی ہے تو غالب نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے ٹھیک ہی کہا تھا:

قرض کی پیتے تھے مَے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ حاجی ملک عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یہ ضمنی بجٹ پر بحث ہے جس پر قائد حزب اختلاف نے آغاز کیا۔ اُن کی بحث کے دوران مجھے تو یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے [******]

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنائیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے ضمنی بجٹ پر بحث ہو اور بار بار خیبر پختونخوا کے reference دیئے جاتے ہیں۔ میرے بھائی! یہ خیبر پختونخوا کے reference جنوبی پنجاب والوں کو دیں، لاہور والوں کو دیں میں تو ٹیکسلا سے ہوں اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر دیکھوں تو آدھا کے پی کے نظر آتا ہے تو میں ان باتوں میں آنے والا نہیں۔ وہاں پر جو کمال ہوا ہے وہ بھی انشاء اللہ بہت جلد ساری دنیا کو پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ اور حکومت پنجاب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ڈیڑھ سال قلیل عرصہ میں اربوں روپے کی خطیر رقم سے میرے حلقے میں پنجاب کا بہت خوبصورت ہسپتال بنایا۔ وہ ہسپتال پچھلے تقریباً دو ہفتوں سے operational ہے۔ میں نے کل وہاں سے پوچھا تو اُس کی OPD 1500 سے above چلی گئی ہے تو میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اُس میں 1000 تو میرے ٹیکسلا اور واہ کے مریض ہیں اور 500 مریض اپنے علاج معالجہ کے لئے نوشہرہ اور ہری پور سے آ رہے ہیں۔ خادم اعلیٰ نے پنجاب میں بالخصوص carpeted roads کا آغاز کیا، ملتان میں میٹرو بس بنائی تو یہ ترقی شہروں اور معاشرے کے حالات سے نظر آتی ہے۔ انہوں نے یہاں پر جاتی امرا کی بات کی تو اپنا گریبان بھی تھوڑا سا کھول کر جھانک لیا کریں۔ جاتی امرا تو ایک لیڈر کا گھر ہے لیکن یہ بھی جہاں رہائش پذیر ہیں۔[**************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران قائد اختلاف کی طرف سے
حاجی ملک عمر فاروق کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔(قطع کلامیاں)
ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز حاجی ملک عمر فاروق! آپ کے الفاظ اچھے نہیں ہیں۔(قطع کلامیاں)

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! اللہ کی مہربانی سے پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ دنیا نے پنجاب کی ترقی کی speed کو تسلیم کیا ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: عمر فاروق صاحب! آپ میری بات سنیں یہ معزز ایوان آپ کا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور جو چند الفاظ آپ نے کہے ہیں ان کو withdraw کر لیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر میری کسی بات سے جو میں نے روایتی طور پر کی ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: حاجی ملک عمر فاروق نے اپنے الفاظ کو واپس لے لیا ہے ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: کس سے معافی مانگیں۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اگر انہوں نے ایسی بات کی ہے تو غلط ہے اور اگر آپ کچھ کہہ رہے ہیں تو آپ بھی غلط کہہ رہے ہیں۔ عمر فاروق صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس طرح ہم ایوان کو نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایسے داب مجھے نہ لگائیں۔ میں آپ کو بہت برداشت کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کریں۔ انہوں نے الفاظ واپس لے لئے ہیں اور انہوں نے معذرت بھی کر لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: عمر فاروق صاحب! آپ نے جو بات کی تھی وہ اچھی نہیں تھی۔ آپ کو اسے واپس لے لینا چاہئے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! آخری بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ میرا دوستوں کی دل آزاری کا مقصد ہرگز نہیں تھا۔ ہم سب اس ایوان کے ممبر ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار جناب طارق مسیح گل اور
جناب شہزاد منشی معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد عارف عباسی کی طرف گئے
جنھیں معزز ممبران حزب اقتدار نے روکا)

جناب سپیکر: مسٹر! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ان کو باہر نکالیں۔ (قطع کلامیاں)

Order please. Order in the House آپ کیا کر رہے ہیں۔ ان کو باہر نکالیں۔ آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! عباسی صاحب نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت! آپ ماحول کو خراب کرنے والی ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! عباسی صاحب نے مذہبی بات کی ہے یہ ایوان میں معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے غلط بات کی ہے تو میں بات کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اقلیتی ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ کرتے ہوئے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آج پہلا روزہ ہے اور آج اجلاس کا آخری دن ہے۔ دونوں طرف سے تضحیک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں لیکن مذہبی منافرت پھیلانے والے الفاظ عباسی صاحب اور لیڈر آف دی اپوزیشن واپس لیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: گل صاحب! جو الفاظ حکومتی اور اپوزیشن اراکین کی طرف سے ادا کئے گئے ہیں وہ الفاظ کارروائی سے مکمل طور پر حذف کئے جا چکے ہیں۔ میں نے یہ بات کر دی ہے کہ دونوں طرف سے جو غلط

الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن نے کوئی ایسا لفظ کہا ہے تو ان کے behalf پر بطور custodian میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ اب مہربانی کریں آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ اگلے speaker عارف عباسی صاحب ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! عباسی صاحب خود اپنے الفاظ پر معذرت کریں۔

جناب سپیکر: گل صاحب! وہ بھی اپنے طور پر معذرت کرلیں گے لہذا ابھی آپ تھوڑا سا صبر کریں۔ مہربانی۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اقلیتی ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں لہٰذا ان کو واپس بلایا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ان کو بھی واپس لائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ہمارے اقلیتی ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا عباسی صاحب کو کہیں کہ وہ کھڑے ہو کر اپنے الفاظ پر معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: گل صاحب! اب جو وہ بہتر سمجھیں گے ان کی مرضی ہے۔ میں نے اپنے طور پر گزارش کر دی ہے اور میں نے اپنے طور پر معذرت بھی کر لی ہے۔ اگر آپ لوگ میری معذرت قبول نہیں کرنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ ویسے تو یہ عباسی صاحب کی greatness ہے کہ وہ ماحول کو درست کرنے کے لئے اس پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے خیال میں بڑے اچھے ماحول میں اجلاس چل رہا تھا۔ بجٹ تقاریر پر طنز کرنا وہ ایک الگ بات ہے لیکن ہمارے راولپنڈی والے بھائی نے جس طرح سے بات کی اور آج سے چند دن پہلے بھی بات ہوتی رہی ہے تو وہ انتہائی قابل اعتراض بات تھی۔ آپ نے کہا کہ ہم نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے پہل کی گئی اور اس کے جواب میں پھر ادھر سے بھی جملہ بازی ہوئی تو ہم بھی اپنی طرف سے اگر کوئی الفاظ اس طرح کے ادا ہوئے ہیں تو ہم وہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں اور آپ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کریں کیونکہ یہ ہمارا آخری سیشن ہے۔

جناب سپیکر: آپ لوگ کیا کر رہے ہیں آپ کیوں نہیں ان کی بات سن رہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ حکومتی بنچوں کے ممبران سے یہ گزارش کریں کیونکہ ہماری طرف سے پہل نہیں ہوئی۔ جس پیرائے میں معزز ممبر نے بات کی ہے وہ حقیقت میں قابل اعتراض تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ الفاظ میں نے کارروائی سے حذف کروا دیئے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آئندہ حکومتی ممبران جو بھی بات کریں وہ to the point کریں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے ایسا کوئی لفظ نہیں بولا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کے منہ سے کوئی غلط الفاظ نکل گئے ہیں تو مہربانی کرکے ان کو withdraw کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میرے لیڈر کو کوئی گالی دے یا بُرا بھلا کہے اور یہ پھر آگے سے یہ کہیں کہ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی میں تو speech کر رہا تھا۔ میرے لیڈر کے خلاف کوئی غلط لفظ استعمال نہ کرے۔ میرے اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں تو وہ میرے سامنے لائیں۔ اگر میرے منہ سے کوئی ایسے الفاظ نکل گئے ہیں تو مجھے اس پر معذرت کرنے میں کوئی عار نہیں ہے میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ لوگ بیٹھ جائیں کیونکہ اگر عباسی صاحب نے کوئی ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ انہوں نے واپس لے لئے ہیں۔

محترمہ رخسانہ کوکب: جناب سپیکر! ان کو اپنی بات پر معذرت کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایسے بات نہ کریں۔ عباسی صاحب نے کہا ہے کہ اگر ان سے بھول سے کوئی ایسے الفاظ ادا ہوئے ہیں جس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! یہ معافی مانگ لیں۔ یہ اقلیتوں کے بارے میں بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔ ویسے بھی الیکشن آنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اور معافی مانگنے کا کیا طریق کار ہوتا ہے جبکہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں؟ بڑی مہربانی۔ آپ بیٹھ جائیں کہیں مجھے اس کے لئے کوئی اور طریق کار نہ استعمال کرنا پڑ جائے۔ عباسی صاحب نے معذرت کر لی ہے لہٰذا جو معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں ان کو رانا ارشد صاحب اور وحید گل صاحب منا کر واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ رانا محمد ارشد
اور جناب محمد وحید گل حکومتی اقلیتی ممبران کو منانے کے لئے گئے)

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ہم کو ان کی بات کی سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ پتا نہیں کیا کرتے ہیں اگر آپ بولتے رہیں گے تو پھر آپ کو سمجھ کیسے آئے گی لیکن آپ کو سمجھ ساری آتی ہے۔ اب معذرت تو عباسی صاحب نے کرنی ہے۔ عباسی صاحب! اگر آپ کی بات سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو آپ اس پر تھوڑی سی معذرت کر کے اپنی بات شروع کر دیں۔ مہربانی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے تو اپنا نام ہی نہیں لکھوایا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر چکی ہیں۔ اب میں کیا کروں میں نے floor عباسی صاحب کو دے دیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اصولاً تو اس شخص کو معذرت کرنی چاہئے جس نے پہل کی ہے۔ انہوں نے تو معذرت کی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ادھر سے بھی معذرت ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو انہیں اُسی وقت روک دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اجلاس کے شروع میں بہت اچھی بات کی تھی اور وہ بات میں نے آپ کی سنی تھی لہٰذا اب ایسے نہ کریں اور آپ تشریف رکھیں۔ پلیز ایوان کو آگے چلنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پہلے جو میں نے بات کہی ہے آپ وہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کوئی speech نہیں کر رہا تھا۔ میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ آپ اپنی زبان بند رکھیں اور غلط جملے نہ کہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس پر میں معذرت کروں۔ اگر آپ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو وہ پیش کریں۔ کیا میرے منہ سے کوئی غلط بات نکلی ہے یا کسی نے ماحول خراب کرنے کے لئے بات کا بھتنگڑ بنایا ہے تو وہ اس کا ذمہ دار ہے ویسے میں نے کوئی غلط بات نہیں کی؟ اگر آپ کے ریکارڈ میں کوئی چیز ہے تو وہ سامنے لائیں۔ کسی نے شیطانی سے ماحول خراب کرنے کی کوشش ہے۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس پر مجھے شرمندگی ہو یا جس سے ایوان کا تقدس مجروح ہوا ہو۔ آپ کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ یہ غلط الفاظ کہاں سے آئے ہیں اور پھر ماحول خراب ہوا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ تو سب آپ کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب میں اپنی speech کی طرف آتا ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی وجہ سے تھوڑی سی پریشانی آ رہی ہے لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف آپ کے کہنے پر۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میری وجہ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں on the floor of the House اس سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ شاباش۔ اب آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو ضمنی بجٹ 85۔ارب 40 کروڑ روپیہ اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوٹ مار پچھلے دس سال سے جاری ہے۔ ان کے آخری سال میں 1970۔ارب روپے کا ریگولر بجٹ پیش کیا گیا تھا اُس کے بعد 85۔ارب روپیہ جو زائد خرچ کیا گیا ہے یہ پنجاب کے عوام کے حقوق پر ڈاکا ہے۔ جس صوبے میں 56 کمپنیوں پر 80۔ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہو، چائنا کے بنک سے 1.646 بلین ڈالر قرضہ ہم لوگوں نے لیا، یہ کوئی پونے 200۔ارب روپیہ بنتا ہے جس پر ہم نے سوال کئے اور شرح سود کے بارے میں پوچھا لیکن آج تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میری اطلاع ہے کہ وہی قرضہ جو انڈیا نے چائنا سے 0.1 percent mark up پر لیا تھا لیکن انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے لئے 1.646 بلین ڈالر قرضہ 6 فیصد پر لیا ہے۔ اس سے بڑا ظلم قوم کے ساتھ ہو نہیں سکتا کہ اب قرضوں کے سود پر بھی کمیشن لیں۔ اگر آپ ضمنی بجٹ کو مکمل پڑھیں تو اس میں کہیں بھی ہسپتالوں کی سہولیات کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا، کئی لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہیں دیا گیا اور آج بھی لوگ گندا پانی پیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رمضان شریف ہے اس لئے خیال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کہیں پر بھی سیوریج میں improvement نہیں ہوئی۔ شرم کی بات ہے کہ آج بھی ہسپتالوں کے باہر ہماری بہنیں سڑکوں پر اور واش رومز میں بچوں کو جنم دیتی ہیں، ہسپتالوں میں ادویات نہیں ہیں اور پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔ اگر یہ 85۔ارب روپیہ غریب آدمی پر لگتا تو ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوتی لیکن یہ ان کے اللوں تللوں پر لگے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ صفحہ نمبر 29 پر جائیں تو 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی ڈبل کیبن VIP سکواڈ کے لئے لی، دو Vigo گاڑیاں ہیں جو 2 کروڑ 50 لاکھ روپے کی ہیں۔ یہ سب کچھ شاہی خاندان کو مزید سہولیات دینے اور اُن کا دبدبہ قائم رکھنے کے لئے 85۔ارب روپیہ آپ لوگوں نے خرچ کیا۔

جناب سپیکر! سکولوں کی حالت دیکھ لیں کہ سکولوں کی کیا حالت ہے، ہسپتالوں کی حالت دیکھ لیں، پینے کے صاف پانی کی حالت دیکھ لیں، لاء اینڈ آرڈر کی حالت دیکھ لیں کہ اس وقت آپ کی پولیس کی کیا حالت ہے؟ پورے پنجاب میں اگر غنڈہ گردی کرتی ہے تو پنجاب کی پولیس کرتی ہے اور کیا اس وقت پنجاب کی پولیس terrorist نہیں بن چکی؟ یہ جس طرح پاکستان اور پنجاب کے عوام کا خون چُوس رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے الیکشن میں عوام انشاء اللہ اِن سے بدلہ ضرور لے گی لیکن میں ایک بات اِن کو بتادوں کہ ایک ذات اوپر بیٹھی ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے جس نے ان سے جوابدہی کرنی ہے اور ان سے پوچھنا ہے کہ آپ 13 کروڑ لوگوں کے خزانے کے امین تھے۔ کھربوں روپیہ جو سویٹزرلینڈ کے بنکوں میں گیا، دبئی اور انگلینڈ میں گیا، انہوں نے کس طرح لوٹا ہے اور جن کی لوٹ مار ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ جب ان سے پوچھے گا تو ان کو سمجھ آجائے گی کہ اس دنیا میں نہیں تو اگلے جہان ضرور جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے حالات یہ ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں انہوں نے پنجاب کے بدترین حالات کئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین پر اِن کا loan پر جو کمیشن ہے اس کے علاوہ 12 سے 15 فیصد کمیشن اور بعض جگہوں پر 35 فیصد کمیشن لے رہے ہیں اور کل وہاں پر میاں محمد شہباز شریف کو دھکے پڑ رہے تھے وہ اسی وجہ سے پڑ رہے تھے۔ یہ اورنج لائن ٹرین جو آپ 225۔ ارب روپے کی بنا رہے ہیں اس میں 35 سے 40۔ ارب روپے کی کرپشن ہے۔ ان کے داماد کا پینے کے صاف پانی میں نام آرہا ہے اور احد چیمہ جو کچھ بتا رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ان حکمرانوں کو شرم آنی چاہئے۔ یہ 85۔ ارب روپیہ غریب اور مسکین عوام کا ہے، اُن لوگوں کا ہے جو مسائل میں مبتلا ہیں اور بِلک بِلک کر زندگی گزار رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے اللّے تللّوں پر خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ کسی بھی ملک میں اس قسم کی بدعنوانی اور عوام پر ظلم نہیں ہوتا لیکن پنجاب حکومت کی یہ روایت ہے۔ مجھے ان کی حرکات پر رونا آتا ہے کہ یہ کر کیا رہے ہیں اور عوام نے ان کو بھیجا کس لئے تھا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ضمنی بجٹ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں سے ایک روپیہ بھی عوام پر نہیں لگا اور جو کچھ لگا ہے ان کے اللّے تللّوں پر لگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے اِن سے لینے چاہئیں جنہوں نے یہ خرچ کئے ہیں نہ کہ قوم کے خزانے سے لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کی باری ہے۔ ملک صاحب! آپ پانچ منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مجھے جو حکم کریں گے میں اتنی بات ہی کر لوں گا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ نے حکم دیا تھا تو میں اور میرے ساتھی وحید گل صاحب نے تمام اقلیتی ممبران سے request کی ہے لیکن ابھی وہ احتجاج پر ہیں۔

جناب سپیکر: اب انہوں نے معذرت کر لی ہے اور پورے ایوان نے سن بھی لیا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے اُن سے request کی ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ اُن کی یہ demand ہے کہ ممبر موصوف جناب محمد عارف عباسی کو معطل کیا جائے جبکہ میں نے اُن سے کہا ہے کہ آپ مہربانی کریں۔ وہ still احتجاج کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، ان کی مرضی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ان کا یہ متفقہ مطالبہ ہے اور کہتے ہیں کہ عباسی صاحب کو سپیکر صاحب معطل کریں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ اب آپ کی بات سن لی ہے اور میں اس پر بات کروں گا۔ جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

جناب سپیکر! آج یکم رمضان المبارک ہے اور پہلا روزہ ہے جس پر میں اپنی اور اپنے تمام دوستوں کی طرف سے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے 85۔ارب 40 کروڑ روپے کا جو ضمنی بجٹ دیا ہے اس پر میں خادمِ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جتنے تاریخ ساز کام اُن کے دَور میں ہوئے ہیں وہ ملک کی 70 سالہ تاریخ میں نہیں ہوئے۔ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ میں to the point بات کرتا ہوں لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر یاسمین راشد کو قائداعظم محمد علی جناحؒ سے ملا دیا تو کیا یہ to the point ہے؟ جناب محمد شعیب صدیقی نے ہمیں یہ کہا کہ ہم پاکستان مسلم لیگ کے ایم پی ایز PTI میں جانا چاہتے تھے تو اِن کو شرم آنی چاہئے، کیا یہ to the point بات ہے؟ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا جو قائد ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔ بڑی مہربانی۔ Be relevant now

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں نے حلفاً بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم یہودیوں کو نہیں مانتے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ کہیں کہ کیا یہ رابطے میں نہیں ہیں؟

MR SPEAKER: Have your seat please.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے باتیں تو بڑی کی ہیں لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آنکھوں کے اندھوں کا علاج تو ممکن ہے کہ کسی ہسپتال یا کلینک میں ہو جائے لیکن عقل کے اندھوں کا علاج ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے خادمِ پنجاب اور محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ایسے عقل کے اندھوں کا علاج کروانے کے لئے ہسپتال بنادیں۔ میرا وہ قائد ہے جس نے نہروں کا نظام درست کیا ہے اور ہیڈ سے لے کر ٹیل تک آج زمینداروں کو پانی مل رہا ہے۔ آج باردانہ شفاف طریقے سے فراہم کیا جا رہا ہے۔ میرا وہ حلقہ ہے جہاں پر 50 سے زیادہ سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں۔ جہاں پر آٹھ سے دس کلومیٹر دُور بچیوں کو اُن کے والدین کو پڑھائی کے لئے لے کر جانا پڑتا تھا لیکن آج پچاس سے زیادہ سکول ایک حلقے میں اپ گریڈ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے خادم پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا وہ حلقہ تھا جہاں پر ایک کالج نہیں تھا تو آج خادم اعلیٰ کی سپیڈ سے آج کمیر شہر میں دو ڈگری کالج فار بوائز اور گرلز دو سال کی قلیل مدت میں بنے ہیں جہاں پر آج بچے اور بچیاں پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر 1320 کلوواٹ کا سولر پراجیکٹ کا پاور پلانٹ 21 ماہ کی قلیل مدت میں بنا ہے اور اس میں ان ظالموں کا 126 دن کا دھرنا بھی شامل تھا جنہوں نے چائنا کے صدر کو پاکستان آنے سے روک دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے شہباز سپیڈ پر نذر لگا دی اور میں ان کے دھرنوں کی بھی مذمت کرتا ہوں لیکن شہباز سپیڈ پر نذر پھر بھی نہیں لگی۔ وہ خادم اعلیٰ جس نے کھیت سے لے کر منڈی تک سڑکوں کے جال بچھا دیئے ہیں۔ ہم نے اور دیہی علاقوں کے عوام نے یہ سوچا نہیں تھا کہ ہمیں لاہور جیسی سڑکیں ملیں گی اور خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت ہماری فصلیں آسانی سے کھیت سے منڈیوں تک پہنچتی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! نہروں کے نظام کے علاوہ ہسپتالوں کا نظام دیکھ لیں۔ یہاں پر صحت کے وزیر بیٹھے ہیں تو وہ ہسپتال جو abandoned پڑے تھے ان BHUs میں 24/7 کی سہولت دی گئی اور آج ان ہسپتالوں میں 24 گھنٹے ایمبولینسیں بھی موجود ہیں جو کہ مریضوں کو سہولت فراہم کرتی ہیں۔ وہاں پر الٹراساؤنڈ مشین تاریخ میں کبھی نہیں دی گئی لیکن آج وہ مشینیں ہر BHUs میں موجود ہیں۔ آج ہر RHCs میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ THQ اور DHQ کی سطح کے ہسپتالوں میں موجود ہونی چاہئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساہیوال میں ایک ہزار بیڈ کا ہسپتال دیا جس پر میں خادم اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم ان کا کس کس بات پر شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے ایسے ایسے تاریخی اقدامات کئے ہیں کہ ساہیوال میں میڈیکل کالج بنا جہاں پر آج بچے اور بچیاں ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ پتا نہیں ان "عقل کے اندھوں کو" یہ منصوبے نظر کیوں نہیں آتے جس پر مجھے افسوس ہے۔ پورے پنجاب میں جتنا کام ہوا وہ میں بتانا چاہتا تھا لیکن آپ نے میرا وقت مختصر کر دیا ہے۔ آج اس اسمبلی اجلاس کا آخری دن ہے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے قائدین کے لئے دعا گو ہوں کہ وہ تاحیات یہاں پر وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم رہیں اور ہم ان کے ورکرز رہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ اور بڑی مہربانی، میں سب سے پہلے تو یہ سمجھتا ہوں کہ آج جو یہ 85۔ارب روپے کا اضافی بجٹ پیش کیا ہے کیونکہ 1970۔ارب روپے کا بجٹ گزشتہ سال دیا ہے اور اس کے بعد آج 85۔ارب روپے کا بجٹ دینا تو تجاوز ہے۔ جب یہاں پر کھڑے ہو کر یہ گفتگو سنیں اور سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ ہم criticize کرتے ہیں اور آج ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ "خلائی مخلوق" اصل میں ہے کون؟ خلائی مخلوقیں تو یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں یعنی ہم ثابت کر رہے ہیں۔ جب اس جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جب اس طرح کا رویّہ اس معزز ایوان کے اندر ہو گا تو irrationally جس نے بھی غلط الفاظ کا استعمال ان مقدس ایوانوں کے اندر کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کو criticize کریں اور ضرور کریں لیکن الفاظ کا استعمال۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ پر بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: اگر ضمنی بجٹ پر بات نہیں ہو گی تو میں آپ کو وقت نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 85۔ارب روپے پر آ گیا ہوں کہ 85۔ارب روپے کے ضمنی بجٹ پر جب یہاں پر کھڑے ہو کر۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! اس پر بحث کریں ناں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بالکل اسی پر بحث کر رہا ہوں اور آپ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں کیونکہ آج آخری دن ہے۔ میں آپ سے بحث کرتا رہتا ہوں اور میرا گلا آپ سے بحث کر کر کے تھک جاتا ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جب آپ غلط بات کریں گے تو میں آپ کی تصحیح کروں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ صرف میری تصحیح نہ کیا کریں کسی اور کی بھی کر لیا کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Please have your seat ان کا وقت ہے اور میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں اقلیتی ممبران کو منانے کے لئے گیا تھا لیکن وہ نہیں آئے تو میری آپ سے request ہے کہ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ کسی ایک منسٹر کو بھجوایا جائے تاکہ وہ اقلیتی ممبران کو اس معزز ایوان میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے وقت میں یہ 30 سیکنڈ add کر لینا۔ میرے بھائی ارشد محمود صاحب ابھی بات کر کے جس قسم کی منظر کشی کر رہے تھے تو میں پورے confidence سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کی speech سوشل میڈیا پر چلے تو اس کے بعد ان کے ہر ہر لفظ کے بعد قہقہوں کی آواز آئے گی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں اور جب کسی معزز ممبر کو comment کریں گے تو I will not allow you آپ اپنی بات کریں اور ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو ترقی ہوئی ہے میری بھی آنکھیں ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ سرکاری ہسپتالوں میں چلے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پتا نہیں کس منہ سے یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ کون سے ہسپتالوں میں جاتے ہیں؟ آپ کسی ہسپتال میں چلے جائیں اور کسی ایک ہسپتال کے اندر اگر کسی بندے کو properly attend کر جائے، میں ان کے ساتھ جاتا ہوں تو یہ مجھے بتا دیں۔ یہ کہاں کی باتیں کرتے ہیں اور کس کو دھوکا دیتے ہیں؟ ان کو اگلے الیکشن کے لئے ٹکٹ مل جائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں بلکہ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اقلیتی ممبران
کو منانے کے لئے معزز ایوان سے باہر گئے)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر تعریفوں کے پل باندھتے ہیں اربوں روپے اس قوم کے ٹیکس کے پیسوں کا لگا کر، وہ شخص کہاں ہیں جو یہاں پر انگلی ہلا ہلا کر، میں جب پہلے دن یہاں oath taking کے لئے آیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ یہاں پر سستا انصاف ملے گا، ہر شخص کو پولیس کو de-politicize کریں گے تو وہ شخص پورے پانچ سال یہاں نہیں آئے اس لئے وہ پہلے اس کا جواب دیں کہ وہ پانچ سال کہاں رہے؟ وہ کہاں کی گڈ گورننس وہ کہاں کی speed ہے اور وہ احد چیمہ کے ساتھ اور اپنے داماد کے ساتھ مل کر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ میرا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسی بات نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! رمضان کے مہینے میں تو یہ غلط باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی کریں اور ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس وقت کہاں تھے جب یہ لوگ رمضان کے مہینے میں یہودی اور مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس وقت کیوں نہیں بولے؟ یہ جمہوریت ہے ناں اس ایوان کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کیا باتیں کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: آپ مجھے باتیں کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! نہیں، میں کیا باتیں کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو بات کی گئی ہے میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ضمنی بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں۔ میں آئینہ دکھا رہا ہوں اور مجھے وہ آئینہ دکھانے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کسی کی ذات کے حوالے سے بات کریں گے تو میں آپ کو بات نہیں کرنے دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے عوام کے ٹیکس کا پیسا استعمال ہوا ہے تو میں اس پر بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہ شخص پانچ سال انگلیاں ہلاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ٹائم کدھر سے ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر: کدھر سے ختم ہوتا ہے ٹائم؟ گھڑی سے ٹائم ختم ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ لوگ خلائی مخلوق ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں اور اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔ میں آپ کو order کر رہا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دو مہینے بعد آپ کا بندوبست ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ چونکہ آج ہماری اسمبلی کے اجلاس کا آخری دن ہے جسے میرے خیال میں یاد بھی رکھنا چاہئے کہ یہ آخری دن ہم سب کی زندگیوں میں بھی آنا ہے۔ ہم نے یہاں آ کر پہلے جو حلف لیا تھا اور ہم سب عوام کے ووٹ لے کر یہاں بیٹھے ہیں تو اس عوام کو جوابدہ

بھی ہیں۔ نا صرف ان عوام کو بلکہ اللہ کی پاک ذات کو بھی کہ جن فرائض کی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی گئیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب جو یہاں پر بلا تفریق بیٹھے ہیں۔ ادھر بیٹھے ہوئے بھی اور اُدھر بیٹھے ہوئے بھی تو ہم ایک بار اپنا احتساب خود ضرور کریں اور ایک بار اپنے دل کو ضرور کھنگالیں کہ کیا پانچ سال ہم نے واقعی وہ کام کئے ہیں جس کے لئے لوگوں نے ہمیں ان ایوانوں میں منتخب کرکے بٹھایا تھا، کیا ہم نے واقعی یہ فرض ادا کیا ہے یا سب اپنے اپنے آقاؤں کو خوش کرتے رہے ہیں جو اللہ کے سوا ہم نے اپنے آقا بنائے ہوئے ہیں اور ان آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے یہاں آکر تقریریں کرتے رہے ہیں؟ ہم جاکر دیکھیں، آپ ترقی کی بات کرتے ہیں اگر پنجاب ترقی کرے گا تو ہمیں ضرور خوشی ہوگی۔ اچھے پل بننے چاہئیں، سڑکیں بھی بنی چاہئیں، ہسپتال بھی ہونے چاہئیں لیکن جب اس قوم کی مائیں، بہنیں سڑکوں پر بچے جنیں گی تو ہمیں خوشی نہیں ہوگی بلکہ تکلیف ہوگی پھر ہم بولیں گے۔ جب ہسپتالوں کے حالات اچھے ہوں گے تو ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر پنجاب کی عوام کو ریلیف مل رہا ہے تو وہ ہم سب کو مل رہا ہے لیکن اگر ایک بیڈ پر تین تین لوگ ہوں، جب وہاں غریب جائے تو اس کو کوئی منہ نہ لگائے مجھے ہر روز دس فون آتے ہیں کہ ذرا آپ ایم ایس سے بات کرلیں اور وہ کہتا ہے کہ میں نے بات نہیں کرنی۔ وہاں ایک گولی پیناڈول کی نہیں ملتی اگر یہ چیزیں ہوں گی تو ہمیں تکلیف ہوگی پھر ہم بات کریں گے یہ ہمارا حق ہے اور ہم یہاں اسی لئے بیٹھے ہیں۔ جب ہم دیکھیں گے کہ ایجوکیشن کے نام پر بڑے دعوے کئے گئے جبکہ ہمارے سکولوں میں missing facilities ہیں اور جو دعوے کئے گئے اس کے مطابق کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ سکولوں میں جاکر دیکھیں میں نے پانچ سال پہلے اپنی تقریر میں ایک چھوٹے سے سکول کا ذکر کیا تھا اور وہ این اے۔124 حمزہ شہباز کے حلقے میں ہے۔ افسوس کے ساتھ کہ اس کی پانچ سالوں میں بھی حالت نہیں بدلی۔ مجھے بتائیے کہ کیا اس میں میرے بچے پڑھ رہے ہیں، کیا وہ آپ کے بچے نہیں ہیں اور وہ اس قوم کے بچے نہیں ہیں؟

جناب سپیکر! جب لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوتی ہے اور ہم قصور میں دیکھتے ہیں، ہم روز اپنے چھوٹے بچے بچیوں کی لاشیں کوڑے میں سے اٹھاتے ہیں جب ان کی عزتیں اور حرمتیں ختم ہوچکی ہوتی ہیں تو کیا وہ بچے آپ کے نہیں ہیں، آپ کو کیسے رات کو نیند آتی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: میں آپ کو ویلکم کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آپ کو نیند نہیں آنی چاہئے۔ ایک دربار اوپر بھی ہے وہاں آپ نے جواب دینا ہے۔ آپ دنیاوی طور پر چار لوگوں کو خوش کر لیں گے، آئندہ کی ٹکٹ بھی confirm کر لیں گے لیکن آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھئے اور مجھے بتایئے کہ جو قصور میں واقعات ہوئے ہیں اور یہاں پولیس کو جو بجٹ دیا جارہا ہے کیا وہ اس کے حقدار ہیں؟ جس طرح ہمارے بچوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے، جس طرح ہمیں لاشوں کے ٹکڑے ملتے ہیں آپ زینب کی ماں بن کر تو سوچئے۔ یہاں جو میری بہنیں بغیر سوچے سمجھے شور مچاتی ہیں خدا کے لئے یہ پنجاب صرف آپ کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا ہے۔ ان کے بچے ہمارے ہیں، جب ان لوگوں کو آپ کے ذریعے اور ہمارے ذریعے فائدہ ہوگا تو پھر ہم بولیں گے اور کہیں گے کہ فائدہ ہوا ہے لیکن جب فائدہ نہیں ہوگا تو پھر ہم یہاں اسی لئے بیٹھے ہیں کہ آپ کی اصلاح کریں اور بتائیں کہ یہاں غلط ہوا ہے۔ اگر قصیدہ ہی پڑھنا ہے تو پھر جائیں درباروں میں بیٹھیں، دربار ہی اچھے تھے پھر کیا ضرورت تھی جمہوریت کی؟ جمہوریت کی روح یہی ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر سچ بولیں اور عوام کے حقوق کی بات کریں۔

جناب سپیکر! خدا کے لئے یہ جو ہم پر ذمہ داری آئی تھی ان پانچ سالوں کا حساب اپنے سے ضرور لیجئے گا۔ یہ جو ہم نے بڑے بڑے بجٹ رکھے ہیں ان بجٹ کی آڑ میں کس کو facility حاصل ہوئی، کن کو سکیورٹی ملی؟ آج ہمارے گھروں سے جو بچے بچیاں نکلتی ہیں کیا ان کی عزتیں محفوظ ہیں، کیا ان کی جانیں محفوظ ہیں اور کیا ان کے مال محفوظ ہیں، کیا سب بچوں کو equal education کی سہولت موجود ہے اور کیا یہ سہولت ہم دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ ہمارے وہ بچے بھی ہیں جو کوڑے میں سے کھانا چن کر کھاتے ہیں۔ جب وزیراعلیٰ کے کچن کا خرچہ ہر روز کا پانچ لاکھ آتا ہے تو ہمارا دل دہلتا ہے۔ آپ جو یہاں سب بیٹھے ہیں ان سب باتوں کو آپ بھی جانتے ہیں لیکن اقرار کرنے سے ڈرتے ہیں۔ جمہوریت جس کا ہم ڈھول پیٹتے ہیں وہ جمہور سے ہوتی ہے جب جمہور در در ٹھوکریں کھا رہا ہو، خوار ہو رہا ہو اور ذلیل ہو رہا ہو اور ہم جمہوریت کے ڈھول پیٹ رہے ہوں تو اس کا کیا فائدہ ہے؟ ہم نے جمہور کو بچہ بنایا ہوا ہے اور اس کو اپنی ڈگڈگی پر نچا رہے ہیں۔ خدا کے لئے آپ نے آئندہ بھی آنا ہے، آپ نے الیکشن لڑنا ہے،

عوام سے ووٹ لینا ہے لیکن ایک وہ بھی ہے جو آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں اتنا خوبصورت ملک دیا وہ دیکھ رہا ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ اپنی بات کریں اور مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تمام ممبران کی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس ضمنی بجٹ پر تقریریں کی ہیں۔ میں ایک دو باتیں کہوں گی زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی کیونکہ ہم نے کافی پیشرفت بھی کرنی ہے۔ ہمارے بہت ہی معتبر جناب قائد حزب اختلاف نے ضمنی بجٹ پر بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں بالکل agree کرتی ہوں کہ ضمنی بجٹ minimum ہونا چاہئے لیکن یہ بات بھی appreciate کرنے والی ہے اور سب کو احساس دلانے والی ہے کہ حقائق کو بھی دیکھا جائے۔ اگر ہم اس وقت بجٹ کو دیکھیں تو بجٹ کا صرف 4.3 فیصد ضمنی بجٹ ہے یعنی پانچ فیصد سے بھی کم ہے۔ ہمیں یہ بھی احساس کرنا ہے کہ یہ ضمنی بجٹ گیا کہاں ہے۔ وہ ضمنی بجٹ تعلیم میں گیا ہے، صحت اور لاء اینڈ آرڈر میں گیا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جن سے ایک عام آدمی کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے خرچے ہم foreign anticipate نہیں کر پا رہے تھے، ڈویلپمنٹ کی سکیمیں complete ہوتی گئیں اور ساتھ ساتھ اس کی current liabilities create ہوتی گئیں جس کی وجہ سے یہ ضمنی بجٹ بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں appreciate کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ جو بات کہی گئی تھی کہ poor financial management reflect کرتی ہے اور ضمنی بجٹ کا سائز 4.3 فیصد کا ہو تو میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ نہیں ہے۔ ایک اور بات کی گئی جو appreciate کرنے والی ہے وہ independent economist کی گئی اور اس کا نام بھی لیا گیا۔ یہ بات کی گئی کہ خیبر پختونخوا میں growth rate سب سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ وہ معیاری economist جس کو quote کیا جا رہا ہے وہ ڈاکٹر حفیظ پاشا ہے اور میں بھی انہیں کو quote کر رہی ہوں۔ ان کی ریسرچ ان کی کتاب میں یہ بھی

کہتی ہے کہ فی کس آمدنی جتنی پنجاب میں بڑھی ہے اتنی ملک کے کسی بھی صوبے میں نہیں بڑھی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر خیبر پختونخوا کا growth rate بڑھا ہے تو وہ اس لئے بڑھا ہے کہ باہر سے remittances آ رہے ہیں، وہ اس لئے بڑھا ہے کہ foreign assistance آ رہی ہیں لیکن جو ہم نے پنجاب میں محنت کر کے فی کس آمدنی بڑھائی ہے وہ ہماری پالیسیوں کی وجہ سے ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ ہم نے ایگریکلچر میں کسان package لائے ہیں، وہ اس لئے ہے کہ ہم نے develop human resource کی ہے، وہ اس لئے ہے کہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو involve کیا ہے۔ یہ انہی کی research authentic ہے جو ان کی کتاب سے quote کی گئی ہے کہ فی کس آمدنی پچھلے چار پانچ سال میں سب سے زیادہ صوبہ پنجاب میں بڑھی ہے یعنی معیار زندگی جتنا پنجاب کے رہنے والوں کا improve ہوا ہے اتنا ملک بھر میں کسی صوبے کا نہیں ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ وہی ریسرچ یہ demonstrate کرتی ہے کہ جو روزگار میں اضافہ ہوا ہے وہ ملک بھر میں سب سے زیادہ پنجاب کے صوبے میں ہوا ہے۔ روزگار میں اضافہ سب سے زیادہ پنجاب میں ہوا ہے اتنا اضافہ کسی دوسرے صوبے میں نہیں ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی ساتھ دو تین چیزیں اور بتا رہی ہوں کیونکہ یہ quote کیا گیا ہے۔ incident of poverty یعنی غربت کا معیار سب سے کم پنجاب میں ہے۔ میں آپ کے لئے کچھ نمبرز quote کر رہی ہوں۔ 31 فیصد پنجاب میں ہے 43 فیصد سندھ میں ہے، 49 فیصد خیبر پختونخوا میں ہے اور 71 فیصد بلوچستان میں ہے۔ جو ہم programme لا رہے ہیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے اور وہ غربت سے باہر نکلیں اگر یہ پروگرام successful نہ ہوتے تو آج پنجاب کی عوام میں شرح غربت اتنی کم نہ ہوتی۔ یہ ہماری پالیسیاں ہیں، ہمارے expenditures ہیں، ہماری priorities ہیں جس کی وجہ سے آج ہمارے سامنے یہ نتیجے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی ساتھ Human Development Report کو quote کروں گی جس کو United Nation publish کرتے ہیں اس میں ہمارا کوئی role نہیں ہوتا اس میں بالکل صاف انداز میں

بتایا گیا ہے کہ تعلیم، صحت، nutrition ان سب میں پنجاب باقی صوبوں سے بہت بہتر perform کر رہا ہے اور پنجاب کی کارکردگی باقی صوبوں سے بہت بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک اور بات بھی independent economist کی ایک اور بات بھی quote کروں گی۔ یہ بات بار بار واضح طور پر کہی جاتی ہے کہ صوبہ بھر میں ترقی کا معیار ایک جیسا نہیں ہے۔ Regional inequality کی بات آتی ہے۔ Independent Economists کہتے ہیں سب سے کم inequality صوبہ پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر! باقی صوبوں میں regional inequality پنجاب کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں ترقی کا جو فرق ہے وہ سب سے کم صوبہ پنجاب میں ہے جبکہ باقی صوبوں میں یہ فرق بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ ہمارے Independent Economists یہاں تک کہتے ہیں، economists کے نام سے ایک بہت بڑا publication ہے اس نے اپنی 2018 کی publication میں صوبہ پنجاب کو International Community میں ایجوکیشن کا ایک رول ماڈل بتایا ہے یعنی تعلیمی معیار کے حساب سے پنجاب پوری دنیا کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہی بلکہ یہ پاکستان کے economists نہیں کہہ رہے۔ یہ economist publication جو باہر چھپتی ہے وہ صوبہ پنجاب کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ ہم تعلیم میں ایک ماڈل ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم جو ضمنی بجٹ دے رہے ہیں اس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہنا کہ ہم نے خرچے زیادہ کر لئے ہیں اور ہم mismanaged ہیں یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اصل حقائق کچھ اور ہیں۔ آپ ہمیں ہماری کوتاہیاں ضرور بتائیں، ہم ان کو سُننے کے لئے حاضر کھڑے ہیں اور آپ کی تنقید کو سر آنکھوں پر لیں گے لیکن اگر کچھ بہتر ہو رہا ہے تو اس کو بھی appreciate کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ایک دو indicators مزید بتاؤں گی اور اس کے بعد wind up کروں گی۔ سب سے زیادہ ڈویلپمنٹ کے اخراجات ہیں۔ Service delivery کو improve کرنے کے لئے، infrastructure کو improve کرنے کے لئے، تعلیم اور صحت کا معیار improve کرنے کے لئے یہ اضافی اخراجات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے چار پانچ سالوں میں سب سے زیادہ improvement, growth, increaseصوبہ پنجاب میں ہوا ہے۔یہ بھی independent analysis indicateکرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب نے غیر ترقیاتی current expenditureمیں سب سے کم growthدکھائی ہے۔یہ ٹھیک ہے کہ کہیں کہیں mismanagementہوئی ہو گی لیکن اس حوالے سے generalized statementدینا مناسب نہیں ہے۔ہمیں تھوڑا سا qualifyingبات کرنی چاہئے جو کہ حقائق پر basedہو کیونکہ سیاسی باتوں کے لئے تو باہر میڈیا کافی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں سب ممبران کا شکریہ ادا کروں گی اور اسمبلی کے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کروں گا۔معزز ممبران بشمول حزب اختلاف کا بھی بہت خاص طور پر شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے ہمارا ساتھ دیا۔ہم نے جو بہت تیز رفتاری سے ترقی کا سفر شروع کیا ہے انشاءاللہ ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ اس کو جاری وساری رکھیں گے۔

جناب سپیکر! میں اسمبلی سٹاف، محکمہ خزانہ کے سٹاف اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے سٹاف کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ ان کی انتھک محنت سے ہی ہم یہ نتائج حاصل کر سکے ہیں۔میں باقی allied departmentsکا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گی کہ پاکستان کی ترقی ہم سب کا نصب العین ہے۔ہم اسی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔آئیں مل کر کام کریں۔ہم چکروں میں پڑے رہتے ہیں، اتنی اہم economic policyپر بات ہو رہی ہے اور ہم اس کے درمیان میں دوسری چیزیں لے آتے ہیں۔جب تک عام آدمی کا معیار زندگی بہتر نہیں ہو گا تو اس وقت تک ہم سب کا مقصد پورا نہیں ہو گا۔بہت شکریہ۔پاکستان زندہ باد۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2017-18 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحبہ! اب آپ ضمنی مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

ضمنی مطالبہ زر نمبر 8

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 8 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، راجہ راشد حفیظ، جناب آصف محمود، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، جناب اعجاز حسین بخاری، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، سردار علی رضا خان دریشک، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الہیٰ، سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ، سردار محمد آصف نکئی، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، مخدوم سید علی اکبر محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، محترمہ فائزہ احمد ملک، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب علی سلمان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"5۔ارب،60 کروڑ،76 لاکھ،51 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر8،"پولیس" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"5۔ارب،60 کروڑ،76 لاکھ،51 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر8،"پولیس" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔جناب محمد عارف عباسی !یہ یاد رکھیں کہ پانچ بجے guillotine apply ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کو ہی appreciate کروں گا۔2017-18 کے بجٹ میں پولیس کے لئے 95۔ارب 59 کروڑ 75 لاکھ اور 26 ہزار روپے رکھے گئے تھے یعنی سالانہ بجٹ میں تقریباً ایک کھرب روپے کی بڑی رقم آپ نے محکمہ پولیس کو دی تھی اس کے بعد ضمنی بجٹ میں پولیس کو ½5۔ ارب روپے مزید دینے کی کوئی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ پولیس کو کس لئے یہ ½5۔ارب روپے مزید دے رہے ہیں؟جب میں نے ان اخراجات کی تفصیل ضمنی بجٹ کی کتاب میں دیکھی ہے تو مجھے پتا چلا ہے کہ VVIP اور وزیراعلیٰ کے escort کے لئے مختلف قسم کی گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ان اللوں تللوں پر 5۔ارب روپے خرچ دیئے گئے ہیں۔ آج سے دس سال پہلے عوام کے ساتھ پولیس کا جو رویّہ تھا یا امن و امان کی جو صورتحال تھی اس سے کہیں زیادہ بدتر صورتحال آج 2018 میں ہے۔پاکستان اور خصوصی طور پر پنجاب میں محکمہ پولیس خوف اور دہشت کی علامت ہے۔ محکمہ پولیس حکمران جماعت کے terrorist wing کا کردار ادا کر رہا ہے۔یہ کام کبھی کراچی میں ایم کیو ایم اپنے کارکنوں سے کرواتی تھی اور آج پنجاب کے حکمران یہی کام پولیس سے کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری پولیس کا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ان کی ترقیاں اور تعیناتیاں حکمران اپنی ذاتی مفادات کو دیکھتے ہوئے،اپنی ذات کے ساتھ ان کی loyalty کو دیکھتے ہوئے کرتے ہیں جو کہ

پنجاب میں پولیس کے زوال کی بڑی وجہ ہے۔اگر پولیس کی پروموشن، پولیس کی تعیناتی اور ان کی ترقی ان کی کارکردگی کی بنیاد پر ہو، یہ دیکھا جائے کہ متعلقہ تھانے میں جرائم کتنے ہوئے، investigations کتنی ہوئیں، ملزمان کتنے پکڑے گئے اور ان میں سزائیں کتنے لوگوں کو ہوئیں۔اگر اس قسم کا کوئی سسٹم ہو اور اس پر یہ پیسا لگے تو پھر ہمیں تکلیف نہ ہو، پنجاب کی پولیس ہی نہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ اس وقت پورے پاکستان کی پولیس کارکردگی کے حوالے سے بدترین پولیس ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو 5۔ارب روپیہ ہے یہ انہوں نے پولیس پر ضائع کیا ہے، اگر یہ ان کی ٹریننگ پر لگاتے اگر یہ ان کے انوسٹی گیشن کے طریق کار پر لگاتے اور یہ ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے لگاتے تو شاید ہمیں دکھ نہ ہوتا لیکن یہ 5۔ارب روپیہ گاڑیوں کی خریداری، ان کے اللوں تللوں اور ان کی عیاشیوں پر لگے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قوم کے ساتھ، پنجاب کی عوام کے ساتھ بڑا ظلم ہے اس لئے اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے تاکہ یہ خزانے پر مزید بوجھ نہ پڑے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: میں سن رہا ہوں، آپ بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!آج آخری دن ہے، آج تو آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

جناب آصف محمود: سپیکر صاحب!مجھے دیکھتے ہی آپ کو غصہ کیوں آجاتا ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب آصف محمود: نہیں جی، کیوں آجاتا ہے، کوئی مجھے وجہ بتائیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!پیار سے۔۔۔(قہقہے)

جناب سپیکر: بات کریں، بات کریں، بات کریں ناں

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!آخری دن ہے، آپ بزرگ آدمی ہیں، میرے ساتھ اس طرح کا رویہ نہ رکھا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کٹوتی کی تحریک پر بات کریں۔ میں پھر سنوں گا۔ بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے پولیس کے لئے مزید 5۔ ارب روپیہ جو رکھا ہے وہ سمجھ سے بالاتر ہے، میں پہلے بھی گفتگو کر رہا تھا اور اب بھی وہیں سے start کرتا ہوں، میں پولیس اور انصاف کے اوپر ہی بات کر رہا تھا۔ میں پہلے دن جب اس ایوان کے اندر آیا تھا تو محترم وزیراعلیٰ نے جو اپنی پہلی تقریر کی تھی تو اس کا پہلا جو انہوں نے ایجنڈا بیان کیا تھا وہ یہ کیا تھا کہ پنجاب میں ہم پولیس کو de-politicize کریں گے، سستے انصاف کو ہم make sure کریں گے اس پر اربوں روپیہ لگایا گیا پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے ان جوانوں کو اور ان کے گھر والوں کو جنہوں نے دہشت گردی کی جنگ میں قربانیاں دیں ان کو میں خراج تحسین پیش کروں گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے اندر جو کالی بھیڑیں ہیں انہیں بھی بے نقاب کرنا چاہئے اور کالی بھیڑوں کی وجوہات بھی ہمیں سامنے لانی چاہئیں۔ ابھی گزشتہ دنوں پانچ چھ دن پہلے راولپنڈی شہر کے اندر ایک واقعہ میڈیا کے اوپر رپورٹ ہوا کہ پولیس نے ایک شخص کو 21۔ فروری کو پرائیویٹ گاڑی کے اندر اٹھایا ،وہ تین بچوں کا باپ تھا، اس کے چھوٹے بچے کی عمر میرا خیال ہے کہ لگ بھگ کوئی تین سال ہے، غریب آدمی ہے اس کو اٹھا کر پولیس لے جاتی ہے، اس کے کچھ لوگ میرے پاس آجاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو پرانی بات ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دیکھیں، میں بات کر رہا ہوں۔ وہ پولیس والے تین بچوں کے باپ کو اٹھا کر لے جاتے ہیں، جب میں پولیس آفیسر سے رابطہ کرتا ہوں، سی پی او سے پوچھتا ہوں تو مجھے تھانہ کے ایس ایچ او صاحب بھی یہ فرماتے ہیں کہ اسے کسی sensitive case میں کسی خلائی مخلوق نے اٹھالیا ہے تو چار پانچ دن بعد وہ آدمی بازیاب ہوتا ہے اور اس حالت میں ہوتا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر! آپ کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی، میں سمجھتا ہوں کہ آج آخری دن ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح ناراضگی کا اظہار کریں۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹری صاحب سے کوئی بات کر رہا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اچھا، ٹھیک ہے، میں یہ سمجھا کہ آپ کا موڈ off ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا، آج آخری دن ہے۔ میں بڑے تحمل سے بات کر رہا ہوں، میں یہ چاہ رہا ہوں کہ مسکراتے ہوئے آپ میری بات سنیں، ظاہر ہے، سپیکر صاحب! being opposition member یہ ہمارا فرض ہے کہ جو بات حقائق پر مبنی ہو وہ ہم تو کم از کم at least یہاں پر کریں تو ہمیں کرنے دیا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کے آئے دن میڈیا کے اوپر جو واقعات رپورٹ ہو رہے ہوتے ہیں تو میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بلند و بانگ دعوے کرنا، اربوں روپے کی اخباروں کے اندر پبلسٹی کرنا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر different organizations کے سروے quote کر دیئے جاتے ہیں تو ان کی بھی reasons ہمیں پتا ہیں کہ کن بنیادوں کے اوپر وہ سروے رپورٹس آتی ہیں اور ان کی back end پر وجوہات ہوتی ہیں۔ Overall پنجاب کا کوئی شہری بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ آپ کے تھانوں کے اندر کوئی شریف آدمی جانے کو تیار نہیں ہے۔ تھانوں کی جو itself حالت ہے، میرے حلقے میں جو تھانے ہیں، ایک تھانہ ریس کورس ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ دن کو 12 بجے بھی وہاں جانے سے گھبراتے ہیں، کوئی شریف آدمی اس سائیڈ کا رخ نہیں کرتا۔ میں جب نیا نیا ایم پی اے بنا، ویسے بھی میں لگتا نہیں ہوں، یہاں پر کوئی تھوڑا سا misfit ہوتا ہوں، ایک عام آدمی ہوں تو میں چلا گیا تھانے میں، وہاں پر جو محرر صاحب بیٹھے ہوئے تھے ان کو میں نے کہا کہ ذرا مجھے پنسل دینا میں نے کوئی چیز لکھنی ہے، اس کو میں نے تعارف نہیں کروایا تو اس نے کہا کہ میرے پاس پن ہی نہیں ہے، باہر وں لے آؤ جا کے، تو جس صوبہ کے تھانوں کے اندر لکھنے کے لئے پن نہ ہو تو وہاں سے آپ انصاف کی کیا توقع کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں تو میں پھر آپ کے سامنے بات کر کے آپ سے انصاف کی کیا توقع کروں؟ میں پانچ سال تو یہاں پر بولتا رہا ہوں تو کسی ایک بات کے اوپر بھی، کوئی ایک ایسی تجویز ہماری ہو، جو یہاں پر ہم نے بات کی ہو تو اس پر implement ہو جاتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں، اپنے تمام colleagues کا مشکور ہوں جنہوں نے پانچ سال برداشت کیا، آپ کا مشکور ہوں، اسمبلی کے تمام سٹاف کا شکریہ۔ اپنے تمام اپوزیشن کے بھائیوں کا شکریہ اور میں دعا گو ہوں کہ اگلی جو اسمبلیاں آئیں، ہمیں نہیں پتا کہ کس نے آنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے گھر والوں کا بھی شکریہ جنہوں نے آپ کو ادھر بھیجا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے تو میرے علاقے کے لوگوں کا شکریہ کہ جنہوں نے مجھ جیسے عام آدمی کو یہاں پر بولنے کا موقع اور نمائندگی کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ اللہ خیر کرے گا۔

جناب آصف محمود: میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والی اسمبلیاں جو ہیں اللہ کرے کہ وہ حقیقی معنوں میں جمہوری ہوں اور یہ جو ہمارے رولز آف پروسیجرز ہوتے ہیں ان کو properly implement کیا جائے اور ہمارے جو ممبران ہیں اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ یہاں پر بیٹھ کر پاکستان کے لئے کوئی بات کر سکیں اور اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے سپیکر صاحب کو توفیق دے کہ ہماری بات سننے کی اس میں ہمت ہو۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اور کوئی صاحب بولنے والے نہیں ہیں۔۔۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے اپنی کٹ موشن کے نتیجہ میں جو پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کی ہے جبکہ جس ضمنی گرانٹ کی اس وقت approval لی جا رہی ہے، اس میں محکمہ پولیس میں 8 ہزار سے زائد نئی پوسٹیں اس سال create کی گئیں۔ اس میں ڈولفن فورس کا دائرہ کار لاہور کے علاوہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں تک بڑھایا گیا۔ اسی طرح سے چائنیز اور غیر ملکی ہمارے بھائی ادھر آکر جو سی پیک پراجیکٹس کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں ان کی حفاظت کے لئے دو نئی بٹالین کھڑی کی گئی ہیں۔ اسی طرح سے ایلیٹ فورس کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے، ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے حوالے سے اس ضمنی گرانٹ کی approval درکار ہے۔ جہاں تک کارکردگی پر بات کی گئی ہے تو پولیس کے دو بنیادی functions ہیں، Watch and Ward and Investigation دنیا جو ہے وہ ان دونوں functions میں آج سے 35/40 سال پہلے scientific بنیادوں پر جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان میں میاں محمد شہباز شریف کو بطور وزیراعلیٰ یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان پولیس کی جو سمت ہے اس کا تعین کر دیا گیا ہے۔ 10۔ارب روپے کی لاگت سے سائنٹیفک

فرانزک لیبارٹری جو قائم کی گئی ہے وہ نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس فرانزک لیبارٹری کے قیام کے بعد اس کو فنکشنل کرنے میں ایک لمبا اور بڑا مشکل مرحلہ تھا لیکن اس کو میرٹ اور ایسی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے کہ آج دنیا میں اس لیبارٹری کا ایک ایسا کریڈٹ ہے، اس کی ایک ایسی پوزیشن ہے کہ دنیا سے ٹیسٹ کے جو samples ہیں اس کو بھیجے جاتے ہیں اور پاکستان میں، میں صرف پنجاب کی بات نہیں کر رہا، پاکستان سے مختلف جو heinous cases تھے وہ اس لیبارٹری کے ذریعہ سے resolve ہوئے، انوسٹی گیشن میں وہ جو ایک معاملہ ہوتا تھا کہ تھانیدار نے ضمنی پیسے لے کر ملزم کے حق میں لکھ دی یا مدعی سے پیسے لے کر ملزموں کے خلاف یا بے گناہ لوگوں کے خلاف لکھ دی۔ اس سائنٹیفک لیبارٹری سے کسی بھی crime scene کو save کرنے کے بعد وہاں سے چودہ قسم کی ایسی شہادتوں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ ان کو capture کیا جا سکتا ہے کہ 7۔ارب انسانوں میں سے جس بندے کو کہیں گے کہ This is the man تو وہی بندہ ملزم ہو گا۔

جناب سپیکر! اس میں پولیس کی discretion کہ غلط تفتیش کر دی، غلط ضمنی لکھ دی، غلط آدمی کو پکڑ لیا یہ انوسٹی گیشن کا سب سے بڑا ظلم تھا اور پولیس کی کارکردگی میں سب سے بڑی خرابی بھی تھی لیکن اس سے وہ بتدریج دور ہو جائے گی۔ ہم اس وقت تک ڈسٹرکٹ level پر پہنچے ہیں، جیسے جیسے اس لیبارٹری کی reach trickle down ہو کر تھانہ level پر پہنچے گی تو اس کے بعد یہ بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ اس وقت بھی دیکھ لیں کہ قصور کا واقعہ ہو، میڈیا میں جو ہاتھ کٹنے کا ایک بہت بڑا issue بنا تھا حتیٰ کہ خیبر پختونخوا میں سات سال کی ہماری بیٹی جس کے ساتھ درندگی ہوئی اس کا ملزم اس کا قریبی عزیز تھا اور اس کا گھر victim کے گھر کے بالکل سامنے تھا۔ جب تک لیبارٹری سے analysis کر کے ملزم کی نشاندہی نہیں ہوئی اس وقت تک وہ ملزم وہیں پر تھا، کسی کو اس پر شک بھی نہیں گزرا، کسی human intelligence کی بنیاد پر اسے نہیں پکڑا گیا لیکن جب اس کی نشاندہی ہوئی اس کیس میں بھی، قصور میں بھی اور باقی کیسز میں بھی تو وہ اتنی مستند تھی کہ کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی allegation، کی حد تک بھی کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس لیبارٹری کا قیام آج سے بہت عرصہ پہلے ہو چکا ہوتا تو آج ہم انوسٹی گیشن کے مختلف نقائص اور باقی جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں ان سے آگے نکل چکے ہوتے اس لئے یہ ایک بہت بڑا initiative ہے جس سے پولیس کی کارکردگی بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح سیف سٹی پراجیکٹ وہ چیز ہے جو watch and ward کو scientific بنیادوں پر استوار کر دے گی اور کسی ملزم کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کسی ملزم کے لئے ممکن نہیں ہو گا کہ وہ واردات کرے اور اس کے بعد بچ نکلے۔ اس پراجیکٹ کو بھی initiate کر دیا گیا ہے، اس وقت لاہور میں سیف سٹی پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ بڑے شہروں جن میں راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ملتان اور بہاولپور میں بھی یہ پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ tenure میں جب پنجاب کے عوام اسی جماعت، اسی حکومت اور اسی لیڈر کو دوبارہ خدمت کا موقع دیں گے تو اس سیف سٹی پراجیکٹ اور scientific بنیادوں پر انوسٹی گیشن کے concept کو محیط کیا جائے گا تاکہ امن و امان کے لئے بہتر سے بہتر صورت حال پیدا ہو۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ماشاءاللہ، اللہ مبارک کرے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 8 پولیس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے

والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر
اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زرہوا)

مطالبہ زرنمبر9

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر9پیش کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ارب86 کروڑ 33لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم
ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ما
سوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ارب86 کروڑ 33لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم
ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ما
سوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر9 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، راجہ راشد حفیظ، جناب آصف محمود، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، جناب اعجاز حسین بخاری، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ

سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، سردار علی رضا خان دریشک، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ، سردار محمد آصف نکئی، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، مخدوم سید علی اکبر محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، محترمہ فائزہ احمد ملک، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب علی سلمان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! Thank you: I move:

> That the total of 19 billion, 86 million, 33 lac and 17 thousand…

جناب سپیکر: محترمہ! جو اردو میں لکھا ہوا ہے آپ وہ بولیں۔
You are not allowed to speak in English.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

> "19۔ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9 تعلیم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "19۔ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9 تعلیم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: پہلے تو یہ بتائیں کہ اگر ایک روپیہ کر دیا جائے تو آپ کیا کریں گی؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر سزاؤں کا کوئی طریق کار بنالیا جائے تو آئندہ آنے والا وقت بہتر ہو سکتا ہے اسی وجہ سے میں کٹوتی کی تحریک پیش کر رہی ہوں تا کہ اس کا کوئی احساس ہو سکے کہ جب ہم کوئی بھی بجٹ لے کر آتے ہیں تو اس کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ بجٹ لانے سے پہلے ہمیں جو تیاری کرنی چاہئے کیا ہم وہ تیاری کر رہے ہیں یا کر پاتے ہیں؟ اگر نہیں کر پاتے تو یہ کونسا طریق کار ہے کہ ایک بڑا بجٹ رکھنے کے بعد ہمیں ضمنی بجٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم نے 2017-18 میں تعلیم کے لئے 40۔ ارب 74 کروڑ 96 لاکھ 63 ہزار روپے کی خطیر رقم رکھی تھی۔ اس وقت پنجاب کے اندر ڈیڑھ کروڑ بچے سکولوں سے باہر ہیں، missing facilities پوری نہیں کر پائے۔ سینکڑوں ایسے سکول ہیں جہاں پر ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ نمائندگی کیا کرتے ہیں؟ آپ نوٹس میں بھی نہیں لاتے کہ یہاں سکول میں ہیڈ ماسٹر نہیں ہے یا ٹیچر نہیں ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہم بارہا ہاؤس کے اندر اپنے سوالوں اور تحاریک التوائے کار کے ذریعے عوامی issues highlight کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ آپ کے موجودہ تمام محکموں کی کرپشن اور ملی بھگت سے جو معاملات ہو رہے ہیں انہیں بھی highlight کرتے رہتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ اس وقت پنجاب کا جو مسئلہ ہے میں اس پر بات کروں گی کہ ہم تعلیم کے لئے جو بجٹ رکھتے ہیں اس کا ہمارے پاس کیا mechanism ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ کی بات سنی جائے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ ہم تعلیم کا جو بجٹ رکھتے ہیں اس کی allocation اور اس کی ڈویژن کیسے کرنی ہے اور تمام سکولوں کی حالت کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔ کیا سکولوں میں صرف اور صرف allocation اور بجٹ سے معاملات حل ہو رہے ہیں؟ اگر نہیں ہو رہے تو کیا اس پر سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے پاس بجٹ بھی ہوتا ہے، ہم بہت بلند وبانگ دعوے بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے سکولوں اور اداروں کی تعلیمی صورتحال بدتر

سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ کیا یہ گڈ گورننس پر سوالیہ نشان نہیں ہے؟ کیا یہ وہ چیزیں نہیں ہیں جو اس وقت آپ کے احتساب کے ادارے سامنے لے کر آرہے ہیں اور کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے چاہے محکمہ تعلیم ہو چاہے صحت، صاف پانی کمپنی ہو کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جہاں پر آپ کے حکمرانوں نے آپ کے اپنے لوگوں کو وہاں پر نوازا نہ ہو یا کرپشن نہ کی ہو۔

جناب سپیکر! یہ معاملہ صرف اس حد تک نہیں رہ جاتا کہ ہم کٹوتی کی تحریک پیش کریں اور صرف بات کر کے اسے ختم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہمارا ملک جس نہج پر آچکا ہے اور پنجاب کے جو حالات ہو چکے ہیں وہاں پر ہم بڑے بڑے bridges بنا کر اور میٹرو لائنز بنا کر ہم اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں اس چیز کی بہت ضرورت ہے کہ ہم اپنے wisdom کو بڑھائیں۔ ہم MDGs بناتے ہیں اور اس میں پنجاب حکومت مکمل طور پر فیل ہوئی ہے۔ پھر ہم SDGs کی طرف آتے ہیں یعنی Sustainable Development Goals کی بات کرتے ہیں اور اس کے علاوہ حکومت نے پنجاب کی بہت سی task forces بنائی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود معزز ممبران کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں دیا جاتا جب ہم کسی issue کو highlight کرتے ہیں تو ہماری بے توقیری کی جاتی ہے کیونکہ ہماری پیش کی گئی تجاویز کو شامل ہی نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! آج آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر خود یہ بات پوچھی ہے کہ ہم یہ چیزیں ایوان میں کیوں لے کر نہیں آئے؟ کیا آپ اس چیز کے گواہ نہیں ہیں، کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ بطور ممبر ہم نے اپنے علاقے کے issues کو نا صرف highlight کیا بلکہ حکومت کو بہت دفعہ مجبور کیا اور اس بابت احتجاج بھی کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب حکومت کی گڈ گورننس کا پول کھل کر سامنے آچکا ہے اور اب یہ حکومت ضمنی بجٹ کی صورت میں پنجاب کی عوام پر ایک اضافی بوجھ بھی ڈال رہی ہے۔ ضمنی بجٹ سے بہتری نہیں آتی۔ جب ہم پالیسی بنا رہے ہوتے ہیں یا budget allocations کر رہے ہوتے ہیں تو اس وقت ہمیں ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ بجٹ بنانے والے اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ اضافی اخراجات کرنا کوئی بہتر طریق کار نہیں ہے۔ پنجاب کے اندر اتنے سال حکومت کرنے کے باجود بہت زیادہ اضافی اخراجات پیش کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!18-2017 کے بجٹ میں شعبہ تعلیم کے لئے 40۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی تھی لیکن اس کے باوجود 19۔ارب روپے سے زیادہ کے extra اخراجات کئے گئے ہیں تو کیا یہ عقلمندی ہے اور مجھے اس بات کا جواب کون دے گا؟ یہاں پر سب لوگ تماشائی بن کر بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومتی بنچوں کی طرف سے ہمیشہ غیر سنجیدہ اور مذاق والا روّیہ اپنایا گیا ہے۔پانچ سال گزرنے کے بعد مجھے انتہائی افسوس اور دُکھ ہے کہ اگر ہم سب اپنی اپنی ذمہ داری احسن انداز سے پوری کرتے تو کیا پھر ملک اور صوبے کے حالات بہت بہتر نہ ہوتے؟

جناب سپیکر!میرا یہ سوال آپ اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے سب ممبران سے ہے کیونکہ آپ custodian of the House ہیں۔آپ نے دیکھا ہے کہ جب کوئی مضحکہ خیز بات ہو تو تماشائیوں کی طرح اس پر سب ممبران بولنا شروع کر دیتے ہیں لیکن جب ہم good governance and policy making کی بات کرتے ہیں تو اس جانب کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!معزز ممبران کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال نہ کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!جب ہم policy making or good governance کے بارے میں بات کرنا چاہیں تو Chair کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف تین یا پانچ منٹ بول سکتے ہیں لیکن اگر ان کے اپنے ممبران قائدین کے قصیدے پڑھنا یا تعریفیں کرنا چاہیں تو پھر وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!موجودہ حکمران تو اب جانے والے ہیں اور انشاءاللہ آنے والا وقت پنجاب کی عوام کا وقت ہو گا۔انشاءاللہ کل تحریک انصاف کا وقت ہو گا اور یہاں صوبے اور ملک میں قانون و انصاف کا بول بالا ہو گا۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب محترمہ خدیجہ عمر بات کریں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! آج یکم رمضان المبارک ہے تو میں سب سے پہلے ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران، اپنے بھائی اور بہنوں کو رمضان المبارک کی مبارکباد دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکت سے ہمارے ملک پاکستان پر رحم کرے۔ اچھے اور غریب لوگوں کا احساس کرنے والے لوگ منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آئیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گی کہ دین اسلام کے ہر رکن کے پیچھے ایک logic کارفرما ہے۔ روزے کا بھی ایک logic ہے۔ جب ہم بُھوکے اور پیاسے رہتے ہیں تو ہمیں بُھوکے، پیاسے، غریب اور نادار لوگوں کا احساس ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کو پنجاب میں برسر اقتدار آئے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ رمضان المبارک میں ہونے والی مہنگائی کا تدارک نہیں کر سکی۔ یہ ایک روایت بن چکی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں مہنگائی آسمان سے باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے۔ بے چارہ غریب جو پہلے دال روٹی کھا رہا ہوتا ہے رمضان المبارک میں مہنگائی کی وجہ سے اسے وہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! ہم سب ممبران کا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم بازاروں میں جا کر چیزوں کی قیمتیں چیک کریں۔ مرغی کچھ دن پہلے 200 روپے فی کلو کے حساب سے مل رہی تھی لیکن آج اس کے نرخ 300 روپے فی کلو تک پہنچ گئے ہیں۔ بطور مسلمان ہمارا اوّلین فرض بنتا ہے کہ غریب لوگوں کی طرف توجہ دیں۔ ہم یہاں کرسیوں پر بیٹھ کر بڑی بڑی باتیں کر لیتے ہیں۔ ایک دن پورے پنجاب کی بجلی گئی ہے تو ہم سب بلبلا اُٹھے ہیں۔ آپ ان لوگوں کا حال دیکھیں کہ جن کے گھروں میں پنکھے بھی نہیں چلتے لیکن اس کے باوجود بجلی کے بل بہت زیادہ آتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گی۔ میری بہن نبیلہ حاکم علی خاں نے بھی مجھ سے پہلے اس بارے میں تفصیلاً بات کی ہے۔ پچھلے دس سال سے متواتر آپ لوگوں کی حکومت ہے۔ یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ نے آپ کو موقع دیا۔ کابینہ کے وزراء اور میری بہن وزیر

خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے بھی فرمایا ہے کہ پوری دنیا میں پنجاب کے ایجوکیشن سسٹم کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے سو فیصد انرولمنٹ کا target حاصل کر لیا ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے آپ شعبہ تعلیم کے لئے ہر بجٹ میں بڑی کثیر رقم مختص کرتے رہے ہیں لیکن شعبہ تعلیم کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک آپ نے بہت زیادہ قرضے لئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہماری آنے والی نسلیں بھی مقروض ہو چکی ہیں۔ ہمیں اس قرضے کا کیا فائدہ ہوا؟ ہم نے اپنے لوگوں کو مقروض کر دیا، ہم نے اپنے ملک کی اہم چیزیں گروی رکھوا دیں اور جب آپ چیزیں pledge کرواتے ہیں تو اس ملک سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ کیا اپنے ملک کی چیزیں pledge کروانے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں، کیا اپنے ملک کے لوگوں کو stakes پر لگانے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سو فیصد dropout rate ختم ہو چکا ہے اور سو فیصد شرح خواندگی کا ہدف حاصل ہو گیا ہے، کیا تمام سکولوں کو پانی، بجلی اور دوسری بنیادی سہولتیں میسر ہیں، کوئی سکول چار دیواری اور چھت سے محروم نہیں ہے، صوبے کے تمام بچے ایک نصاب پڑھ رہے ہیں، صوبے کے ہر بچے کو مفت تعلیم کی ایک جیسی سہولت میسر ہے، صوبے کے اساتذہ کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں، محکمہ تعلیم کو کرپشن اور لاپروائی کے کلچر سے بالکل پاک کر دیا گیا ہے؟ رمضان کے اس بابرکت مہینے میں اگر ہم اپنے ضمیر کے اندر جھانک کر دیکھیں اور سچ بولیں تو ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں آئے گا۔ قرضے لے کر بھی ہم اپنے targets کو پورا نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکمرانوں نے ان میں سے کچھ بھی پورا نہیں کیا اور انہوں نے صرف باتیں کی ہیں۔ اگر گڈ گورننس ہوتی تو یہ تمام اہداف پورے ہو چکے ہوتے۔ آپ شعبہ تعلیم میں کچھ بہتری لائے ہوں گے لیکن کس بنیاد پر اور آپ نے اس قوم کے بچوں کو کیا دیا ہے؟ پنجاب میں دو کروڑ سے زیادہ بچے سکول نہیں جاتے، 40 فیصد بچے سکول کی سہولت سے محروم ہیں، پنجاب میں سکول چھوڑنے کی شرح 34 فیصد ہے، پنجاب کی 40 فیصد آبادی ناخواندہ ہے، پنجاب میں 40 فیصد خواتین ناخواندہ ہیں، پنجاب میں 25 فیصد سکولز بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں اور آج بھی سائنس ٹیچرز کی 20 ہزار اسامیاں خالی ہیں۔ 2008 میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہاں ایوان

میں کھڑے ہو کر بہت emotional تقریر کی تھی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی کئی تقاریر میں مائیک توڑے ہیں۔ اُس وقت ان کے جذبات سے ایسے لگتا تھا کہ جیسے اس ملک کے لئے سارا جذبہ انہی کے اندر ہے۔

جناب سپیکر! باتیں کرنا تو بہت آسان ہے، تقریریں کرنا تو بہت آسان ہے، مائیک توڑنا بہت آسان ہے۔ انگلی ہلا ہلا کر باتیں کرنا بہت آسان ہے۔ اس صوبے کی سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ دس سالوں سے باتیں کی گئی ہیں لیکن عملدرآمد کچھ نہیں ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ اس کو چھوڑ دیں ایک انسان ہونے کے ناتے بتائیں کہ ہم اپنے بچوں کے لئے کیا سوچتے ہیں اور ایک غریب کا بچہ جو رُل رہا ہے اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، تعلیم کے لئے بھی کچھ نہیں ہے، مہنگائی اتنی زیادہ ہے کہ غریب لوگ بجلی کے بل ادا نہیں کر سکتے اور اسی وجہ سے چوریاں اور ڈاکے بڑھ رہے ہیں لیکن یہاں پر کچھ ایسا پیش کیا جا رہا ہے کہ صوبہ پنجاب پیرس بن چکا ہے اور پنجاب میں کوئی مسائل ہی نہیں ہیں۔ کوئی خدا کا خوف کریں اور خدا کے لئے کم از کم ایک مقدس مہینے کا ہی لحاظ کر لیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے 8 ہزار ہائر سیکنڈری سکولوں میں سے 4 ہزار ہائر سیکنڈری سکولز لائبریریوں اور لیبارٹریوں کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ یہاں پر وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ جس قوم کی لائبریریوں اور لیبارٹریوں کی بتیاں روشن ہوئیں اُس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ میں دس سال بعد اس وقت آپ کو یہ figures بتا رہی ہوں تو وزیر اعلیٰ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے سوچیں۔ ہر دفعہ تو ایسی باتیں کرتے ہیں جس کو پورا نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی اپنا نام بدلنے کے لئے کہتے ہیں۔ یہ صوبہ ہے یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے وزیر اعلیٰ کے حق میں نعرے بازی)

جناب سپیکر! یہ اپنے وزیر اعلیٰ کو مکھن لگا سکتے ہیں، یہ اپنی لیڈر شپ کو مکھن لگا سکتے ہیں لیکن جب یہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہوں گے تو وہاں پر کس کو مکھن لگائیں گے اور یہ وہاں پر اللہ تعالیٰ کے آگے کیا جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ 7 منٹ کے بعد گلوٹین apply ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جو غلط رپورٹس دیتا ہے اور جو غلط چاپلوسیاں کرتا ہے وہ بھی اتنا ہی ذمہ دار ہے اور یہ مکھن لگانے والے لوگ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جو cut motion آئی ہے اُس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ معزز وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی priority ہمیشہ ایجوکیشن رہی ہے اور انہوں نے ان پانچ سالوں میں جتنا focus education پر رکھا ہے اور اس کے لئے بہت سارے initiatives بھی لئے ہیں تاکہ ایجوکیشن کو عام کیا جائے اُس میں طلباء کی انرولمنٹ بڑھائی ہے، اس کے علاوہ ٹیچرز کی بھرتی، اُن کی trainings، سکولوں میں missing facilities کی provision، ٹیکسٹ بکس ہیں، سکولز کی سیکورٹی کی بہتری کے لئے بہت سارے اقدامات اور میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ غریب بچوں کو تعلیم کی فراہمی کے لئے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ جیسے پراجیکٹس شروع کئے، میرٹ پر لیپ ٹاپس دیئے گئے، یونیورسٹیز بنائی گئیں تاکہ تمام بچوں کو ایک جیسی معیاری تعلیم مہیا کی جاسکے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی بنائی گئی ہے جو اس میں بہت اہم رول ادا کر رہی ہے تاکہ جنوبی پنجاب کے بچوں کو بھی یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔ یہاں پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ بہت سارے بچے سکولوں سے باہر ہیں اس حوالے سے میں کہوں گی کہ یہ بالکل غلط statement ہے کیونکہ یہاں پر ہمارے بچے سکولز سے باہر نہیں ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں تقریباً 35ہزار اساتذہ کرام کی میرٹ پر بھرتی کی گئی ہے، بہترین افراد کا چناؤ بطور اساتذہ کرام کیا گیا ہے، PEEF اور QAED کے ذریعے معیاری تعلیم کو یقینی بنایا گیا ہے۔ پچھلے ایک سال میں انرولمنٹ میں 20فیصد اضافہ ہوا ہے جو ایک ریکارڈ ہے اور اس وقت پنجاب میں 15.5 ملین طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ جنوبی پنجاب کے 16 اضلاع میں تقریباً 6لاکھ طالبات کو ماہانہ وظائف دیئے جارہے ہیں۔ جو بچے بھٹوں پر کام کرتے تھے اُن کے والدین کو 90ہزار روپے کے وظائف دیئے جارہے ہیں۔ اس وقت دانش سکول میں 9300 طلباء وطالبات کو بہترین معیاری تعلیم دی جا رہی ہے اور ان سکولوں کو بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہمارے دانش سکول کے ہی بچے لاس اینجلس میں ایک international competition میں گئے تھے اور وہاں سے ایوارڈ جیت کر آئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کے PEEF کے رزلٹ 68 فیصد سے بڑھ کر اس سال 86 فیصد ہو گئے ہیں اور میٹرک کے نتائج بھی 77 فیصد سے بڑھ کر 82 فیصد پر گئے ہیں۔ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس نے باقی صوبوں کو اپنے برابر اور ہم آہنگی پر لانے کے لئے بلوچستان صوبہ کے طلباء کو سکالرشپ فراہم کئے ہیں۔ گوادر اور بلوچستان میں پنجاب حکومت ایک ماڈل سکول تعمیر کر رہی ہے جس کے تمام اخراجات پنجاب حکومت برداشت کر رہی ہے۔ 2021 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، ایک لاکھ نئے اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی کی گئی ہے۔ چنانچہ میں یہاں پر بتانا چاہوں گی کہ ایجوکیشن کی مد میں بہت سارے initiatives لئے گئے ہیں اور جس کی وجہ سے معیار تعلیم بہتر ہوا ہے اور یہ تمام initiatives خادم اعلیٰ پنجاب نے پنجاب کی عوام کی خاطر لئے ہیں اس لئے میں آپ سے request کروں گی کہ حزب اختلاف کی کٹوتی کی تحریک کو مسترد کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے حق میں نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ اب سوال یہ ہے جو اس کٹوتی کی تحریک کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں اور جو اُس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"19۔ ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9، "تعلیم" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motions کے ذریعے کارروائی پانچ بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہوگی تو اب ہم با قاعدہ قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ 60 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 64 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 52 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مطالبہ زر نمبر5

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو2۔ارب75کروڑ92لاکھ89ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر6

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو82کروڑ27لاکھ41ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر7

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم 5کروڑ25لاکھ63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 17۔ارب 16 کروڑ 27 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 60 کروڑ 36 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 65 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے
طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 69 کروڑ 89 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 15 کروڑ 89 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو75 کروڑ88لاکھ38ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر16

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو50 کروڑ3لاکھ79ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک ارب44 کروڑ75لاکھ64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 58 کروڑ 54 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ 9 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 18 کروڑ 91 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ ارب 84 کروڑ 59 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ ارب 10 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر30

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر31

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر32

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ مد" قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 18-2017

ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Sir, I lay the supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKER: The supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2017-18 has been laid.

قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک

فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے گئے آپریشن کے دوران شہید ہونے والے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناءاللہ کی شجاعت پر شاندار خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

مورخہ 16۔مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہو گئے۔ آپریشن ردالفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہو گئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

مورخہ 16۔ مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہو گئے۔ آپریشن رد الفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہو گئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

مورخہ 16۔ مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہو گئے۔ آپریشن ردالفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہو گئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اسے oppose کرتے ہیں۔ جو ہم قرارداد لاتے ہیں اس کو take up نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ بالکل غلط طریقہ ہے کہ آخری اجلاس میں آخری دن قواعد کو معطل کر کے آپ یہاں پنجاب حکومت کے ڈھنڈورے پیٹنے شروع ہو جائیں۔ اگر رانا صاحب یہ پیش کریں گے تو ہم احتجاجاً واک آؤٹ کریں گے۔ یہاں پر بجٹ اور ساری چیزوں پر debate ہوئی ہے لیکن اگر آپ نے نعرے لگانے ہیں تو باہر جا کر لگائیں۔ پنجاب کے ایوان کے اندر وزیر اعلیٰ پورے سال میں چند منٹوں کے لئے آئیں تو اس ایوان کی یہ توہین ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ پچھلے پانچ سالوں میں کتنی

دفعہ اس ایوان کے اندر آئے ہیں؟ ہم اس کو oppose کرتے ہیں اور اگر آپ دوبارہ یہ پڑھیں گے تو ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" اور گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق اسمبلیوں کی مدت پوری ہونے پر اظہار مسرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خاں): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ
:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص

قیادت میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب

اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُرزور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور

کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا"۔انشاءاللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص قیادت میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔ یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا"۔ انشاءاللہ

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص قیادت

میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُرزور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور کردار ادا

کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا۔" انشاءاللہ

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! شکریہ۔ میری آپ سے اور وزیر قانون سے request ہے کہ اگر اس قرارداد میں اسمبلی سٹاف کا بھی ذکر کر دیا جائے کیونکہ ہمارا جو ماحول یہاں رہا ہے اس میں سیکرٹری اسمبلی اور ان کی ساری ٹیم ہے تو یہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسمبلی کے پورے سٹاف اور ہمارے ساتھ جتنے لوگ related ہیں ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(قرارداد منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر کہ موجودہ معزز ایوان کی آئینی مدت مکمل ہونے جا رہی ہے اور غالباً یا یقیناً آج ہمارا last session ہے تو اس موقع پر میں اپنی جانب سے بھی اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کی جانب سے بھی ایوان کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور بالخصوص قائد حزب اختلاف اور جو ہمارے معزز ممبران جن کا اپوزیشن سے تعلق ہے، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! یہ بات کافی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ معزز ایوان قائم رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم میں سے کچھ ہوں گے لیکن شاید سب نہ ہوں اور ہم میں سے کچھ اور ہمارے ساتھی ہمارے بھائی ہوں تو اس مرحلے پر خاص طور پر ہمارے اپوزیشن کے ممبران، چونکہ اس ایک لمبے عرصے میں ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی مشکل یا متنازعہ بات نہ ہوئی ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً اپوزیشن کے ممبران کے بھی یہی جذبات ہوں گے کہ ہر معزز ممبر انتہائی عزت اور احترام کے لائق ہے اور اس دوران حکومتی بنچز کی طرف سے، ہماری کابینہ کی طرف سے اگر کسی مرحلے پر بھی اپوزیشن سے متعلق کوئی ایسی بات ہوئی جس سے

ان کی دل آزاری ہوئی تو میں اپنی طرف سے اور حکومتی بنچز کی طرف سے بھی اس پر معذرت خواہ ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی بھی اگر کوئی ایسا مرحلہ آیا جس طرح سے ابھی آج بھی تھوڑی دیر پہلے ایسی ہی بات ہوئی تھی یقیناً ان کی نیت میں بھی ایسی بات نہیں تھی ایک on the spur of the moment میں کوئی بات ہو جاتی ہے تو بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی کھلے دل سے، کیونکہ ان پانچ سالوں میں بہت سی اچھی یادیں اور درمیان میں کچھ کچھ تلخ مرحلے بھی ہیں تو میری معزز ایوان میں موجود تمام اپنے بھائیوں سے بھی، لیڈر آف اپوزیشن سے بھی اور اپوزیشن کے معزز ممبران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اچھی باتوں کو یاد رکھیں اور تلخ لمحات کو آج ہی اپنے دل سے نکال دیں۔ ان کی طرف سے بھی جو یہاں پر مثبت ہوا وہ ہمیشہ ہماری یادداشت کا حصہ رہے گا اور جو مثبت نہیں ہوا اسے ہم کبھی بھی یاد کرنا نہیں چاہیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر اسمبلی کا جو سٹاف ہے، جو سیکرٹری صاحبان ہیں میں خصوصی طور پر اس پورے سٹاف کا اور سکیورٹی سٹاف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! مجھے یہاں پر مختلف ادوار میں منتخب ہو کر آتے تقریباً 28 سال ہو گئے ہیں۔ میں 1990 میں پہلی دفعہ اس ایوان میں داخل ہوا تھا تو میں نے یہ اس وقت سے دیکھا ہے کہ اس اسمبلی میں کام کرنے والا جو سٹاف ہے اس کا ہر ممبر کے ساتھ، میں نے اپوزیشن کا دور بھی دیکھا ہے میں نے ٹریژری میں بھی دیکھا ہے کہ ایک نائب قاصد سے لے کر سیکرٹری تک ہر سٹاف کا روّیہ ایسا ہی رہا ہے کہ ایک ممبر کو اس معزز ایوان میں اور اس بلڈنگ میں آ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی وہ ایک VIP ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ممبر نے ہمیشہ تعاون پایا ہے اور ہمیشہ عزت پائی ہے۔ اس کے اوپر میں سٹاف کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کروں گا۔ اگر اس سے پہلے ہماری محترمہ فنانس منسٹر صاحبہ نے تنخواہ دینے کے بارے میں announce نہیں کیا تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ مجھے ابھی سیکرٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ تنخواہ کی سمری sign ہو گئی ہے تو بہر حال اس سمری کو انشاء اللہ اگلے تین دن میں نکلوا دیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ جو پریس گیلری میں ہمارے دوست بیٹھے ہیں میں پورے معزز ایوان کے ہر رکن کی طرف سے including ٹریژری، اپوزیشن، سٹاف کی طرف سے اور آپ کی طرف سے بھی ان تمام معزز بھائیوں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ہمارے وہ بھائی ہیں، اس معزز ایوان میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اگر ہمارے لوگوں تک نہ پہنچے، وہ ہمارے ووٹرز تک نہ پہنچے تو شاید اس کی وہ افادیت نہ ہو جو کہ اس کی ہونی چاہئے۔ پریس گیلری کے ہمارے یہ وہ دوست ہیں جنہوں نے یہاں پر ہمارے الفاظ کو، ہماری ہر کاوش کو ہمارے ووٹرز تک، ہمارے اضلاع تک اور ہمارے حلقوں تک پہنچائے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی خدمت ہے اس معزز ایوان کی، اس جمہوری عمل کی، جمہوریت کی، rule of law اور rule of Constitution کی کہ ہمارے معزز صحافی بھائیوں کے role کو کسی طور پر بھی ایک طرف نہیں کیا جا سکتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ باقی تمام چیزیں ایک طرف اور ان کا role اس سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ میں دوبارہ سے پریس گیلری میں موجود تمام احباب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں میرے Cabinet colleagues اور ٹریژری بنچز کے colleagues ہیں ان سے بھی اس بات پر کہ اس معاملے میں کبھی کبھار ایسا مرحلہ آتا ہے کہ ایک ایسی بات جو تھوڑی قدرے تلخ ہو وہ کرنی پڑتی ہے تو یہ ہوتی رہی ہیں لیکن یہ ایک لمبا عرصہ تھا اور اس دوران مختلف مرحلے پیش آتے رہے ہیں۔ بہر حال کسی بھی مرحلے پر اگر کسی بھی بات سے میرے کسی بھی بھائی کو اگر کوئی دکھ پہنچا ہو تو میں اس کے اوپر بھی معذرت خواہ ہوں۔ میں امید اور یقین رکھتا ہوں کہ ہمارا یہ تعلق، ہمارا یہ پیار جو ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ملک کی، قوم کی اور اس صوبے کی خدمت کرنے کے مزید مواقع فراہم کرے گا۔ میں اسی کے ساتھ جناب آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہوئے ان تمام اپنے بھائیوں کو اور اس معزز ایوان کو آئندہ دوبارہ کامیابی کی دعا دیتے ہوئے خدا حافظ کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی سردار امان اللہ خان دریشک کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! 2008 میں بھی ہمارے ساتھ ہمارے بزرگ سردار امان اللہ خان دریشک اس ایوان کا حصہ رہے ہیں اور اس سے پہلے بھی وہ دو تین دفعہ elect ہوئے ہیں تین دن پہلے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر یہاں پر موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کروا دیں۔ سردار امان اللہ خان دریشک راجن پور سے ہمارے colleague رہے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے سردار امان اللہ خان دریشک کے لئے دعائے مغفرت کرائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(107)/2018/1762. Dated: 18th May 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **17th May 2018** ***(Thursday)*** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
17th May 2018 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 33

-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 (Bill No. 22 of 2018)

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-14th May, 2018 3
-15th May, 2018 25
-16th May, 2018 63
-17th May, 2018 159

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about area of and fund granted to Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9466*)* 98
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 85
-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)* 90
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)* 105
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)* 108
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 78
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 110
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)* 74

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 51

AKHTAR ALI, BAO

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 16 of 2018) 32

PAGE NO.

AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

Answer to the question REGARDING- 93

-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION NO. 9725*)*

ASIF MEHMOOD, MR.

DISCUSSION On- 204

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

QUORUM- 117

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 16TH MAY, 2018 154

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 215

-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Police

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

BUDGET-

-Speech on Supplementary Budget for the year 2017-18 17, 209

SCHEDULE of-

-Supplementary Budget and Revised Accounts for 2017-18 *(Laid in the House)* 22

-Supplementary Schedule of Authorized expenditures for the year 2017-18 *(Laid in the House)* 243

SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Education 221

-Police 213

B

BILLS -

-The Drugs Punjab (Amendment) Bill 2018 *(Introduced, Considered and passed by the House)* 118, 119-121

-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 140-142

-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018

PAGE NO.

(Considered and passed by the House) 151-153
-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018*(Considered and passed by the House)* 138-139
-The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018 *((Introduced, Considered and passed by the House)* 125,126-128
-The Punjab Fertilizers Bill 2018 *(Introduced in the House)* 118
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 132-134
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 148-150
-The Punjab Legal Aid Bill 2018 *(Introduced, Considered and passed by the House)* 121,122-124
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 135-137
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 128-131
-The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 142-145
-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 145-148

BUDGET-
-Speech by Finance Minister on Supplementary Budget for the year 2017-18 17
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2017-18 171-209

C

CABINET-
-OF THE PUNJAB 5

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN

D

DISCUSSION AND VOTING ON SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18 regarding-
-Education 221
-Police 213, 220

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 96
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 (*Question No. 9138*)* 112

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION NO. 9725*)* 92
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 96
-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 104
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 101
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 112

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

point of order REGARDING-
-Admiration of performance of the House on completion of constitutional period of the Assembly 169

questions REGARDING-
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)* 55
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 101
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 49
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)* 105

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-** 255
-On sad demise of Ex MPA Sardar Aman Ullah Khan Drishak

h

Home department-

questions REGARDING- 100
-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)* 112
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 (*Question No. 9138*)* 113
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 103
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 96
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)*

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING- 56
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)* 40
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)*
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)* 42
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 57
-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)* 48
-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 45
-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 53
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 51
-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 46
-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)* 54

IMRAN ZAFAR, HAJI

questions REGARDING- 92
104
-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION*

PAGE NO.

NO. 9725*) 47

-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 108

-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)*

-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)*

K

KHADIJA UMAR, MRS.

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Education 225

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 117, 118

BILLS *(Discussed upon)-* 140

-The Drugs Punjab (Amendment) Bill 2018 151

-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018

-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 138

-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) 123

Bill 2018 118

-The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018

-The Punjab Fertilizers Bill 2018 130

-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) 148

Bill 2018 120

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 135

-The Punjab Legal Aid Bill 2018 128

-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 142

-The Punjab Witness Protection Bill 2018 145

-The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018

-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 118,122,125,131,134,137

MOTIONS regarding-

-Suspension of rules for consideration and passage of bills

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about area of and fund granted to Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9466*)* 98

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 171

points of order REGARDING-

-Demand for out of turn taking up resolution about statement by Ex-Prime Minister Nawaz Sharif against national safety 29

-Problems faced by people due to load-shedding 71

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Education 228

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-SEE UNDER ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED

Minister for Environment Protection

-See under Zakia Shahnawaz Khan, Mrs.

MINISTER FOR FINANCE

-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE

-See under Imran Nazir, Khawaja

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Salman Rafiq, Khawaja

MOTIONS regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS 243,246

-SUSPENSION OF RULES FOR CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILLS 118,122,125,131,134,137

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION ON- 199
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18
SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18
DISCUSSION ON- 214
-Police
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 16th May, 2018 78, 148
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
DISCUSSION ON- 201
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 56
questions REGARDING-
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 44
-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 74
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)*

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answer to the question REGARDING-
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 34
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 39
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 41
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)*
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION ON- 185
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18
MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about area of and fund granted to Agriculture University 98

PAGE NO.

Faisalabad *(Question No. 9466*)* 86
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 91

-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)* 105

-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)* 109
79
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)* 111
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 75
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)*
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

DISCUSSION ON-

190
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

85
questions REGARDING- 78

-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)*
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 50
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)*

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

question REGARDING-

90
-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)*

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 100

-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)*
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 *(Question No. 9138*)* 113
113
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 103
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 96
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)*

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION ON- 188

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18

MURAD RAAS, DR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 15th May, 2018 59

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-14th May, 2018 14
-15th May, 2018 28
-16th May, 2018 70
-17th May, 2018 168

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18
DISCUSSION ON-
-Education 222

NAUSHEEN HAMID, DR.
questions REGARDING-
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 34
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)* 47

NIGHAT SHEIKH, MS.
questions REGARDING-
-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 42
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 112

NOTIFICATION of-
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2017-18 1
-Prorogation of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 255
-Summoning of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION

-*See under Akmal Saif Chattha, Mr.*

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION

-*See under Mehwish Sultana, Ms.*

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-*See under Muhammad Hassaan Riaz, Mr.*

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Admiration of performance of the House on completion of constitutional period of the Assembly 169
-Congratulation to House for passing the bill of Compulsory Education of Holy Quran in schools 116
-Demand for out of turn taking up resolution about statement by Ex-Prime Minister Nawaz Sharif against national safety 29
71
-Problems faced by people due to load-shedding

Primary & Secondary Healthcare Department-
55
questions REGARDING- 39
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)*
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 41
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)* 56
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 47
-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)* 44
-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 53
-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 50
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 46
-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 54
-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)*

Prorogation-
255
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 36TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 14TH MAY, 2018

Q

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Details about area of and fund granted to Agriculture University 98
85

PAGE
NO.

Faisalabad *(Question No. 9466*)*
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 90

-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE 105
UNIVERSITY TOBA TEK SINGH
(QUESTION NO. 9750*) 108
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore 78
(Question No. 9707)*
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city 110
(Question No. 9726)*
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 74
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan
and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 92
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable
in Sahiwal *(Question No. 8861*)* 96

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 104

-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION* 101
NO. 9725*) 112
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in
district Faisalabad *(Question No. 9667*)*
-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 100
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura
and Nankana *(Question No. 9674*)* 112
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 113
103
96

Home department-
-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio 55
(Question No. 9236)* 39
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017
(Question No. 9138)* 41
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 56
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)*
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 47

Primary & Secondary Healthcare Department- 44
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)*
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 53
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff
(Question No. 9506)* 50
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 46
-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof
(Question No. 9723)* 54

PAGE NO.

-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)*
-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 42
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 34
-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)*
-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital 51
Lahore *(Question No. 9734*)*
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION 47
DEPARTMENT-
-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore 41
(Question No. 9263)*
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore 49
(Question No. 9310)* 39
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)*
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)*
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)*
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)*
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-15th May, 2018 59
-16th May, 2018 78, 117, 148

PAGE NO.

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-14th May, 2018 13
-15th May, 2018 27
-16th May, 2018 69
-17th May, 2018 167

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 154
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)
-The Punjab Boned Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 19 of 2018) 32
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 16 of 2018) 32
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 (Bill No. 22 of 2018) 33

resolutions REGARDING-
-PAYMENT OF TRIBUTE TO COL. SOHAIL ABID AND HAWALDAR SANA ULLAH MARTYRED DURING OPERATION AGAINST TERRORISTS IN BALOCHISTAN 244
-Show of satisfaction on completion of constitutional period of Assemblies in Pakistan 248

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION ON-
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 207

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 43
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 52
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons 47

PAGE NO.

in Lahore *(Question No. 9313*)*
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 41
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore 49
according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 39
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
MOTIONS regarding- 243, 246
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS 244
resolutions REGARDING- 248
-Payment of tribute to Col. Sohail Abid and Hawaldar Sana Ullah martyred during operation against terrorists in Balochistan
-Show of satisfaction on completion of constitutional period of Assemblies in Pakistan 218
SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18
DISCUSSION ON-
-Police

SCHEDULE of-
-Supplementary Budget and Revised Accounts for 2017-18 *(Laid in the House)* 22
-Supplementary Schedule of Authorized expenditures for the year 2017-18 *(Laid in the House)* 243

SHAZIA KAMRAN, MRS.
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 32
-The Punjab Boned Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 19 of 2018)

SHUNILA RUTH, MS.
questions REGARDING- 100
-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)* 113
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 103
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 96
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 38
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-
questions REGARDING- 42

PAGE NO.

-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 34
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 51
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 47
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)* 41
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 49
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 39
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

SPEECH-
-By Finance Minister on Supplementary Budget for the year 2017-18 17

SUMMONING-
-Notification of summoning of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 1

SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18
DISCUSSION AND VOTING-
-Administration of Justice 232
-Agricultural Development & Research 242
-Agriculture 233
-Charges on Account of Motor Vehicle Acts 231
-Civil Defence 236
-Civil Works 235
-Communications 235
-Cooperation 234
-Development 241
-Education 221
-Fisheries 233
-Forests 231
-General Administration 239
-Government Buildings 242
-Health Services 233
-Housing and Physical Planning Department 240
-Industries 234
-Irrigation and Land Reclamation 232
-Irrigation Works 237
-Jails and convicts settlements 232
-Land Revenue 230
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 243
-Miscellaneous 228
-Miscellaneous Departments 235, 241

	PAGE NO.
-Museums	239
-Opium	237
-Other Taxes and Duties	238
-Pension	234
-Police	213, 220
-Provincial Excise	231
-Public Health	239
-Registration	238
-Relief	240
-Roads & Bridges	237
-Stamps	238
-State Trading in Foodgrains and Sugar	236
-State Trading in Medical Store and Coal	241
-Stationery & Printing	236
-Subsidies	240
-Town Development	242
-Veterinary	234

T

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 53

-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)* 54

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

question REGARDING-

-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 46

U

UMAR FAROOQ, HAJI, MALIK

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 192

point of order REGARDING-

-Congratulation to House for passing the bill of Compulsory Education of Holy Quran in schools 116

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 41

-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 110

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

point of order REGARDING- 73

-PROBLEMS FACED BY PEOPLE DUE TO LOAD SHEDDING

Zakia Shahnawaz Khan, Mrs. ***(MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION)***

Answers to the questions REGARDING-

-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 97

-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 104

-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 101

-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 112